اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

وَالسَّلَامُ عَلٰی رَحْمَةٍ لِّلْعَالَمِيْنَ
M Awais Sultan

[illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم، نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم وعلی آلہ واصحابہ اجمعین۔

(1) تواضع وانکساری کو وطیرہ بنالو تو مقام درویشی عطا ہوگا۔

(2) ہر کسی کو اپنے سے بہتر جانو تو تم سب سے بہتر ہو جاؤ گے۔

(3) علم وعلماء کا ادب کرو اس سے روحانی ترقی نصیب ہوگی۔

(4) دنیا اور دنیاداروں سے بے نیاز رہو کیونکہ دنیا کی محبت ہر برائی کی جڑ ہے۔

(5) وہ شخص بدنصیب انسان ہے جس کے دل میں جانداروں پر رحم کرنے کی عادت نہیں۔

(6) نیکی سے نیک کی صحبت بہتر ہے اور برائی سے برے کی صحبت بدتر ہے۔

(7) ہر کام میں اللہ تعالیٰ پر توکل رکھو۔ ومن یتوکل علی اللہ فھو حسبہ

(8) چغلی اور غیبت سے بچو جنتی بن جاؤ گے۔

(9) اگر کوئی تکلیف آجائے تو بے صبر نہ ہو ورنہ معمولی تکلیف بڑی بن جائے گی۔

(10) رسول خدا سید الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بے ادبی اور گستاخی سے بچو حضور کی عزت و حرمت رکھنا اللہ کی رضا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کا ذریعہ ہے۔

والسلام

فقیر ابو سعید محمد امین غفرلہ ولوالدیہ
[illegible]

إِنَّ أَوْلَى النَّاسِ بِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَكْثَرُهُمْ عَلَيَّ صَلَاةً
آبِ کوثر
فضل الصلوٰۃ والسلام
علیٰ افضل الخلق وسید الانام
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم
ازقلم:
حضرت علامہ الحاج مفتی محمد امین صاحب دامت برکاتہم العالیہ
ناشر:
مکتبہ سلطانیہ
محمد پورہ مین بازار فیصل آباد۔ پاکستان
فون: 0092 41 2637239

صلى الله على حبيبه سيدنا
محمد
وآله وسلم

درود پاک والی جامع مسجد گلزار مدینہ
محمد پورہ فیصل آباد۔ پاکستان

نعت
سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین

خواجۂ دُنیا و دیں گنجِ وفا! — صدر و بدرِ ہر دو عالم مصطفےٰ

آفتابِ شرع و دریائے یقین — نورِ عالم رحمۃٌ للعالمین

خواجۂ کونین و سُلطانِ ہمہ! — آفتابِ جان و ایمانِ ہمہ

صاحبِ معراج و صدرِ کائنات — سایۂ حق خواجۂ خورشید ذات

مہدیٔ اسلام و ہادیٔ سُبل! — مفتیٔ غیب و امامِ جز و کل!

ہر دو گیتی از وجودش نام یافت — عرش نیز از نامِ او آرام یافت

نورِ او مقصودِ مخلوقات ہست — اصلِ معدومات و موجودات ہست

بہرِ خویش آں پاک جاں را آفرید — بہرِ او خلقِ جہاں را آفرید

آفرینش را جز او مقصود نیست — پاک دامن تر ازو موجود نیست

در میانِ اُوست موجودے کہ ہست — و ز رضائے اُوست مقصودے کہ ہست

ماہ از انگشتِ او بشگافتہ — مہر در فرمانش از پس تافتہ

کعبہ زو تشریف بیت اللہ یافت — گشت ایمن ہر کہ در وے راہ یافت

جبرئیل از دستِ او شد پردہ دار — در لباسِ دحیہ زاں شد آشکار

عقل را در خلوتِ او راہ نیست — علم نیز از وقتِ او آگاہ نیست

اُوست سلطان و طفیلِ او ہمہ — اُوست دائم شاہ و خیلِ او ہمہ

ہم پس و ہم پیش او ما فوق
سابق و آخر یکے محبوب حق
خواجگی ہر دو عالم تا ابد
کرد وقف احمد مرسل احد
یا رسول اللہ! بس درماندہ ام
باد بر کف خاک بر سر ماندہ ام
بیکساں را کس توئی در ہر نفس
من ندارم در دو عالم جز تو کس
یک نظر سوئے من غمخوارہ کن
چارۂ کار من بیچارہ کن!
دیدۂ جاں را لقائے تو بس است
ہر دو عالم را رضائے تو بس است
آنچہ آمد نہ فلک معراج او
انبیاء و اولیاء محتاج او
ہر دم از ما صد درود و صد سلام
بر رسول و آل و اصحابش تمام
خواجہ فریدالدین عطار رحمۃ اللہ علیہ
یا صاحب الجمال ویا سید البشر (صلی اللہ علیہ وسلم)
من وجہک المنیر لقد نور القمر
لا یمکن الثناء کما کان حقہ
بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر
(حضرت تبریزی شمس الدین)

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ اجمعین اما بعد

والد گرامی قدر حضرت العلام مولانا المفتی محمد امین صاحب دامت برکاتہم العالیہ کی تصنیف لطیف "آب کوثر" تاحال تقریباً ایک لاکھ کے قریب چھپ چکی ہیں۔ مختصر وقت میں اس کتاب نے علماء و مشائخ اور پڑھے لکھے طبقہ میں جو مقبولیت حاصل کی ہے وہ فضل خداوندی پر دال ہے۔ علماء کرام کی نظر میں اُردو زبان میں فضائل درود شریف کے پاکیزہ عنوان پر اس سے بہتر کتاب اب تک نہیں لکھی گئی۔ فللہ الحمد۔ اس کتاب مستطاب کے مطالعہ سے قاری کے دل میں محبت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے مقدس جذبات موجزن ہوتے ہیں جس سے عقائد کی اصلاح بھی خود بخود ہو جاتی ہے اس میں واعظین کے لیے وافر مواد موجود ہے متعدد ایسے خطیب دیکھنے میں آئے کہ جب انھوں نے "آب کوثر" میں درج مولود پاک اپنے سامعین کو محظوظ فرمایا تو پورے مجمع پر وجد کی کیفیت طاری ہو گئی۔ سب سے نمایاں بات یہ کہ اس کے مطالعہ سے جب ایمان کی روشنی نصیب ہوتی ہے تو قاری کے دل میں درود پاک کی کثرت کا ذوق شوق پیدا ہوتا ہے پھر وہ آسانی سے درود پاک کثرت سے پڑھ سکتا ہے جو دونوں جہان کی سعادت اور قبر و برزخ کا نور ہے خود فرمان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اس پر شاہد ہے مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ مَرَّةً صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ عَشْرًا۔ جو مجھ پر ایک مرتبہ درود شریف پڑھتا ہے خداوند قدوس اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو کثرت سے درود شریف پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔ بجاہ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم۔

کتاب آپکے سامنے ہے پڑھیے اگر قلب میں سوز اور محبت پیدا ہو تو والد گرامی قدر اور راقم الحروف کے لیے دعا ضرور فرمائیے۔

محمد سعید احمد اسعد غفرلہ الاحد

[illegible]

اعتذار

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ۔

فقیر کو اِس بات کا پُورا پُورا احساس ہے کہ فقیر فنِ تصنیف کی اہلیت نہیں رکھتا۔ لہٰذا قارئین کرام سے اپیل ہے کہ فقیر کی کوتاہیوں سے چشم پوشی کریں اور "خُذْ مَا صَفٰی دَعْ مَا کَدَرَ" پر عمل کرتے ہوئے دُعائے خیر سے نوازیں۔ اگر کوئی خیر اور بھلائی کی بات دیکھیں تو یہ اللہ تعالیٰ کی توفیق پر محمول کریں۔ اللہ تعالیٰ اِس کتاب کو قبول فرمائے اور فقیر اور فقیر کے والدین نیز جن احباب نے اِس کارِ خیر میں تعاون کیا ہے اُن کے لیے بخشش کا ذریعہ بنائے آمین

بجاہ حبیبہ الامین الکریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلٰی آلہٖ واصحابہٖ و ازواجہ الطاہرات المطہرات الطیبات اُمہات المؤمنین وذریتہ الٰی یوم الدین ○

فقیر ابو سعید غفرلہٗ

آبِ کوثر

- جس میں علم کے موتی اتنے کہ علما کے لیے قیمتی سرمایہ۔
- زبان اتنی آسان کہ بچے بھی روانی سے پڑھ سکیں۔
- زبان میں اتنی مٹھاس کہ ختم کیے بغیر چھوڑنے کو جی نہ چاہے۔
- برکتوں سے اتنی بھرپور کہ جس گھر میں ہو وہ مصیبتوں سے محفوظ رہے۔
- اس محبت سے لکھی گئی کہ پڑھنے والا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت والفت کی مہک محسوس کرے۔
- اس جذبے سے لکھی گئی کہ قاری اپنی آنکھوں پر قابو نہ پا سکے۔
- قیمت صرف اتنی کہ ایک مرتبہ نبیّ عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیار و اُلفت میں ڈوب کر پڑھ لی جائے۔
- اکثر ایسے بھی ہوا کہ دورانِ مطالعہ قاری بارگاہِ حبیب صلی اللہ علیہ وسلم میں اپنی آنکھوں کے موتی نچھاور کرتا رہا جیسے ہی عالمِ وارفتگی میں بھیگی پلکیں آپس میں پیوست ہوئیں تو مظہرِ جمالِ الٰہی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا چمکتا نور برساتا چہرہ سامنے تھا۔

آپ بھی گوشۂ تنہائی میں بیٹھ کر ادب واحترام سے اسے پڑھیے ہوسکتا ہے کرم والا آپ پر بھی کرم فرما دے۔

منجانب: محمد کریم سلطانی امیر ادارہ تبلیغ الاسلام

فیصل آباد

آبِ کوثر بخواں

اگر خواہی ز آفات داریں رہی — آبِ کوثر بخواں آبِ کوثر بخواں
اگر خواہی تو مخدومِ خلقت شوی — آبِ کوثر بخواں آبِ کوثر بخواں
اگر خواہی تو قربِ حبیبؐ خدا — آبِ کوثر بخواں آبِ کوثر بخواں
اگر خواہی کہ از آبِ کوثر خوری — آبِ کوثر بخواں آبِ کوثر بخواں
اگر خواہی تو رستن ز غضب اللہ — آبِ کوثر بخواں آبِ کوثر بخواں
اگر خواہی کہ اولادت شود خوش خصال — آبِ کوثر بخواں آبِ کوثر بخواں
اگر خواہی کہ مرگ تو آساں شود — آبِ کوثر بخواں آبِ کوثر بخواں
اگر خواہی کہ گورت بود بوستان — آبِ کوثر بخواں آبِ کوثر بخواں
اگر خواہی کہ از نارِ دوزخ رہی — آبِ کوثر بخواں آبِ کوثر بخواں
اگر خواہی شفاعت شفیعؐ انام — آبِ کوثر بخواں آبِ کوثر بخواں
اگر خواہی ز حوران جنت نصیب — آبِ کوثر بخواں آبِ کوثر بخواں
اگر خواہی تو از زنگ شود پاک دل — آبِ کوثر بخواں آبِ کوثر بخواں
اگر خواہی کہ عشق تو وافر شود — آبِ کوثر بخواں آبِ کوثر بخواں
اگر خواہی اے عارف تو عارف شوی — آبِ کوثر بخواں آبِ کوثر بخواں

اگر خواہی کہ حساں تو حساں شوی
آبِ کوثر بخواں آبِ کوثر بخواں

قاری محمد مسعود حسان

ؐ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جامع مسجد الفردوس کوٹلی۔ آزاد کشمیر

صلی اللہ علیٰ حبیبہٖ سیدنا محمد وآلہٖ وسلم

حرفِ آغاز

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۝

اللّٰھم صل وسلم وبارک علیٰ حبیبک المصطفیٰ ونبیک المرتضیٰ ورسولک المجتبیٰ وعلیٰ اٰلہٖ واصحابہٖ وازواجہٖ وذریتہٖ اجمعین الیٰ یوم الدین ۝ امابعد.......

میرے عزیز بھائیو! درود پاک ایک ایسی نعمت ہے جس کا اندازہ نہیں کیا جا سکتا۔ درود پاک کے بے شمار فوائد ہیں۔ جن میں سے کچھ بزرگان دین نے اپنی اپنی کتابوں میں بیان کیے ہیں۔ مثلاً علامہ امام حافظ الحدیث شمس الدین سخاوی قدس سرہٗ نے "القول البدیع" میں اور شیخ المحدثین الشاہ عبدالحق دہلوی قدس سرہٗ نے "جذب القلوب" میں لکھے ہیں۔ اُن میں سے چند سپردِ قلم کیے جاتے ہیں تاکہ احباب کا شوق ذوق زیادہ ہو اور اس لازوال دولت سے اپنی اپنی جھولیاں بھر لیں۔

۱۔۔۔ حبیبِ خُدا صلی اللہ علیہ وسلم پر دُرود پاک پڑھنے والے پر اللہ تعالیٰ دُرود بھیجتا ہے۔ ایک کے بدلے ایک نہیں بلکہ ایک کے بدلے کم از کم دس

۲۔۔۔ دُرود پاک پڑھنے والے کے لیے رب تعالیٰ کے فرشتے رحمت اور بخشش کی دُعائیں کرتے ہیں۔

۳۔۔۔ جب تک بندہ دُرود پاک پڑھتا ہے فرشتے اس کے لیے دُعائیں کرتے

رہتے ہیں۔

۴۔۔۔ درُودِ پاک گناہوں کا کفارہ ہے۔

۵۔۔۔ درُودِ پاک سے عمل پاک ہو جاتے ہیں۔

۶۔۔۔ درُودِ پاک خود اپنے پڑھنے والے کے لیے اللّٰہ تعالیٰ سے استغفار کرتا ہے۔

۷۔۔۔ درُودِ پاک پڑھنے سے درجے بلند ہوتے ہیں۔

۸۔۔۔ درُودِ پاک پڑھنے والے کے لیے ایک قیراط ثواب لکھا جاتا ہے جو کہ اُحد پہاڑ جتنا ہے۔

۹۔۔۔ درُودِ پاک پڑھنے والے کو پیمانے بھر بھر کر ثواب ملتا ہے۔

۱۰۔۔۔ جو شخص درُودِ پاک کو ہی وظیفہ بنا لے اس کے دُنیا اور آخرت کے سارے کے سارے کام اللّٰہ تعالیٰ خود اپنے ذمّے لے لیتا ہے۔

۱۱۔۔۔ درُودِ پاک پڑھنے کا ثواب غلام آزاد کرنے سے بھی افضل ہے۔

۱۲۔۔۔ درُودِ پاک پڑھنے والا ہر قسم کے ہولوں سے نجات پاتا ہے۔

۱۳۔۔۔ شفیع المذنبین صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم درُودِ پاک پڑھنے والے کے ایمان کی گواہی دیں گے۔

۱۴۔۔۔ درُودِ پاک پڑھنے والے کے لیے شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔

۱۵۔۔۔ درُودِ پاک پڑھنے والے کے لیے اللّٰہ تعالیٰ کی رضا اور رحمت لکھ دی جاتی ہے

۱۶۔۔۔ اللّٰہ تعالیٰ کے غضب سے امان لکھ دیا جاتا ہے۔

۱۷۔۔۔ اس کی پیشانی پر لکھ دیا جاتا ہے کہ یہ نفاق سے بری ہے۔

۱۸۔۔۔ لکھ دیا جاتا ہے کہ یہ دوزخ سے بری ہے۔

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

۱۹۔۔۔درود پاک پڑھنے والے کو قیامت کے دن عرش الٰہی کے سائے کے نیچے جگہ دی جائے گی۔

۲۰۔۔۔درودِ پاک پڑھنے والے کی نیکیوں کا پلڑا وزنی ہوگا۔

۲۱۔۔۔درود پاک پڑھنے والے کے لیے جب وہ حوضِ کوثر پہ جائے گا خصوصی عنایت ہوگی۔

۲۲۔۔۔درودِ پاک پڑھنے والا کل سخت پیاس کے دن امان میں ہوگا۔

۲۳۔۔۔پُل صراط پر سے نہایت آسانی سے اور تیزی سے گزر جائے گا۔

۲۴۔۔۔پُل صراط پر اُسے نُور عطا ہوگا۔

۲۵۔۔۔درودِ پاک پڑھنے والا موت سے پہلے اپنا مکان جنّت میں دیکھ لیتا ہے۔

۲۶۔۔۔درودِ پاک پڑھنے والے کو جنّت میں کثرت سے بیویاں عطا ہوں گی۔

۲۷۔۔۔درود پاک کی برکت سے مال بڑھتا ہے۔

۲۸۔۔۔درودِ پاک پڑھنا عبادت ہے۔

۲۹۔۔۔درودِ پاک اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب نیک عملوں سے پیارا ہے۔

۳۰۔۔۔درودِ پاک مجلسوں کی زینت ہے۔

۳۱۔۔۔درودِ پاک تنگدستی کو دُور کرتا ہے۔

۳۲۔۔۔درودِ پاک پڑھنے والا قیامت کے دن سب لوگوں سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے زیادہ قریب ہوگا۔

۳۳۔۔۔درودِ پاک، درود شریف پڑھنے والے کو اور اسکی اولاد کو اور اسکی اولاد کی اولاد کو رنگ دیتا ہے۔

صلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہٖ سیدنا محمد وآلہٖ وسلم

۳۴۔۔۔درود پاک پڑھ کر جس کو بخشا جائے اُسے بھی نفع دیتا ہے۔

۳۵۔۔۔درود پاک پڑھنے والے کو اللہ تعالیٰ کا اور پھر اسکے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا قرب نصیب ہوتا ہے۔

۳۶۔۔۔درود پاک پڑھنے سے دشمنوں پر فتح و نصرت حاصل ہوتی ہے۔

۳۷۔۔۔درود پاک پڑھنے والے کا دل زنگار سے پاک ہو جاتا ہے۔

۳۸۔۔۔درود پاک پڑھنے والے سے لوگ محبت کرتے ہیں۔

۳۹۔۔۔درود پاک پڑھنے والا لوگوں کی غیبت سے محفوظ رہتا ہے۔

۴۰۔۔۔سب سے بڑی نعمت یہ کہ درود پاک پڑھنے والے کو رحمۃ للعٰلمین شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت ہوتی ہے۔ (القول البدیع)

"جذب القلوب" میں مندرجہ ذیل فوائد بیان کیے گئے ہیں:

۴۱۔۔۔ایک بار درود پاک پڑھنے سے دس گناہ معاف ہوتے ہیں، دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔ دس درجے بلند ہوتے ہیں۔ دس رحمتیں نازل ہوتی ہیں۔

۴۲۔۔۔درود پاک پڑھنے والے کی دُعا قبول ہوتی ہے۔

۴۳۔۔۔درود پاک پڑھنے والے کا کندھا جنت کے دروازے پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے کندھے مبارک کے ساتھ چھو جائے گا۔

۴۴۔۔۔درود پاک پڑھنے والا قیامت کے دن سب سے پہلے آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچ جائے گا۔

۴۵۔۔۔درود پاک پڑھنے والے کے سارے کاموں کے لیے قیامت کے دن

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم

حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم متولی (ذمہ دار) ہو جائیں گے۔

۴۶۔ درود پاک پڑھنے سے دل کی صفائی حاصل ہوتی ہے۔

۴۷۔ درود پاک پڑھنے والے کو جانکنی میں آسانی ہوتی ہے۔

۴۸۔ جس مجلس میں درود پاک پڑھا جائے اس مجلس کو فرشتے رحمت سے گھیر لیتے ہیں۔

۴۹۔ درود پاک پڑھنے سے سید الانبیاء حبیبِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی محبت بڑھتی ہے۔

۵۰۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم خود درود پاک پڑھنے والے سے محبت فرماتے ہیں۔

۵۱۔ قیامت کے دن سیدِ دوعالم نورِ مجسم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم درود پاک پڑھنے والے سے مصافحہ کریں گے۔

۵۲۔ فرشتے درود پاک پڑھنے والے کے ساتھ محبت کرتے ہیں۔

۵۳۔ فرشتے درود پاک پڑھنے والے کے درود شریف کو سونے کی قلموں سے چاندی کے کاغذوں پر لکھتے ہیں۔

۵۴۔ درود پاک پڑھنے والے کا درود شریف فرشتے دربارِ رسالت میں لے جا کر یوں عرض کرتے ہیں "یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! فلاں کے بیٹے فلاں نے حضور کے دربار میں درود پاک کا تحفہ حاضر کیا ہے۔

۵۵۔ درود پاک پڑھنے والے کا گناہ تین دن تک فرشتے نہیں لکھتے۔

(جذب القلوب صـ ۲۵۳)

بزرگانِ دین کے ارشاداتِ مبارکہ سے چند فوائد فقیر عرض کرتا ہے۔

۵۶۔ درود پاک پڑھنے والے کے سامنے بڑے بڑے جابروں کی گردنیں

جھلک جاتی ہیں۔

۵۷۔ درودِ پاک پڑھنے والے کے گھر پر آفتیں اور بلائیں نہیں آتیں۔

۵۸۔ درودِ پاک پڑھنے سے جنّت وسیع ہوتی جاتی ہے۔

۵۹۔ درودِ پاک کی کثرت سے بندہ اولیائے کرام کی جماعت میں شامل ہو جاتا ہے۔

۶۰۔ قانونِ قدرت ہے کہ جو اس جہاں میں ہنستا ہے وُہ اُس جہاں میں روئے گا اور جو یہاں روتا ہے وُہ وہاں خوشیاں منائے گا۔ جو یہاں عیش کرتا ہے وہاں مصیبتوں میں پھنس جائے گا۔ لیکن درودِ پاک پڑھنے والے کے لئے یہاں بھی عیش، وہاں بھی عیش، یہاں بھی خوشیاں مناتا ہے اور وہاں بھی خوشیاں منائے گا۔

۶۱۔ درودِ پاک ساری نفل عبادتوں سے افضل ہے۔

۶۲۔ درودِ پاک پڑھنے والے کو قیامت کے دن تاج پہنایا جائے گا۔

۶۳۔ درودِ پاک ہر خیر کا جالب اور ہر شر کا دافع ہے۔

۶۴۔ درودِ پاک فتوحات کی چابی ہے۔

۶۵۔ درودِ پاک ایسی تجارت ہے جس میں کسی قسم کا خسارہ نہیں ہے۔

۶۶۔ درودِ پاک جنّت کا راستہ ہے۔

۶۷۔ درودِ پاک گناہوں کو یوں مٹا دیتا ہے جیسے پانی آگ کو بجھا دیتا ہے۔

۶۸۔ درودِ پاک کی کثرت کرنا آرزوؤں کے حاصل کرنے کا ذریعہ ہے۔

۶۹۔ درودِ پاک کی کثرت کرنا اہلسنّت وجماعت کی علامت ہے۔

۷۰۔ درودِ پاک کی کثرت کرنے والے کو قبر میں نہ مٹی کھائے گی نہ کیڑے۔

جعل اللہ تعالیٰ جس کے چاہے میں جو کرے

فقیر اپنی طرف سے عرض کرتا ہے:

۷۱ـــ درودِ پاک "آبِ حیات" ہے، وہ آبِ حیات کہ ہزاروں آبِ حیات اِس پر قربان ہوجائیں کیونکہ بالفرض کسی کو دُنیا میں آبِ حیات مل جائے اور وہ اُسے پی لے اور پھر اُسے ہزار، پانچ یا دس ہزار سال تک بلکہ قیامت تک زندگی مل جائے تو دُنیاوی زندگی، گدلی زندگی، پریشانیوں کی زندگی، دھوکہ فریب کی زندگی آخر ختم ہوجائے گی لیکن درودِ پاک وہ آبِ حیات ہے کہ جس نے اِسے پی لیا اُسے جنّت میں وہ زندگی عطا ہوگی جو ختم ہونے والی نہیں مثلاً ہزار، لاکھ، کروڑ، ارب، کھرب، سنکھ سال، یہ گنتیاں ختم ہوجائیں گی لیکن وہ ابدی زندگی ختم ہونے والی نہیں ہے۔ پھر اُس زندگی میں گدلا پن نہیں، دھوکہ فریب نہیں، بے چینی نہیں، دُکھ درد نہیں بلکہ چین ہی چین ہے آرام ہی آرام ہے، سکون ہی سکون ہے۔ تو دُنیا کا آبِ حیات اُس آبِ حیات کا ہم پلّہ کیسے ہوسکتا ہے۔ اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنَا ھٰذَا بِجَاہِ حَبِیْبِکَ الْکَرِیْمِ رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْنَ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

۷۲ـــ درودِ پاک اسمِ اعظم ہے۔ جیسے اسمِ اعظم سے سارے کے سارے کام خواہ وہ دُنیا کے کام ہوں خواہ آخرت کے سب کے سب پورے ہوجاتے ہیں یوں ہی درودِ پاک سے سارے کے سارے کام پورے ہوجاتے ہیں۔

۷۳ـــ آج انسان مصیبتوں، پریشانیوں میں گھرا ہوا ہے۔ اِس کا سبب کیا ہے؟ اور اس کا علاج کیا ہے؟

اِس کا سبب تو یہ ہے کہ ہم نے خواہشات کو اپنایا اور اُس ذاتِ برکات کے دامن سے دُور ہو گئے ہیں۔ جس ذاتِ والا صفات کو اللّٰہ تعالیٰ نے سارے جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔ اور ان نت نئی مصیبتوں کا علاج یہ ہے کہ ہم رحمۃ للعٰلمین صلی اللّٰہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دامنِ رحمت کے ساتھ وابستہ ہو جائیں۔ انسان جتنا ان کے مُبارک قدموں کے قریب ہوتا جائے گا اتنا ہی اُس سے پریشانیاں اور مصیبتیں دُور ہوتی جائیں گی۔ جو اُن کے قدموں سے لگ گیا وُہ بچ گیا اور جو ہٹ گیا وُہ پِس گیا اس کی مثال یوں سمجھ لیجیے، یہ مثال صرف افہام و تفہیم، سمجھنے سمجھانے کے لیے ہے، ورنہ اُن کی شان اس سے بالا و والا، ارفع و اعلیٰ ہے۔ مثال یہ کہ چکّی خواہ دستی یعنی گھریلو چکّی ہو یا مشینی، طریقۂ کار ایک ہی ہے وُہ یہ کہ درمیان میں ایک مرکز، ایک "کلّی" سی ہوتی ہے جس کے گرداگرد پتھر گھومتا ہے۔ اس کلّی کے سر پہ دانے ڈالے جاتے ہیں وُہ دانے جب کلّی کے قدموں سے دُور ہوتے ہیں تو پتھر کی زد میں آجاتے ہیں اور پس جاتے ہیں۔ دانے جتنا کلّی کے قدموں سے دُور ہوں گے اُتنی ہی پتھر کی مار زیادہ پڑے گی۔

آپ ہی سوچ کر بتائیں کہ جو دانہ کلّی کے قدموں کو نہ چھوڑے اُسے پتھر کی گردش کا کیا ڈر؟ اور جب کلّی کا دامن چھوٹ گیا، چکّی کی گردش اُسے نیست و نابود کر دے گی۔ بلا تشبیہ کائنات کا مرکز وُہ ذاتِ گرامی ہے جسے رب تعالیٰ نے قرآن مجید میں "رحمۃ للعٰلمین" کا لقب دیا ہے۔ ساری کی ساری کائنات اُن کے گرد گھوم رہی ہے۔ اور جو شخص اُن کے قدموں سے لپٹا رہے اُسے گردشِ زمانہ کا کیا خوف؟

صلی اللہ علی حبیبہ محمد وآلہ وسلم

اُسے گردشِ زمانہ اُس وقت ہی اپنی لپیٹ میں لے گی جب وُہ مرکزِ کائنات کا دامن چھوڑ دے گا۔

لہٰذا ہمارے حادثاتِ زمانہ سے پریشانیوں اور مصیبتوں سے بچے رہنے کا ایک ہی ذریعہ ہے کہ ہم رحمۃ للعٰلمین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے مُبارک قدموں کے قریب ہوتے جائیں۔ اور قُرب کا ذریعہ ہے "دُرودِ پاک کی کثرت"۔

رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا :

"اِنَّ اَوْلَی النَّاسِ بِیْ اَکْثَرُهُمْ عَلَیَّ صَلٰوۃً" (دلائل الخیرات)

لوگوں میں سے میرے زیادہ قریب وُہ ہے جو مجھ پر دُرودِ پاک کی کثرت کرے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی حَبِیْبِكَ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّیّٰتِهٖ بعدد كل ذرة مائة الف الف مرة

میرے عزیز بھائی ! دُرودِ پاک کے بے شمار اور اَن گنت فوائد ہیں جن میں سے ۲۷ تحریر کیے گئے ہیں، یہ سارے کے سارے فائدے بلاشک و شُبہ تجھے حاصل ہوں گے مگر تو اُن کا بن کر تو دیکھ ! اور اگر تو اُن سے بیگانہ رہے اور کہتا پھرے کہ میرا فلاں کام نہیں ہوا، فلاں نہیں ہوا، تو قصُور تیرا اپنا ہے۔ آفتاب تو پُوری آب و تاب کے ساتھ طلُوع ہو چکا ہے اور پُورے جہان کے لیے بلکہ سب جہانوں کیلئے فیض رساں ہے لیکن اگر شپرہ چشم کہتا پھرے کہ آفتاب نہیں ہے تو قصُور اُس کا اپنا ہے۔ آفتاب کی فیض رسانی میں کوئی کمی نہیں ہے۔ اے مرے عزیز! اُن کا دامن

صلی اللہ علیٰ حبیبہ سیدنا محمد وآلہٖ وسلم

پکڑ لے اور اُن کو اپنے دل میں جگہ دے۔ ؎

در دلِ مُسلم مقامِ مصطفےٰ ست (صلی اللہ علیہ وسلم)
آبروئے ما ز نامِ مصطفےٰ است (اقبال علیہ الرحمہ)

دل میں حبیبِ خدا، سید الانبیاء صلوات اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہم اجمعین کی محبت و عظمت پیدا کر! کیوں کہ جو دل اُن کی محبت و عظمت سے خالی ہے اُس کے درود پاک پڑھنے کا وزن مچھر کے پَر کے برابر بھی نہیں ہے۔

ثَلَاثَةُ اَشْيَاءَ لَا تَزِنُ عِنْدَ اللّٰهِ جَنَاحَ بَعُوْضَةٍ اَحَدُهَا الصَّلٰوةُ بِغَيْرِ خُضُوْعٍ وَخُشُوْعٍ وَالثَّانِي الذِّكْرُ بِالْغَفْلَةِ لِاَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى لَا يَسْتَجِيْبُ دُعَاءَ قَلْبٍ غَافِلٍ وَالثَّالِثُ الصَّلٰوةُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِنْ غَيْرِ حُرْمَةٍ وَنِيَّةٍ (درۃ الناصحین صفحہ ۱۸)

اے عزیز! حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی دین ہیں۔ ان کی محبت ایمان ہے۔ ان کی محبت ایمان کا رُکن ہے۔ ان کی محبت ایمان کی شرط ہے۔ ؎

بمصطفےٰ برساں خویش را کہ دیں ہمہ اوست (صلی اللہ علیہ وسلم)
گر بہ او نہ رسیدی تمام بولہبی ست (اقبالؒ)

مطالع المسرات میں ہے:

فَاَصْلُ الْاِيْمَانِ مَشْرُوْطٌ بِاَصْلِ الْحُبِّ وَكَمَالُ الْاِيْمَانِ مَشْرُوْطٌ بِكَمَالِ الْحُبِّ صفحہ ۹۰

اصل ایمان کے لیے اصل محبت شرط ہے اور ایمان کے کامل ہونے

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کے لیے آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کامل محبت شرط ہے۔

نیز اسی میں ہے:

وَمَنْ لَا مَحَبَّةَ لَهٗ لَا اِيْمَانَ لَهٗ فَمَحَبَّتُهٗ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ رُكْنُ الْاِيْمَانِ لَا يَثْبُتُ اِيْمَانُ عَبْدٍ وَلَا يُقْبَلُ اِلَّا بِمَحَبَّتِهٖ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

جس دل میں محبتِ مصطفےٰ نہیں اس کا ایمان ہی نہیں لہٰذا سید دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت ایمان کا رُکن ہے کہ کسی بندے کا ایمان محبتِ رسول کے بغیر نہ ثابت ہو سکتا ہے نہ مقبول ہو سکتا ہے۔

میرے عزیز! ان کی محبت اللہ تعالیٰ کی محبت کے لیے شرط ہے۔

فَمَحَبَّةُ اللّٰهِ مَشْرُوْطَةٌ بِمَحَبَّةِ رَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ۔ (مطالع المسرات ص۲۹)

اللہ تعالیٰ کی محبت کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت شرط ہے۔

لہٰذا جو شخص نبی اکرم نورِ مجسم شفیعِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی محبت کے بغیر اللہ تعالیٰ کی محبت کا دعویٰ کرے وہ جھوٹا ہے، دربارِ الٰہی سے مردود ہے۔

ایک کلمہ گو مسلمان نے یوں کہہ دیا کہ مجھے تو اللہ کے رسول سے ایمان کی طرف صرف راہنمائی ملی ہے باقی ایمان کا نور وہ اللہ عزوجل کی طرف سے ہے نبی کی

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا محمد وآلہ وسلم

طرف سے ایمان کا نور نہیں ہے۔ یہ سن کر ایک اللہ والے نے فرمایا "ارے کیا کہتا ہے ؟ کیا اگر ہم وہ نور جو کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پہنچ رہا ہے کاٹ دیں اور تیرے پاس وہ ہدایت وہ راہنمائی رہ جائے جس کا تو ذکر کرتا ہے کیا تجھے یہ منظور ہے اس نے کہا مجھے منظور ہے، اتنا کہنا تھا کہ وہ بدنصیب صلیب کے سامنے سجدہ ریز ہو گیا اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے ساتھ کافر ہو گیا اور وہ کفر پر ہی مر گیا۔ نعوذ باللہ من ذالک۔ (الابریز صفحہ ۲۲۹)

حضرت ابو العباس تیجانی رضی اللہ عنہ نے فرمایا :

فَمَنْ طَلَبَ الْقُرْبَ مِنَ اللّٰہِ تَعَالٰی وَالتَّوَجُّہَ اِلَیْہِ دُوْنَ التَّوَسُّلِ بِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ مُعْرِضًا عَنْ کَرِیْمِ جَنَابِہٖ وَمُدْبِرًا مِنْ تَشْرِیْعِ خِطَابِہٖ کَانَ مُسْتَوْجِبًا مِنَ اللّٰہِ غَایَۃَ السُّخْطِ وَالْغَضَبِ وَغَایَۃَ اللَّعْنِ وَالْبُغْضِ وَضَلَّ سَعْیُہٗ وَخَسِرَ عَمَلُہٗ (سعادت الدارین صفحہ ۲)

جو شخص حبیبِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وسیلہ کے بغیر حضور کی جناب سے منہ پھیر کر اللہ تعالیٰ کا قرب چاہے اور اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہونا چاہے وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے انتہا درجہ کی ناراضگی اور غضب کا حقدار ہے وہ غایت درجہ کی دوری اور لعنت کا مستحق ہے اس کی ساری کی ساری کوششیں رائیگاں ہیں اور اس کے اعمال خسارہ ہی خسارہ ہیں۔ نعوذ باللہ الکریم

اے میرے عزیز! اگر کوئی اس غلط فہمی میں مبتلا ہو کہ اللہ تعالیٰ کے حبیب

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے دامن کو چھوڑ کر خُدا تعالیٰ تک پہنچ سکتا ہے تو وہ اپنے ایمان اور عقیدے کی فکر کرے کہ ایسا شخص مردود ہے مقہور ہے، مبغوض ہے، مطرود ہے، مجور ہے، ممکور ہے۔ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْم

مروی ہے کہ رسُول اکرم نورِ مجسّم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی خدمت میں کسی نے عرض کیا "یا رسُول اللہ! میں سچا پکا مومن کب بنوں گا" فرمایا "تو جب اللہ تعالیٰ سے محبت کرے گا" اُس نے عرض کیا "میرے آقا! میری محبت اللہ تعالیٰ سے کب ہو گی" فرمایا "جب تو اس کے رسُول سے محبت کرے گا (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم)۔ پھر عرض کیا اللہ تعالیٰ کے حبیب سے میری محبت کب ہو گی" فرمایا "جب تو ان کے طریقے پر چلے گا، اور اُن کی سُنّت کی پیروی کرے گا، اور اُن سے محبت کرنے والوں کے ساتھ محبت کرے گا اور اُن سے بُغض رکھنے والوں کے ساتھ تو بُغض رکھے گا، اور کسی سے محبت کرے تو ان کی محبت کی وجہ سے کرے، اور اگر کسی سے عداوت رکھے تو ان کی وجہ سے رکھے۔"

پھر فرمایا "لوگوں کا ایمان ایک جیسا نہیں بلکہ جس کے دل میں میری محبت جتنی زیادہ ہو گی اتنا ہی اس کا ایمان قوی ہو گا، یوں ہی لوگوں کا کفر ایک جیسا نہیں بلکہ جس کے دل میں میرے متعلق بُغض زیادہ ہو گا اُس کا کُفر بھی اتنا ہی بڑا ہو گا۔" پھر فرمایا "خبردار! جس کے دل میں میری محبت نہیں اس کا ایمان نہیں، خبردار! جس کے دل میں محبت نہیں اس کا ایمان ہی نہیں ہے، خبردار! جس کے دل میں میری محبت نہیں اُس کا ایمان ہی نہیں۔" (دلائل الخیرات صفحہ ۲۰۹)

میرے مُسلمان بھائی! اُس محبوبِ کبریا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم سے محبت

دوزخ سے بچنے کا ذریعہ ہے۔ سیّدی الکریم حضرت شاہ غلام علی دہلوی قدس سرہٗ فرماتے ہیں "ایک دفعہ دوزخ کا خوف مجھ پر غالب ہوا میں عالمِ بالا میں سرورِ دوعالم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی زیارت سے مشرف ہوا، حضور صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا "جو ہم سے محبّت رکھتا ہے وُہ دوزخ نہ جائے گا۔

وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْن (تذکرہ مشائخ نقشبندیہ ص۲۹)

الحاصل محبُوبِ کبریا، شاہِ انبیا صلوات اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہم اجمعین کی محبّت کے بغیر کچھ بھی نہیں، پہلے تو دل میں محبّت پیدا کر! اُن کی عظمت دل میں بٹھا اور محبّت کا تقاضا ہے کہ تُو اپنے بیگانے کو پہچان، جو اُن کا ہے تُو بھی اُن کا بنے جو اُن سے بیگانہ ہے تُو بھی اُن سے بیگانہ رہے اگر ایسا ہو کر درُود پاک پڑھے تو رحمت کے دروازے تیرے لیے کھل جائیں گے، جتنے فوائد درُودِ پاک کے ذکر ہوئے ہیں اُن سے ہزار گنا فوائد کا تُو مستحق ہوگا، ورنہ محرومی کے سوا تجھے کچھ نہ ملے گا۔

اب اپنے بیگانے کی پہچان کیا ہے؟ تو فقیر عرض گزار ہے اَلْاِنَاءُ یَتَرَشَّحُ بِمَا فِیْہِ یعنی برتن سے وہی چھلکتا ہے جو اُس کے اندر ہوتا ہے محبّت والوں کی زبان و قلم سے تو محبّت و عظمت کی باتیں سُنے گا۔ اور بیگانوں کی زبان و قلم سے بیگانگی کی باتیں سُنے گا۔

خواجہ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشادِ مبارک:

۱۔ عام مومنوں کے مقام کی انتہا ولیوں کے مقام کی ابتدا ہے۔

ولیوں کے مقام کی انتہا شہیدوں کے مقام کی ابتدا ہے۔

شہیدوں کے مقام کی انتہا صدیقوں کے مقام کی ابتدا ہے۔

صلّی اللہ علیٰ حبیبہٖ سیدنا محمد وآلہٖ وسلّم

صدیقوں کے مقام کی انتہا نبیوں کے مقام کی ابتدا ہے۔
نبیوں کے مقام کی انتہا رسُولوں کے مقام کی ابتدا ہے۔
رسُولوں کے مقام کی انتہا اولوا العزم کے مقام کی ابتدا ہے۔
اولوالعزم کے مقام کی انتہا حبیبِ خُدا مُحمّد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے مقام کی ابتدا ہے اور حبیبِ خُدا صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے مقام کی انتہا اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی جانتا ہی نہیں ہے۔ (تذکرہ مشائخ نقشبندیہ)

سیّدنا امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

۲ — میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ اس لیے محبت کرتا ہوں کہ وُہ میرے آقا کا رب ہے
(از مبدا و معاد مترجم ص ۳۷)

سیدی وسندی خواجہ مُحمّد معصوم سرہندی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

۳ — میں جب مدینہ منورہ حاضر ہوا اور مواجہ شریف میں حاضری دی تو وہاں چشمِ دل سے مشاہدہ کیا کہ سرورِ دو عالم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کا وجودِ مُبارک عرش سے فرش تک مرکزِ جمیع کائنات ہے ہر چند کہ وہابِ مطلق (عطا فرمانے والا) اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ لیکن جس کسی کو فیض پہنچا ہے وُہ حضُور صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے وسیلہ سے ہی پہنچا ہے۔ اور مہماتِ ملک و ملکوت حضُور صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے اہتمام سے انصرام پاتی ہیں، (یعنی صرف اس جہاں کے ہی نہیں بلکہ ملک و ملکوت کے مہتمم سیّدِ دو عالم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم ہیں)۔ گویا ساری خُدائی کو انعاماتِ شب و روز روضۂ مطہرہ سے پہنچتے ہیں، صلّی اللہ علیٰ حبیبہٖ سیدنا مُحمّد وآلہٖ وسلّم۔
(مقاماتِ امام ربانی ص ۱۱۲)

۴۔۔۔ انبیاء کرام علی نبینا وعلیہم الصلوٰۃ والسلام حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے سرچشمۂ آبِ حیات کے ایک پیالہ سے سیراب و مستفید ہیں اور اولیاء کرام حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بے پایاں سمندرِ رحمت کے ایک گھونٹ پر قانع اور مستفیض ہیں۔ فرشتے اُن کے طفیلی اور آسمان اُن کی حویلی ہے۔ وُجود کا رشتہ اُن کے ساتھ منسلک اور ایجاد کا سلسلہ اُن کے ساتھ مربوط، اور ربوبیت کا ظہور اُن کے ساتھ وابستہ ہے۔ جُملہ کائنات اُن ہی کے دم قدم سے قائم ہے، اور کائنات کا خالق اُن کی رضا کا طالب ہے۔ جیسا کہ حدیث قدسی میں آیا ہے:

اَنَا اَطْلُبُ رِضَاکَ یَا مُحَمَّد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

(مکتوبات سیدی و سندی خواجہ محمد معصوم قیوم سرہندی رحمۃ اللہ علیہ ص ۳۰)

۵۔۔۔ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی مَلَّکَہُ الْاَرْضَ کُلَّھَا اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو ساری زمین کا مالک بنا دیا ہے۔

(مواہب لدنیہ للعلامۃ القسطلانی رحمۃ اللہ علیہ زرقانی ص ۲۴۲)

۶۔۔۔ اِنَّہٗ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ یَقْسِمُ الْجَنَّۃَ بَیْنَ اَھْلِھَا جنتیوں کے درمیان جنت حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہی تقسیم فرمائیں گے۔

(زرقانی ص ۱۱۹)

۷۔۔۔ فَھُوَ خَزَانَۃُ السِّرِّ وَمَوْضَعُ نُفُوْذِ الْاَمْرِ فَلَا یَنْفُذُ اَمْرٌ اِلَّا مِنْہُ وَلَا یَنْقُلُ خَیْرٌ اِلَّا عَنْہُ۔ یعنی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اسرارِ الٰہی کا خزانہ ہیں اور حکم کے نافذ ہونے کا مرکز و محور، لہٰذا کوئی امر

صلی اللہ علی حبیبہٖ سیدنا محمد وآلہٖ وسلم

نافذ نہیں ہوسکتا مگر حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے حکم سے اور کوئی چیز کسی تک منتقل نہیں ہوسکتی مگر حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دستِ کرم سے۔

زرقانی صـ۳۸

۸۔۔۔ اِذَا رَامَ اَمْرًا لَا یَکُوْنُ خِلَافُہٗ وَلَیْسَ لِذَالِکَ الْاَمْرِ فِی الْکَوْنِ صَارِفٗ۔ جب حضور کسی امر کا ارادہ فرمائیں تو اس کے خلاف ہو ہی نہیں سکتا، اور اُن کے حکم کو جہان میں کوئی نہیں روک سکتا

(زرقانی صـ۳۹)

۹۔۔۔ وَکَانَ لَہٗ اَنْ یَّخُصَّ مَنْ شَآءَ بِمَاشَآءَ مِنَ الْاَحْکَامِ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مختار ہیں احکامِ شرعیہ میں سے جس کے لیے جو چاہیں خاص کرلیں

(کشف الغمہ للشعرانی قدس سرہٗ صـ۔۔)

۱۰۔۔۔ انسان علائق بدنیہ اور عوائق طبعیہ میں ڈوبا ہوا ہے اور اللہ تعالیٰ غایت تنزہ و تقدس میں ہے، دونوں کے درمیان کوئی مناسبت ہی نہیں ہے۔ للہذا اللہ تعالیٰ سے فیض لینا وسیلہ اور واسطہ کے بغیر ناممکن ہے اور وُہ واسطہ حبیبِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذاتِ گرامی ہے۔

(رُوح البیان صـ۲۲۷، سورۃ احزاب)

معدنِ اسرارِ علام الغیوب
برزخ بحرین امکان و وجوب

(اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ)

اب ذرا بیگانگی کی بھی چند باتیں ملاحظہ فرمائیں تاکہ آپ کو اپنے اور

بیگانے کے درمیان تمیز کرنا آسان ہو جائے۔

۱ــــ یقین جان لینا چاہیے کہ ہر مخلوق بڑی ہو یا چھوٹی وُہ اللہ تعالیٰ کی شان کے آگے چمار سے بھی زیادہ ذلیل ہے۔ (تقویۃ الایمان صفحہ ۱۰)

۲ــــ سارا کاروبارِ جہاں اللہ ہی کے چاہنے سے ہوتا ہے۔ رسُول کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا۔ (تقویۃ الایمان صفحہ ۷)

۳ــــ پیغمبر کا صرف اتنا ہی کام ہے کہ وُہ بُرے کام سے ڈرائے اور بھلے کام پر خوشخبری سنائے۔ (تقویۃ الایمان صفحہ ۲۸)

۴ــــ اولیاء و انبیاء و امام زادہ پیر و شہید یعنی جتنے اللہ کے مقرب بندے ہیں وُہ سب انسان ہی ہیں اور بندے عاجز اور ہمارے بھائی ہیں۔ (تقویۃ الایمان)

۵ــــ رسُول اللہ (صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم) کو دیوار کے پیچھے کا علم نہیں ہے۔ (معاذ اللہ) (براہین قاطعہ صفحہ ۵۱)

۶ــــ شیطان و ملک الموت کو روئے زمین کا علم محیط ہے۔ (معاذ اللہ) (براہین قاطعہ صفحہ ۵۱)

یہ چند عبارتیں بطورِ نمونہ صرف اپنے مُسلمان بھائیوں کی خیر خواہی کے لیے درج کی گئی ہیں۔ جس مُسلمان کے دل میں محبتِ رسُول اور عشقِ مصطفٰے صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم ہو گا وُہ بڑی آسانی سے اپنے بیگانے کو پہچان لے گا، لیکن جو دل عشقِ مصطفٰے صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم سے خالی ہو گا وُہ اپنے آپ کو خود جانے اور اس کا کام۔

یا اللہ ہمیں نظرِ بصیرت عطا کر کہ ہم اپنے بیگانے کو پہچانیں اور ہم قبر کے عذاب سے نیز قیامت کی رسوائی سے بچ جائیں۔

اے اللہ تعالیٰ وہ عشقِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو کہ سیدنا صدیقِ اکبر کو ملا جو خواجہ اویس قرنی کو نصیب ہوا، ہمیں بھی اس سے وافر حصہ عطا فرما۔ وَمَا ذَالِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِيزٍ۔

اے میرے عزیز! جبکہ تجھ پر روشن ہوگیا کہ محبت و عظمتِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بغیر کچھ بھی نہیں اور اب تیرا دل عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جگمگا اُٹھا تو اب اس لازوال دولت، بے مثال نعمت اور دونوں جہاں کی سعادت (درودِ پاک) کی طرف آ اور ہمت سے آگے بڑھ۔ میرے بھائی یہ وہ دولت ہے کہ جس کی انتہا نہیں ہے۔ جس نے درودِ پاک کو لے لیا اس نے دونوں جہاں کو لے لیا۔ منقول ہے کہ سلطان محمود غزنوی نے ایک دن دنیاوی دولت کے انبار لگواتے ہر قسم کی چیزیں اور نعمتیں رکھ دیں اور اپنے غلاموں لونڈیوں کو بلا کر کہا "جس کا جو دل چاہے وہ لے لے" کسی نے کوئی چیز اٹھائی اور کسی نے کوئی چیز، لیکن ایاز خاموش کھڑا رہا جب ساری چیزیں لے لی گئیں تو سلطان محمود نے ایاز سے پوچھا "تو نے کچھ نہیں لیا؟" ایاز نے جواب دیا "میں نے سب کچھ لے لیا" اور یہ کہہ کر بادشاہ کے سر پر ہاتھ رکھ دیا اور کہا "جب میں نے بادشاہ لے لیا تو ساری بادشاہی لے لی"۔

یوں ہی بلا تشبیہ باقی اوراد و وظائف اپنی اپنی جگہ صدہا برکتوں کا ذریعہ ہیں لیکن جس نے درودِ پاک کو لے لیا اُس نے شاہِ کونین رحمۃ للعٰلمین صلی اللہ علیہ وسلم کو لے لیا جسے سارے جہانوں کی رحمت مل گئی اُسے سب کچھ مل گیا، لیکن یہ بھی یاد رکھو کہ اس سعادت کا تاج ہر کس و ناکس کے سر پر نہیں رکھا جاتا اور شاہی باز کی خوراک مردار خور گدھ کے منہ میں نہیں

ڈالی جاتی بلکہ ذالکَ فضل اللہ یوتیہ مَن یَّشاءُ۔ یہ دولت کسی اُونچی قسمت والے کو حاصل ہوتی ہے
اے عزیز! جس جماعت نے پوری محنت اور مجاہدہ سے اپنی جان کو پاک کیا ہے، یہ عزت واقبال کا تاج اُنھیں کے سر پر رکھا جاتا ہے۔ اگر تجھ میں ہمت ہے تو اس چند روزہ اور فانی دُنیا میں اپنے اُوپر آرام کا دروازہ بند کر کے دُنیا کی آسودگی کو رُخصت کر اور بہادرانہ طریقے سے اس میدان میں بازی جیت لے تاکہ بازی جیتنے والوں میں تیرا نام بھی لکھ دیا جائے اور تو بھی انعام و اکرام کا حقدار ٹھہرے۔

جو لوگ کوشش کرتے ہیں اللّٰہ تعالیٰ کی توفیق بھی اُن کے شاملِ حال ہوتی ہے۔ "والّذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا" (قرآن مجید)
اللّٰہ تعالیٰ مجھ فقیرِ بے نوا کو آپ سب بھائیوں کو اس چشمۂ آبِ حیات سے سیر ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔

وھو حَسبنا اللہ ونعم الوکیل نعمَ المولیٰ و نعمَ النَّصیر وصَلّی اللہ تعالیٰ علیٰ حَبیبِہٖ رحمَۃً للعٰلَمین شفیع المُذنبین اکرمِ الاوّلین والآخرِیْن وعلیٰ آلہٖ وَاصحَابہٖ وازوَاجِہِ الطّاھرات المطھّرات الطیّبَات اُمّھات المؤمنین و ذُرّیاتِہٖ واصھارہٖ وانصَارہٖ وَاولیاءِ امّتہٖ وعلمآءِ ملّتہٖ اجمعین سُبحان ربّك ربِّ العزّت عمّا یصفون وسَلام علی المُرسلین والحمدُللہ ربّ العٰلَمین ○

فقیر ابو سعید غفرلہٗ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ؕ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِی خلق السّمٰوٰت وَالْاَرض وجعل
الظُّلُمٰت وَالنُّور وَمن عَلَی الْمُؤمنین اذ بعث فیھم
رسُولًا ہ رسُولہ وَنبیّہ وَحبیبہ رَحْمَۃ لِّلْعٰلمین
الّذی من تمسّک بذیلہ نال سَعَادۃ الدّارین
وَمن احبّ الصّلوۃ علیہ فازَ فی الکونین
فوزًا عظیمًا ہ وَصَلّی اللہ تعالٰی عَلَیْہ وَعَلٰی آلہٖ
واصحابہ واولیاءِ امّتہ وعلماءِ ملّتہ صلاۃ دائمۃ
بدوام ملکہٖ باقیۃ ببقائہٖ لامنتھی لھا الٰی
یوم الدّین ہ

امّا بَعد فاعوذ باللہ مِنَ الشّیطٰن الرّجیم
بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ اِنَّ اللّٰہَ وملٰئکتہٗ
یُصَلّون عَلَی النّبی یٰاَیّھا الّذِینَ اٰمنوا صَلّوا علیہ
وَسَلّموا تَسلیمًا ہ

بابِ اوّل

درود پاک کی فضیلت احادیثِ مُبارکہ سے

حدیث ۱ عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی
عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمْ

صَلَّى اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

قَالَ اَوْلَی النَّاسِ بِیْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ اَکْثَرُھُمْ عَلَیَّ صَلٰوۃً

ترجمہ: رسُولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا قیامت کے دن لوگوں میں سے میرے زیادہ قریب وُہ ہوگا جس نے دُنیا میں مجھ پر درُود پاک زیادہ پڑھا ہوگا۔ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ۔

حدیث ۲ اِنَّ اَقْرَبَکُمْ مِنِّیْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ فِیْ کُلِّ مَوْطِنٍ اَکْثَرُکُمْ عَلَیَّ صَلٰوۃً فِی الدُّنْیَا (سعادۃ الدارین صـ۴۹)

قیامت کے دن ہر مقام اور ہر جگہ میں میرے زیادہ نزدیک تم میں سے وُہ ہوگا جس نے تم میں سے دُنیا میں مجھ پر درُود پاک زیادہ پڑھا ہوگا۔ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ۔

حدیث ۳ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ صَلٰوۃً صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ عَشْرًا وَّکَتَبَ لَہٗ عَشْرَ حَسَنَاتٍ۔ (ترمذی شریف صـ۶۴ ج ۱)

رسُولِ اکرم شفیعِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا جس نے مجھ پر ایک مرتبہ درُود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے اور اس کے نامۂ اعمال میں دس نیکیاں لکھتا ہے۔ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ۔

حدیث ۴ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ صَلٰوۃً وَّاحِدَۃً صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ عَشْرَ صَلَوَاتٍ وَّحُطَّتْ عَنْہُ عَشْرُ

خَطِيْئَاتٍ وَرُفِعَتْ لَهُ عَشْرُ دَرَجٰتٍ -

(مشکوٰۃ ص۸۶ ، دلائل الخیرات ص۴ تفسیر مظہری ص۳۱۲)

فرمایا رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جس نے مجھ پر ایک بار درود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے اور اس کے دس گناہ مٹا دیئے جاتے ہیں اور اس کے دس درجے بلند کر دیئے جاتے ہیں۔ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ

حدیث ۵ عَنْ اَبِیْ طَلْحَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَآءَ ذَاتَ يَوْمٍ وَالْبُشْرٰی فِیْ وَجْهِهٖ فَقَالَ اِنَّهٗ جَآءَنِیْ جِبْرَئِيْلُ فَقَالَ اِنَّ رَبَّكَ يَقُوْلُ اَمَا يُرْضِيْكَ يَا مُحَمَّدُ اَنْ لَّا يُصَلِّیَ عَلَيْكَ اَحَدٌ مِّنْ اُمَّتِكَ اِلَّا صَلَّيْتُ عَلَيْهِ عَشْرًا وَلَا يُسَلِّمُ عَلَيْكَ اَحَدٌ مِّنْ اُمَّتِكَ اِلَّا سَلَّمْتُ عَلَيْهِ عَشْرًا۔ نسائی، داری، مشکوٰۃ

دُوسری روایت میں ہے :

عَنْ اَبِیْ طَلْحَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ دَخَلْتُ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ اَرَهٗ اَشَدَّ اِسْتِبْشَارًا مِنْهُ يَوْمَئِذٍ وَلَا اَطْيَبَ نَفْسًا قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا رَاَيْتُكَ قَطُّ اَطْيَبَ نَفْسًا وَلَا اَشَدَّ اِسْتِبْشَارًا مِنْكَ الْيَوْمَ فَقَالَ مَا يَمْنَعُنِیْ وَهٰذَا جِبْرِيْلُ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) قَدْ خَرَجَ مِنْ عِنْدِیْ اٰنِفًا فَقَالَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی

صلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہٖ سیدنا محمد وآلہٖ وسلم

مَنْ صَلّٰی عَلَیْکَ صَلٰوۃً صَلَّیْتُ عَلَیْہِ بِھَا عَشْرًا
وَمَحَوْتُ عَنْہُ عَشْرَ سَیِّئَاتٍ وَّ کَتَبْتُ لَہٗ
عَشْرَ حَسَنَاتٍ (القول البدیع ص۱۰)

ایک اور روایت ہے:

بَشِّرْ اُمَّتَکَ اَنَّ مَنْ صَلّٰی عَلَیْکَ الخ فَلْیُکْثِرْ
عَبْدٌ مِنْ ذٰلِکَ اَوْلِیُقِلَّ (ص۱۰) وَفِی رِوَایَۃِ الاصلیت
عَلَیْہِ وَ مَلَائِکَتِی عَشْرًا (القول البدیع ص۱۰)

تینوں حدیثوں کا ترجمہ:

سیدنا ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں ایک دن دربارِ نبوت میں حاضر ہوا تو میں نے اپنے آقا رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو اتنا خوش اور ہشاش بشاش دیکھا کہ میں نے ایسا کبھی نہیں دیکھا۔ میں نے سبب دریافت کیا تو فرمایا میں کیوں نہ خوش اور ہشاش بشاش ہوں کہ ابھی ابھی میرے پاس سے جبرئیل علیہ السلام یہ پیغام دے کر گئے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے محبوب! کیا آپ اس بات پر راضی نہیں کہ آپ کا کوئی امتی آپ پر ایک بار درود پاک پڑھے تو میں اور میرے فرشتے اس پر دس رحمتیں بھیجیں اور میں اس کے دس گناہ مٹا دوں اور اس کیلئے دس نیکیاں لکھ دوں اور جو ایک مرتبہ سلام پڑھے تو میں اس پر دس بار سلام بھیجوں، لہٰذا آپ اپنی اُمت کو اس بات کی خوشخبری سُنا دیجیے اور ساتھ یہ بھی فرما دیجیے کہ اے اُمت اب تمہاری مرضی تم درود پاک کم پڑھو یا زیادہ۔ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَزْوَاجِہٖ وَذُرِّیَّتِہٖ دَائِمًا اَبَدًا وَبَارِکْ وَسَلِّمْ۔

صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

حدیث ۶ عَنْ اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ (رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ) قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ اُکْثِرُ الصَّلٰوةَ فَکَمْ اَجْعَلُ لَکَ مِنْ صَلَاتِیْ فَقَالَ مَا شِئْتَ قُلْتُ الرُّبُعَ قَالَ مَا شِئْتَ فَاِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَیْرٌ لَّکَ قُلْتُ النِّصْفَ قَالَ مَا شِئْتَ فَاِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَیْرٌ لَّکَ قُلْتُ فَالثُّلُثَیْنِ قَالَ مَا شِئْتَ فَاِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَیْرٌ لَّکَ قُلْتُ اَجْعَلُ صَلَاتِیْ کُلَّهَا قَالَ اِذًا یُّکْفٰی هَمُّکَ وَیُکَفَّرُ لَکَ ذَنْبُکَ - (رواہ الترمذی، مشکوٰۃ شریف، الزواجر)

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے دربارِ نبوت میں عرض کیا یا رسول اللہ! (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) میں آپ پر کثرت سے دُرود پاک پڑھتا ہوں (یا کثرت سے پڑھنا چاہتا ہوں) تو کتنا پڑھوں؟ فرمایا تو جتنا چاہے پڑھ۔ میں نے عرض کی (باقی اوراد و وظائف میں سے) چوتھا حصّہ دُرود پاک پڑھ لیا کروں؟ تو فرمایا جتنا چاہے پڑھ اور اگر اس سے بھی زیادہ کرے تو تیرے لیے بہتر ہے۔ میں نے عرض کیا میرے آقا! اگر زیادہ کرنے میں بہتری ہے تو میں نصف دُرود پاک پڑھ لوں؟ فرمایا تیری مرضی اور اگر اس سے بھی زیادہ کرے تو تیرے لیے بہتر ہے۔ عرض کی میرے آقا! دو تہائی دُرود پاک پڑھ لیا کروں؟ فرمایا تیری مرضی اور اگر اس سے بھی زیادہ پڑھے تو تیرے لیے بہتر ہوگا۔ عرض کی اے آقا! تو میں سارا ہی دُرود پاک نہ پڑھ لیا کروں؟ یہ سُن کر رحمت للعٰلمین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا اگر تو ایسا کرے تو تیرے سارے کام سنور جائیں گے اور تیرے سب

گناہ بخش دیئے جائیں گے۔

تشریح: اس سے ہر کوئی اندازہ کر سکتا ہے کہ حبیبِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کو درود پاک کتنا پیارا ہے اور اللہ تعالیٰ اور اس کے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے نزدیک اس کی کتنی اہمیت ہے۔ ؎

مَوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمِ

اللّٰھم ارزقنا ھذا من المھد الی اللحد برحمتک

یا ارحم الرحمین۔

حدیث ۷ عَنْ فُضَالَةَ بْنِ عُبَیْدٍ بَیْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَاعِدٌ اِذْ دَخَلَ رَجُلٌ فَصَلّٰی فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ عَجِلْتَ اَیُّهَا الْمُصَلِّیْ اِذَا صَلَّیْتَ فَقَعَدْتَ فَاحْمَدِ اللّٰهَ بِمَا هُوَ اَهْلُهٗ وَصَلِّ عَلَیَّ ثُمَّ ادْعُهُ قَالَ ثُمَّ صَلّٰی رَجُلٌ اٰخَرُ بَعْدَ ذٰلِكَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَصَلّٰی عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اَیُّهَا الْمُصَلِّیْ اُدْعُ تُجَبْ۔ (رواہ الترمذی وابو داؤد ونسائی ومشکوٰۃ ص ۸۶)

رسولِ اکرم شفیعِ معظم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم جلوہ افروز تھے کہ ایک نمازی آیا اس نے نماز سے فارغ ہوتے ہی دعا مانگنا شروع کی یا اللہ مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما یہ سن کر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا اے نمازی! تو نے جلد بازی کی ہے۔

جب تو نماز پڑھا کرے تو بیٹھ کر پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کیا کر جو اس کی شان کے لائق ہے اور مجھ پر دُرُود پاک پڑھ کر دُعا مانگ۔ پھر ایک اور نمازی آیا اور اس نے نماز پڑھ کر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کی اور پھر دُرُود پاک پڑھا تو سرکارِ دو عالم نُورِ مجسّم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: اے نمازی! تُو دُعا کر تیری دُعا قبول ہوگی۔
اس حدیث پاک کی شرح میں حضرت مولانا علی قاری علیہ رحمۃ الباری نے نقل فرمایا کہ پہلے نمازی نے بغیر وسیلہ کے دربارِ الٰہی میں سوال کر دیا تھا، حالانکہ سائل کا حق ہے کہ وُہ اپنی حاجت دربارِ خداوندی میں پیش کرنے سے پہلے وسیلہ پیش کرے۔

(مرقاۃ صفحہ ۳۴۳ ج ۱)

حدیث ۸ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ کُنْتُ اُصَلِّیْ وَالنَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ وَاَبُوْبَکْرٍ وَّعُمَرُ مَعَہٗ فَلَمَّا جَلَسْتُ بَدَأْتُ بِالثَّنَاءِ عَلَی اللّٰہِ تَعَالٰی ثُمَّ الصَّلٰوۃِ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ ثُمَّ دَعَوْتُ لِنَفْسِیْ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ سَلْ تُعْطَہْ سَلْ تُعْطَہْ۔ (رواہ الترمذی، مشکوٰۃ شریف صفحہ ۸۶)

سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں نے نماز پڑھی، حالانکہ رسُول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم اور حضرت صدیقِ اکبر و فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما تشریف فرما تھے۔ جب میں نماز پڑھ کر بیٹھا اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کی پھر میں نے نبیِ اکرم شفیعِ معظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم پر دُرُود پاک پڑھ

کرو عا کی تو حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تو مانگ تجھے عطا کیا جائے، تو مانگ تجھے عطا کیا جائے۔

صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَى النَّبِىِّ الْاُمِّىِّ الْكَرِيْمِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ ۔

حدیث ۹ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ اِنْ جَعَلْتُ صَلَاتِىْ كُلَّهَا عَلَيْكَ قَالَ اِذًا يَكْفِيْكَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى مَا اَهَمَّكَ مِنْ اَمْرِ دُنْيَاكَ وَاٰخِرَتِكَ وَاِسْنَادُهٗ جَيِّدٌ ۔ (القول البدیع ص۱۱۹)

کسی نے عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) یہ فرمائیں کہ اگر آپ کی ذاتِ بابرکات پر درود پاک ہی وظیفہ بنا لوں تو کیسا رہے گا؟ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا اگر تو ایسا کرے تو اللہ تبارک و تعالیٰ دنیا و آخرت کے تیرے سارے معاملات کے لیے کافی ہے۔

صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى حَبِيْبِهٖ اَكْرَمِ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ

حدیث ۱۰ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ مَنْ صَلّٰى عَلَى النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاحِدَةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَمَلٰٓئِكَتُهٗ سَبْعِيْنَ صَلَاةً

(مشکوٰۃ شریف ص۸۶، القول البدیع ص۱۰۳)

سیدنا عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے فرمایا جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

صلی اللہ علیٰ حبیبہ سیدنا محمد وآلہ وسلم

پر ایک بار دُرُود پاک پڑھے، اس پر اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے ستّر رحمتیں بھیجتے ہیں

حدیث ١١ اَتَانِیْ اٰتٍ مِنْ عِنْدِ رَبِّیْ عَزَّ وَجَلَّ فَقَالَ مَنْ صَلّٰی عَلَیْکَ مِنْ اُمَّتِکَ صَلٰوۃً کَتَبَ اللّٰہُ لَہٗ بِھَا عَشْرَ حَسَنَاتٍ وَّمَحَا عَنْہُ عَشْرَ سَیِّاٰتٍ وَّرَفَعَ لَہٗ عَشْرَ دَرَجٰتٍ وَّرَدَّ عَلَیْہِ مِثْلَھَا۔ (جامع صغیر ص ج۱)

رسُول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا میرے پاس اللہ تعالےٰ کی طرف سے ایک آنے والا آیا اور عرض کیا یا رسُول اللہ جو آپ کا اُمّتی آپ پر ایک بار دُرُود پاک پڑھے اللہ تعالیٰ اس کے بدلے اس اُمّتی کے لیے دس نیکیاں لکھ دیتا ہے اور اس کے دس گناہ مٹا دیتا ہے اور اس کے دس درجے بلند کرتا ہے اور اس درود پاک کی مثل اس پر رحمت بھیجتا ہے۔

اللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وبارک علیٰ نبیک المصطفٰے وَرَسُوْلِکَ المجتبیٰ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ بعدد کل ذرۃ مائۃ الف الف مرۃ۔

حدیث ١٢ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ صَلُّوْا عَلَیَّ فَاِنَّ الصَّلٰوۃَ عَلَیَّ کَفَّارَۃٌ لَّکُمْ وَزَکَاۃٌ فَمَنْ صَلّٰی عَلَیَّ صَلٰوۃً صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ عَشْرًا

(القول البدیع ص ١٠٣)

رسُولِ اکرم نُورِ مجسّم شفیعِ معظم رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا مجھ

پہ دُرود پاک پڑھو، کیونکہ مجھ پر درُود پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کا کفارہ ہے اور تمہارے باطن کی طہارت ہے اور جو مجھ پر ایک بار بھی درُود پاک پڑھے اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارِکْ وَسَلَّمَ۔

حدیث ۱۳ اَکْثِرُوا الصَّلَاۃَ عَلَیَّ فَاِنَّ صَلَاتَکُمْ مَغْفِرَۃٌ لِذُنُوْبِکُمْ وَاطْلُبُوْا لِیَ الدَّرَجَۃَ وَالْوَسِیْلَۃَ فَاِنَّ وَسِیْلَتِیْ عِنْدَ رَبِّیْ شَفَاعَۃٌ لَکُمْ۔ (جامع صغیر صفحہ ۵۴ ج ۱)

مجھ پر درُود پاک کی کثرت کیا کرو، اس لیے کہ تمہارا درُود پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کا کفارہ ہے اور میرے لیے اللہ تعالیٰ سے درجہ اور وسیلہ کی دعا کرو، کیونکہ اللہ تعالیٰ کے دربار میں میرا وسیلہ تمہارے لیے شفاعت ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ

حدیث ۱۴ زَیِّنُوْا مَجَالِسَکُمْ بِالصَّلٰوۃِ عَلَیَّ فَاِنَّ صَلَاتَکُمْ عَلَیَّ نُوْرٌ لَّکُمْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ۔ (جامع صغیر صفحہ ۲۸ ج دوم)

رسولِ اکرم شفیعِ اعظم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا تم اپنی مجلسوں کو مجھ پر درُود پاک پڑھ کر مزین کرو، کیونکہ تمہارا مجھ پر درُود پاک پڑھنا قیامت کے دن تمہارے لیے نُور ہوگا۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی حَبِیْبِکَ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَآلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلِّمْ

حدیث ۱۵ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ لِلْمُصَلِّیْ عَلَیَّ نُوْرٌ عَلَی الصِّرَاطِ وَمَنْ کَانَ

عَلَى الصِّرَاطِ مِنْ اَهْلِ النُّوْرِ لَمْ يَكُنْ مِنْ اَهْلِ النَّارِ

(دلائل الخیرات صفحہ مطبع کانپور)

نبی اکرم نورِ مجسم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا مجھ پر درود پاک پڑھنے والے کو پُل صراط پر عظیم الشان نُور عطا ہوگا، اور جس کو پُل صراط پر نُور عطا ہوگا، وُہ اہل دوزخ سے نہ ہوگا۔ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی حَبِیْبِہٖ رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْن وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْن

تشریح: یہ وہی نُور ہوگا جس کا اللہ تعالیٰ نے قرآنِ پاک میں ذکر فرمایا ہے:

یوم تری المؤمنین والمؤمنات یسعٰی نورھم
بین ایدیھم و بایمانھم بشرا کم الیوم
جنّٰت تجری من تحتھا الانھر خالدین
فیھا ذٰلک ھوالفوز العظیم۔

جس دن دیکھے گا تو ایمان والے مردوں اور ایمان والی عورتوں کو ان کا نُور ان کے آگے ان کے دائیں دوڑتا ہوگا اور فرمایا جائے گا تمہارے لیے آج جنتوں کی خوشخبری ہے جن کے نیچے سے نہریں جاری ہیں، وُہ ان بہشتوں میں ہمیشہ رہیں گے اور یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔

حدیث ۱۶ اِنَّ اَنْجٰکُمْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ مِنْ اَھْوَالِھَا وَ مَوَاطِنِھَا اَکْثَرُکُمْ عَلَیَّ صَلٰوۃً شفاء شریف جلد ۲

اور القول البدیع میں اتنا مزید ہے:

اِنَّہٗ کَانَ فِی اللہِ وَمَلٰٓئِکَتِہٖ کِفَایَۃً اِذْ یَقُوْلُ

صلی اللہ علیٰ حبیبہ سیدنا محمد وآلہ وسلم

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ الاية

فَاَمَرَ بِذَالِكَ الْمُؤْمِنِيْنَ لِيُثِيْبَهُمْ عَلَيْهِ

(القول البدیع صفحہ ۱۲۱)

اے لوگو! بیشک تم میں سے قیامت کے دن قیامت کے ہولوں اور اس کی دشوار گزار گھاٹیوں سے جلد از جلد نجات پانے والا وہ شخص ہوگا جس نے دُنیا میں مجھ پر کثرت سے درُود پاک پڑھا ہوگا۔

ہاں ہاں! اللہ تعالیٰ اور فرشتوں کا درُود پاک بھیجنا ہی کافی تھا، مگر ایمان والوں کو درُود پاک پڑھنے کا حکم اس لیے دیا ہے تاکہ انہیں ان کا اجر عطا کیا جائے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى رَسُوْلِكَ الْمُرْتَضٰى وَ حَبِيْبِكَ الْمُصْطَفٰى وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ وَ ذُرِّيَاتِهٖ اَجْمَعِيْنَ۔

حدیث ۱۷ لَيَرِدَنَّ عَلَى الْحَوْضِ اَقْوَامٌ مَا اَعْرِفُهُمْ اِلَّا بِكَثْرَةِ الصَّلٰوةِ عَلَيَّ (کشف الغمہ، شفا شریف، القول البدیع صفحہ ۱۲۳)

قیامت کے دن میرے حوضِ کوثر پر کچھ گروہ وارد ہوں گے جن کو میں انہیں درُود پاک کی کثرت کی وجہ سے پہچانتا ہوں گا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى حَبِيْبِهٖ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ

اے میرے عزیز! اس وقت کو یاد کر جب سُورج بالکل ہی قریب ہوگا زمین دہکتے ہوئے کوئلے کی طرح تپ رہی ہوگی۔ سر چھپانے کو جگہ نہ ہوگی پینے

کو پانی نہ ہوگا، انسان کو اپنا ہی پسینہ لگام کی طرح منہ تک چڑھا ہوگا۔ وہاں ہمارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم حوضِ کوثر پر اُمت کو پانی پلاتے ہوں گے۔ وہاں پر دُنیا میں درُود پاک پڑھنے والوں پر خاص عنایت ہوگی۔ اُمت کے والی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم درُود پاک پڑھنے والوں کو دُور سے ہی دیکھ کر بلائیں گے آؤ آؤ

اِنَّآ اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَر	ساری کثرت پاتے یہ ہیں
ماں جب اکلوتے کو چھوڑے	آ آ کہہ کے بلاتے یہ ہیں
باپ جہاں بیٹے سے بھاگے	لُطف وہاں فرماتے یہ ہیں
ٹھنڈا ٹھنڈا، میٹھا میٹھا	پیتے ہم ہیں پلاتے یہ ہیں

جلدی آؤ میں شفیقِ اُمت تمہارے انتظار میں کھڑا ہوں۔ آؤ حوضِ کوثر سے ٹھنڈا ٹھنڈا میٹھا میٹھا پانی پیو، یہ وہ حوضِ کوثر ہے جس نے ایک گھونٹ پی لیا پھر وُہ کبھی پیاسا نہ ہوگا۔ صلی اللہ تعالیٰ علیٰ نبی الرحمۃ شفیع الامۃ کاشف الغمہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ اجمعین۔

ہاں ہاں جس خوش نصیب کو حوضِ کوثر سے پانی کا گھونٹ مل گیا، قیامت کی گرمی اس کا کچھ نہیں بگاڑ سکتی۔ دُنیا کی گرمی کس شمار میں ہے۔

چنانچہ شواہد الحق میں ہے، حضرت شیخ ابو عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ایک دفعہ جب میں حج کرنے گیا تو وہاں مجھے ایک آدمی ملا، اس نے بیان کیا کہ مجھے پیاس کبھی نہیں لگتی اور میں پانی نہیں پیتا۔ میں نے وجہ دریافت کی تو اس نے کہا ہاں اس کا سبب میں آپ کی خدمت میں عرض کرتا ہوں۔ پھر بتایا کہ میں اہل حلہ سے ہوں اور اس سے پہلے میری عقیدت حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم

کے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے ساتھ نہیں تھی۔ میں ایک رات سویا تو خواب میں دیکھا کہ قیامت قائم ہے اور لوگ نہایت کرب اور پریشانی میں سرگرداں ہیں اور شدتِ پیاس میں مبتلا ہیں۔ مجھے بھی بے حد پیاس لگی تھی۔ لوگ ایک طرف جا رہے تھے۔ میں بھی ادھر کو چل دیا۔ آگے بڑھا تو حوضِ کوثر آ گیا۔ اس کے چاروں کونوں پر صحابہ کبار بیٹھے ہوئے ہیں۔ ایک کونے پر حضرت صدیق اکبر ہیں، دُوسرے پر حضرت فاروقِ اعظم ہیں، تیسرے پر حضرت عثمان ذوالنورین ہیں اور چوتھے پر حیدرِ کرار حضرت علی ہیں۔ (رضی اللہ عنہم) اور وُہ لوگوں کو پانی پلا رہے ہیں۔ میں نے سوچا مجھے دُوسروں سے کیا غرض، میں تو اپنے علی سے پانی پیوں گا کیوں کہ میری ساری عقیدت و محبت تو انہیں سے ہے۔ جب میں حیدرِ کرار رضی اللہ عنہ کے سامنے حاضر ہوا تو آپ نے مجھے ایک نظر دیکھا اور میری طرف سے چہرہ مُبارک دُوسری طرف پھیر لیا، پھر میں مجبوری کی حالت میں بادلِ نخواستہ حضرت صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا، آپ نے بھی چہرۂ انور دُوسری طرف پھیر لیا، پھر حضرت فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوا تو انہوں نے بھی ایسا ہی کیا، پھر حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوا تو انہوں نے بھی میرے ساتھ یہی سلوک کیا، پھر جب میں ہر طرف سے مایوس و ناکام ہو کر پریشانی کے عالم میں اِدھر اُدھر دیکھنے لگا تو مجھے سرورِ عالم محسنِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نظر آ گئے جو کہ اپنی اُمت کو حوضِ کوثر کی طرف بھیج رہے تھے، میں بھی حاضرِ خدمت ہو گیا اور عرض کیا یا رسُول اللہ! مجھے سخت پیاس لگی ہوئی ہے اور مولا علی کے ہاں حاضر ہوا تھا کہ مجھے پانی پلائیں، مگر انہوں نے مجھ سے اپنا چہرہ ہی پھیر لیا ہے اسی طرح فاروقِ اعظم

صدیقِ اکبر اور عثمان غنی، رضی اللہ عنہم نے میری طرف توجہ نہیں کی۔ یہ سُن کر حضرت رسُول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا میرے پیارے علی تجھے پانی کیوں ملتے، جبکہ تیرے سینے میں میرے صحابہ کرام کا بغض موجود ہے۔ اس جواب پر میں نے عرض کیا یارسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم! اگر میں توبہ کروں تو پھر؟ اس گزارش پر حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ہاں اگر تُو توبہ کرلے اور مسلمان ہوجائے تو میں تجھے حوضِ کوثر کا پانی پلاؤں گا جس کے بعد تُو کبھی پیاسا نہ ہوگا تو میں نے رسُولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے دستِ شفقت پر توبہ کی اور اسلام قبول کیا۔ پھر اُمت کے والی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم مجھے حوضِ کوثر پر لائے اور اپنے دستِ کرم سے مجھے جامِ کوثر عطا فرمایا جس سے میں سیراب ہوگیا۔ اس کے بعد میری آنکھ کھُل گئی۔ زاں بعد مجھے کبھی پیاس نہیں لگی۔ پھر میں اپنے اہل وعیال کے پاس گیا اور سب سے بیزاری ظاہر کردی، سوائے ان احباب کے جنہوں نے یہ سُن کر توبہ کرلی اور اس نظریہ سے رجُوع کرلیا۔ (شواھد الحق فی الاستغاثہ بسید الخلق ص۵۳۹)

اس واقعہ کی تصدیق وتائید اس حدیث پاک سے بھی ہوتی ہے جس کو حضرت انس صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روایت کیا ہے کہ حضرت رسُول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا "میرے حوضِ کوثر کے چار رُکن ہیں، ایک رُکن میرے پیارے ابُوبکر کے قبضہ میں ہوگا، دُوسرا رُکن میرے پیارے فاروق کے قبضہ میں، تیسرا رُکن میرے پیارے عثمان کے قبضہ میں اور چوتھا رُکن میرے پیارے علی کے قبضہ میں ہوگا۔ (رضی اللہ تعالیٰ عنہم)

لہٰذا جو شخص ابُوبکر سے تو محبت کرے، لیکن عمر سے بغض رکھے، اسے ابوبکر پانی نہ

پلائیں گے اور جو عُمر سے محبت رکھے اور ابوبکر سے بغض رکھے، اسے عُمر پانی نہیں پینے دیں گے، اور جو عثمان سے محبت کرے مگر علی سے بغض رکھے، اسے عثمان پانی نہیں دیں گے اور جو علی سے محبت رکھے اور عثمان سے بغض رکھے، اسے علی پانی ہرگز نہیں پلائیں گے۔ اور جس نے ابُوبکر کے بارے میں اچھی بات کہی، اس نے اپنے دین کو درست کرلیا اور جس نے عُمر کے بارے میں اچھی بات کہی، اس کا راستہ واضح ہوگیا اور جس نے عثمان کے حق میں اچھی بات کہی، وُہ اللّٰہ تعالیٰ کے نُور سے منور ہوگیا اور جس نے علی کے حق میں اچھی بات کہی گویا اس نے مضبُوط کڑا تھام لیا جو کبھی ٹوٹنے والا نہیں ہے اور جس نے میرے صحابہ کرام کے بارے میں اچھی بات کہی، وُہ مومن ہے۔ (رضی اللہ عنہم)

(شواہد الحق ص۵۳۹)

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِ الْاَبْرَارِ وَالنَّبِیِّ الْمُخْتَارِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہِ الْاَخْیَارِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔

حدیث ۱۸ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ فِیْ یَوْمٍ اَلْفَ مَرَّۃٍ لَمْ یَمُتْ حَتّٰی یَرٰی مَقْعَدَہٗ مِنَ الْجَنَّۃِ۔ (القول البدیع ص۱۲۶، جلاء الافہام ص۲۷، الترغیب والترہیب ص۵۰۱)

(کشف الغمہ ص۲۷۱)

جس نے مجھ پر دن بھر میں ہزار بار درُود پاک پڑھا، وُہ مرے گا نہیں جب تک کہ وُہ جنت میں اپنی آرام گاہ (جائے رہائش) نہ دیکھ لے گا۔

تشریح: سبحان اللہ! کتنا بڑا انعام ہے۔ اے عزیز ذرا علیحدہ بیٹھ کر غور کر کہ جنت کتنی اعلیٰ نعمت ہے، ساری دُنیا اور جو کچھ دُنیا میں ہے، ایک پلڑے میں رکھی جائے اور جنت کا ایک رومال ایک پلڑے میں رکھا جائے تو رومال ہی وزنی اور قیمتی نکلے گا۔ اللہ کریم ہم سب کو زیادہ سے زیادہ درُود پاک پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

بِجَاہِ حَبِیْبِہٖ رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْنَ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارَکَ وَسَلَّمَ

حدیث ۱۹ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ عَشْرًا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ مِائَۃً وَمَنْ صَلّٰی عَلَیَّ مِائَۃً صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ اَلْفًا وَمَنْ زَادَ صَبَابَۃً وَّشَوْقًا کُنْتُ لَہٗ شَفِیْعًا وَّشَہِیْدًا یَّوْمَ الْقِیَامَۃِ۔ (القول البدیع ص۱۲۳)

جس نے مجھ پر دس بار درُود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے اور مجھ پر سو بار درُود پاک پڑھے اللہ تعالیٰ اس پر ہزار رحمتیں نازل فرماتا ہے اور جو محبت و شوق سے اس سے بھی زیادہ پڑھے، میں قیامت کے دن اس کا شفیع اور گواہ بنوں گا

تشریح: سبحان اللہ! کتنا خوش نصیب ہے وُہ شخص جس کے ایمان کی گواہی اُمت کے والی شفیع المذنبین رحمۃ للعٰلمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم دیں اس کی شفاعت کی بھی ذمہ داری اٹھائیں۔

وَصَلَّی اللہُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ وَاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ

ہر کہ باشد عامل صلّوا مدام ... آتش دوزخ شود بروے حرام

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

حدیث ۲۰ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ صَلَاۃً وَّاحِدَۃً صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ عَشْرًا وَمَنْ صَلّٰی عَلَیَّ عَشْرًا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ مِائَۃً وَمَنْ صَلّٰی عَلَیَّ مِائَۃً کَتَبَ اللّٰہُ بَیْنَ عَیْنَیْہِ بَرَاءَۃً مِّنَ النِّفَاقِ وَبَرَاءَۃً مِنَ النَّارِ وَاَسْکَنَہٗ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ مَعَ الشُّھَدَآءِ۔ (القول البدیع ص۱۰۳ الترغیب والترہیب ص۴۹۵ ج۲)

جو مجھ پر ایک بار درود پاک پڑھے اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے اور جو مجھ پر دس بار درود پاک پڑھے اللہ تعالیٰ اس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے اور جو مجھ پر سو بار درود پاک پڑھے اللہ تعالیٰ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھ دیتا ہے کہ یہ بندہ نفاق اور دوزخ کی آگ سے بری ہے اور اس کو قیامت کے دن شہیدوں کے ساتھ رکھے گا۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی حَبِیْبِکَ الْمُصْطَفٰی وَعَلٰی آلِہٖ وَسَلِّمْ۔

حدیث ۲۱ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ کَانَ لَا یُفَارِقُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ مِنَّا خَمْسَۃٌ اَوْ اَرْبَعَۃٌ مِنْ اَصْحَابِہٖ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ لِمَا یَنُوْبُہٗ مِنْ حَوَائِجِہٖ بِاللَّیْلِ وَالنَّھَارِ قَالَ فَجِئْتُہٗ وَقَدْ خَرَجَ فَاتَّبَعْتُہٗ فَدَخَلَ حَائِطًا مِّنْ حِیْطَانِ الْاَسْوَافِ فَصَلّٰی فَسَجَدَ فَاَطَالَ السُّجُوْدَ فَبَکَیْتُ وَقُلْتُ قَبَضَ اللّٰہُ رُوْحَہٗ

فَرَفَعَ رَاسَهٗ فَدَعَانِیْ فَقَالَ مَالَکَ فَقُلْتُ یَارَسُوْلَ
اللّٰہِ اَطَلْتَ السُّجُوْدَ فَقُلْتُ قَبَضَ اللّٰہُ رُوْحَ رَسُوْلِہٖ
لَا اَرَاہُ اَبَدًا قَالَ فَسَجَدْتُ شُکْرًا لِرَبِّیْ فِیْمَا
اَبْلَانِیْ اَیْ اَنْعَمَ عَلَیَّ فِیْ اُمَّتِیْ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ
صَلٰوۃً مِنْ اُمَّتِیْ کَتَبَ اللّٰہُ لَہٗ عَشْرَ حَسَنَاتٍ
وَمَحَا عَنْہُ عَشْرَ سَیِّاٰتٍ۔ (القول البدیع ص۱۰۵، الترغیب والترہیب ص۲۱۵)

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ہم صحابہ کرام دن رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ رہتے تھے اور حضور سے جدا نہیں ہوتے تھے تاکہ سیدِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ضروریات میں خدمت کی جائے۔ ایک دن حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اپنے دولت خانہ سے باہر نکلے تو میں بھی ان کے پیچھے ہولیا، حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ایک باغ میں تشریف لے گئے وہاں حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے نماز پڑھی اور سر سجدے میں رکھا اور سجدہ اتنا لمبا کیا کہ میں رونے لگ گیا اور خیال کیا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی روح مبارکہ قبض کر لی ہے، پھر سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے سر مبارک اٹھایا اور مجھے بلا کر فرمایا تجھے کیا ہوا ہے؟ میں نے عرض کیا یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) آپ نے اتنا لمبا سجدہ کیا کہ میں نے خیال کیا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روح مبارکہ کو قبض فرما لیا۔ اب میں حضور کو کبھی نہیں دیکھ سکوں گا، تو رسولِ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مجھ پر میرے ربِ کریم نے انعام کیا تو میں نے سجدہ شکر ادا کیا ہے۔ انعام یہ ہے کہ

صَلَّى اللهُ عَلَى حَبِيْبِهٖ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَسَلَّم

میری اُمّت میں سے جو کوئی مجھ پر ایک بار درُود پاک پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کے لیے دس نیکیاں لکھ دے گا اور اس کے دس گناہ مٹا دے گا۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى رَسُوْلِكَ الْمُخْتَار سَيِّدِ الْاَبْرَارِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهِ الْاَخْيَار۔

حدیث ۲۲ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ خَرَجَ النَّبِیُّ صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ یَتَبَرَّزُ فَلَمْ یَجِدْ اَحَدًا یَتْبَعُهٗ فَفَزِعَ عُمَرُ فَاتَّبَعَهٗ بِمِطْهَرَةٍ یَعْنِیْ اِدَاوَةً فَوَجَدَهٗ سَاجِدًا فِیْ شَرْبَةٍ فَتَنَحّٰی عُمَرُ فَجَلَسَ وَرَاءَهٗ حَتّٰی رَفَعَ رَاْسَهٗ قَالَ فَقَالَ اَحْسَنْتَ یَا عُمَرُ حِیْنَ وَجَدْتَنِیْ سَاجِدًا فَتَنَحَّیْتَ عَنِّیْ اِنَّ جِبْرِیْلَ اَتَانِیْ فَقَالَ مَنْ صَلّٰی عَلَیْکَ وَاحِدًا صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ عَشْرًا وَّرَفَعَهٗ عَشْرَ دَرَجٰتٍ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِیُّ فِی الْاَدَبِ الْمُفْرَدِ۔

(القول البدیع صـ۱۰۸ سعادۃ الدارین صـ۵۹)

نبی اکرم شفیع معظّم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم باہر فضا کی طرف تشریف لے گئے اور کوئی پیچھے جانے والا نہیں تھا حضرت عُمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ دیکھ کر گھبرائے اور لوٹا لے کر پیچھے ہو لیے، تو دیکھا کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ایک بالا خانہ میں سربسجود ہیں۔ حضرت عُمر پیچھے ہٹ کر بیٹھ گئے اور جب سرکارِ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے سرِ مبارک اٹھایا تو فرمایا اے عُمر! تو نے بہت اچھا

کیا جبکہ تو مجھے سربسجود دیکھ کر پیچھے ہٹ گیا۔ میرے پاس حضرت جبریل علیہ السلام یہ پیغام لے کر آئے تھے کہ لے اللہ تعالیٰ کے حبیب جو کوئی آپ پر ایک بار درود پاک پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں بھیجے گا اور اسکے دس درجے بلند کرے گا۔ اس حدیث پاک کو امام بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے الادب المفرد میں نقل کیا ہے۔

صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَی النَّبِی الامی الکریم وَعَلٰی
آلِہٖ وَاصحابہ وَاَزواجہ الطاہرات امہات المُؤمنین
و ذریاتہ الی یوم الدین وَالحمد للّٰہ رَبِّ العٰلمین

حدیث ۲۳ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ
مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ صَلَاۃً صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ عَشْرًا فَلْیُقِلَّ
عَبْدٌ اَوْ لِیُکْثِرْ۔ (القول البدیع ص۱۰۰)

سیدنا فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو بندہ مجھ پر ایک مرتبہ درود پاک پڑھے اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے۔ اب بندے کی مرضی ہے کہ وہ درود پاک کم پڑھے یا زیادہ۔

مولای صل وسلم دائما ابدا علی حبیبک خیر الخلق کلہم

حدیث ۲۴ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی
عَنْہُمَا قَالَ اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ
وَآلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ کَتَبَ اللّٰہُ بِہَا

عَشْرَ حَسَنَاتٍ وَّمَحَاعَنْهُ بِهَا عَشْرَ سَيِّاٰتٍ وَّرَفَعَهٗ بِهَا عَشْرَ دَرَجٰتٍ وَّكُنَّ لَهٗ عِدْلَ عَشْرِ رِقَابٍ

(القول البدیع صفحہ ۱۰، الترغیب والترہیب ج ۲ صفحہ ۲۹۶)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا جس نے مجھ پر ایک بار دُرود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اس کے لیے اس کے بدلے دس نیکیاں لکھ دیتا ہے اور اس دُرود پاک کے بدلے اس کے دس گناہ مٹا دیتا ہے اور اس کے دس درجے بلند کرتا ہے اور یہ دس غلام آزاد کرنے کے برابر ہے۔ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَی النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ۔

حدیث ۲۵ عَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ وَيَقُوْلُ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ صَلَاةً لَمْ تَزَلِ الْمَلٰٓئِكَةُ تُصَلِّیْ عَلَيْهِ مَا صَلّٰی عَلَیَّ فَلْيُقِلَّ عَبْدٌ مِّنْكُمْ اَوْ لِيُكْثِرْ۔

(القول البدیع صفحہ ۱۱۳)

حضرت عامر بن ربیعہ صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کو خطبہ دیتے ہوئے دورانِ خطبہ فرماتے سنا "بندہ جب تک مجھ پر درود پاک پڑھتا رہتا ہے اللہ تعالیٰ کے فرشتے اس پر رحمتیں نازل کرتے رہتے ہیں۔ اب تمہاری مرضی ہے کہ تم مجھ پر درود پاک کم پڑھو یا زیادہ۔

صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی حَبِيْبِهٖ وَنَبِيِّهٖ وَخَلِيْلِهٖ رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ۔

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيْب

حدیث ۲۶ عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ كُنْتُ شَفِيْعَهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔ (القول البدیع صلا)

سیدنا صدیقِ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کو فرماتے سنا ہے جو مجھ پر درود پاک پڑھے میں اس کا قیامت کے دن شفیع بنوں گا۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى حَبِيْبِكَ الْمُخْتَارِ سَيِّدِ الْاَبْرَارِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ ۝ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔

حدیث ۲۷ عَنْ أَبِي كَاهِلٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يَا اَبَا كَاهِلٍ مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ كُلَّ يَوْمٍ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَكُلَّ لَيْلَةٍ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ حُبًّا لِّيْ وَشَوْقًا اِلَيَّ كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ اَنْ يَّغْفِرَ لَهٗ ذُنُوْبَهٗ تِلْكَ اللَّيْلَةَ وَذٰلِكَ الْيَوْمَ۔

(القول البدیع صلا، الترغیب والترہیب ۲۵)

سیدنا ابو کاہل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا اے ابو کاہل جو شخص مجھ پر ہر دن اور ہر رات کو تین تین

مرتبہ میری محبت اور میری طرف شوق کی وجہ سے درود پاک پڑھے تو اللہ تعالےٰ پر حق ہے کہ اس کے اس دن اور رات کے گناہ بخش دے۔

صَلَّى اللهُ عَلَى النَّبِيِّ الأُمِّيِّ الْكَرِيْمِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ كُلَّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ مِائَةَ اَلْفِ اَلْفِ مَرَّةٍ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ

حدیث ۲۸ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ مَنْ سَرَّهٗ اَنْ يَلْقَى اللهَ رَاضِيًا فَلْيُكْثِرِ الصَّلَاةَ عَلَيَّ۔ (القول البدیع ص۱۲۱، کشف الغمہ ص۲۲، سعادۃ الدارین)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسولِ اکرم شفیعِ اعظم سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا جس شخص کو یہ بات پسند ہو کہ جب وہ دربارِ الٰہی میں حاضر ہو، تو اللہ تعالیٰ اس پر راضی ہو، اسے چاہیے کہ مجھ پر درود پاک کی کثرت کرے۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى حَبِيْبِكَ الْاَمِيْنِ وَرَسُوْلِكَ الْكَرِيْمِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ كَثِيْرًا كَثِيْرًا كَثِيْرًا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

حدیث ۲۹ اِذَا نَسِيْتُمْ شَيْئًا فَصَلُّوْا عَلَيَّ تَذْكُرُوْهُ اِنْ شَاءَ اللهُ تَعَالٰى (سعادۃ الدارین ص۵۶)

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا جب تم کسی چیز کو بھول جاؤ تو مجھ پر درود پاک پڑھو، ان شاء اللہ تعالیٰ یاد آجائے گی۔

فائدہ: باوثوق ذرائع سے فقیر تک یہ بات پہنچی کہ حضرت خواجہ خواجگان قاضی محمد سلطان عالم میر پوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمتِ بابرکت میں علمائے کرام آتے اور مسائل علمی پر گفتگو ہوتی اور آپ فرماتے مولوی صاحب! اس کتاب سے یہ مسئلہ تلاش کرو، جب بسیار ورق گردانی کے باوجود مسئلہ نہ ملتا تو آپ کتاب کو اپنے دستِ مبارک میں لیتے اور کتاب بند کر کے درود پاک پڑھتے اور پھر کتاب کھول کر علمائے کرام کے سامنے رکھ دیتے تو وہی مسئلہ نکلتا جس کی تلاش ہوتی تھی۔

فَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ اَطْیَبِ الطَّیِّبِیْنَ اَطْھَرِ الطَّاھِرِیْنَ اَکْرَمِ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ

حدیث ۳۰ اَکْثِرُوْا مِنَ الصَّلٰوۃِ عَلَیَّ لِاَنَّ اَوَّلَ مَا تُسْئَلُوْنَ فِی الْقَبْرِ عَنِّیْ (سعادۃ الدارین ص۵۹، کشف الغمہ ص۳۴۹)

اے میری اُمتِ مجھ پر درود پاک کی کثرت کرو، کیونکہ قبر میں تم سے پہلے میرے متعلق سوال ہوگا۔

تشریح: اس مقام پر اوّلیت کو اہمیت کے معنی میں لیا جائے تو مطلب واضح ہو جاتا ہے یعنی قبر میں منکر نکیر جتنے سوال کریں گے ان میں سے اہم سوال میرے متعلق ہوگا اور حضور رحمۃ للعالمین شفیع المذنبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے درود پاک کی کثرت کی تاکید اس لیے فرمائی ہے کہ درود پاک کی کثرت سے نبی اکرم نورِ مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی محبت اور عظمت درود پاک پڑھنے والے کے

دل میں زیادہ ہو جاتی ہے اور وہاں محبوبِ کبریا، سیدِ انبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی پہچان محبت و عظمت کی بنا پر ہی ہوگی، اسی لیے حدیث پاک میں فرمایا کہ جس کے دل میں ایمان ہوگا وہ منکر نکیر کے سوال کے جواب میں بلا جھجک اور برملا کہے گا هٰذا محمدٌ جاءنا بالبینات یعنی اے فرشتو یہی تو میرے آقا ہیں جن کا نام نامی اسمِ گرامی **محمد** مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم ہے۔ یہی آقا ہمارے پاس روشن دلیلیں لے کر تشریف لائے تھے، منکر نکیر کہیں گے بیشک تُو کامیاب ہوا۔ ہم جانتے تھے کہ تُو یہی جواب دے۔ نم کنومة العروس

اور وہ منافق جس کا دل محبت و عظمتِ مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم سے خالی ہوگا، جب اس سے منکر نکیر سوال کریں گے کہ تُو ان کو پہچانتا ہے، تو وہ کہے گا "ھاھا لا اَدرِی کُنتُ اَقُولُ مَا یَقُولُ النَّاس" ہائے ہائے میں ان کو نہیں جانتا۔ دُنیا میں لوگ ان کو جو کچھ کہتے تھے میں بھی کہا کرتا تھا، اس جواب کو سُن کر فرشتے کہیں گے ہاں ہم جانتے تھے کہ تُو یہی جواب دے گا، پھر اس پر قبر کا عذاب مسلط کر دیا جائے گا۔ نعوذ باللہ من ذٰلک

اس سے وہ لوگ عبرت حاصل کریں جو باعثِ ایجادِ عالم نُورِ مجسم فخرِ آدم و بنی آدم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی عظمت اور رفعتِ شان سُن کر دل میں کُڑھتے رہتے ہیں اور اگر کہیں مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی عظمت و شان کا جلسہ ہو تو جب تک جوابی جلسہ نہ کر لیں، ان کو چین نہیں آتا۔ بخاری شریف ہاتھ میں لیے منبر پر چڑھ کر ہرزہ سرائی کرتے ہیں، اگر نبی کو علمِ غیب ہوتا تو یہ کیوں ہوا؟ وہ کیوں ہوا؟ اگر نبی کو اختیار ہوتا تو امام حسین (رضی اللہ عنہ) کو کیوں نہیں بچا لیا۔ حضرت عثمان (رضی اللہ عنہ) کو
(علیہ السلام)

کیوں نہ بلوائیوں سے چھڑوالیا وغیرہ وغیرہ۔ بھائی! دُنیا میں تو پھونکا پھانکی چل جائے گی، لیکن اگر قبر میں جواب دینا پڑ گیا تو کیا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ انہیں ہوش عطا فرمائے

وَھُوَ نعم الوکیل نعم المولیٰ و نعم النصیر۔

لیکن ایسی نصیحت وہی شخص قبول کرے گا جس کے نصیب اچھے ہوں قسمت بہت بلند ہو جیسے کہ بعض علماء کرام بیان فرماتے ہیں، ایک وقت دو مولوی صاحبان کے درمیان مناظرہ منعقد ہوا۔ مناظرہ طول پکڑ گیا، کئی دن لگ گئے۔ ایک دن جب صبح صبح دونوں مولوی صاحبان مناظرہ کے لیے آئے تو آمنے سامنے سٹیج لگ گئے۔ ایمان اور محبت والے مولوی صاحب نے اس دن کی پہلی تقریر میں فرمایا: لوگو! بات سُنو! مناظرہ کا انجام جو ظاہر ہوگا وہ اپنی جگہ ہے لیکن اپنی اپنی قسمت کو دیکھو مجھے سات دن ہو گئے۔ مجھے آرام سکون میسر نہیں، دن بھر مناظرہ کرتا ہوں اور رات بھر ورق گردانی کرتا رہتا ہوں۔ کتابیں دیکھتا ہوں کہ کہیں مجھے رسولِ اکرم شفیعِ معظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے کمالات کی، حضورِ انور کے لیے اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کردہ علم کی، اختیار کی، شفاعت کی کوئی بات، کوئی اعجازی شان ملے، میں اسے جمع کرتا ہوں اور یقیناً میرا مدِمقابل بھی رات بھر نہیں سوتا ہوگا وہ بھی یوں ہی ورق گردانی کرتا ہوگا، لیکن وہ تنقیص کی باتیں تلاش کرتا ہوگا کہ کہیں سے کسی کتاب میں مجھے یہ مل جائے کہ حضور کو فلاں بات کا علم نہیں تھا، حضور کو فلاں بات کا اختیار نہیں تھا وغیرہ وغیرہ، کیوں کہ اس نے مناظرہ میں میرے سوالوں کا جواب دینا ہوتا ہے مسلمان بھائیو! غور کرو قسمت کس کی اچھی ہے جو حبیبِ خدا سید الانبیاء رحمۃ للعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے کمال تلاش کرے اس کی، یا اُس کی جو اس

صلی اللہ علی حبیبہ سیدنا محمد وآلہ وسلم

باعثِ ایجادِ عالم رحمتِ دوعالم نورِ مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذاتِ گرامی کیلئے عیب تلاش کرے۔ (العیاذ باللہ) جب اتنی بات کہی اور یہ بات دوسرے مناظر مولوی صاحب نے سُنی تو اس کی قسمت جاگ اُٹھی اور اعلان کر دیا، لوگو! سُنو واقعی یہی بات ہے مجھے آرام کرنا سونا' کھانا پینا بھولا ہوا ہے۔ میں حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم کی ذاتِ پاک کے لیے عیب اور تنقیص کی باتیں ہی تلاش کرتا رہا۔ مجھ جیسا بد قسمت کون ہے؟ لہٰذا میں اعلان کرتا ہوں کہ میں جھوٹا، میرا عقیدہ جھوٹا اور آج سے میں اس جھوٹے مذہب سے سچی توبہ کرتا ہوں اور اس کے ساتھ ہی کئی اور خوش قسمت لوگ بھی تائب ہو گئے۔

وَاللّٰہُ تَعَالٰی اَعْلَم وھوالموفق۔ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ۔

حدیث ۳۱ ذُکِرَ فِیْ بَعْضِ الْاَخْبَارِ مَکْتُوْبٌ عَلٰی سَاقِ الْعَرْشِ مَنِ اشْتَاقَ اِلَیَّ رَحِمْتُہٗ وَمَنْ سَاَلَنِیْ اَعْطَیْتُہٗ وَمَنْ تَقَرَّبَ اِلَیَّ بِالصَّلٰوۃِ عَلٰی مُحَمَّدٍ غَفَرْتُ لَہٗ ذُنُوْبَہٗ وَلَوْ کَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ۔

(دلائل الخیرات صـــ ۱۳ مطبع کانپور)

بعض روایتوں میں ہے کہ ساقِ عرش پر لکھا ہوا ہے جو میرا مشتاق ہو میں اس پر رحم کرتا ہوں اور جو مجھ سے سوال کرے میں اسے دیتا ہوں اور جو میرے حبیب پر درود پاک پڑھ کر میرا قرب چاہے میں اس کے گناہ بخش دیتا ہوں خواہ وہ سمندروں

کی چیاگ کے برابر ہوں۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی حَبِیْبِكَ الْمُخْتَارِ

سَیِّدِ الْاَبْرَارِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہِ الْاَخْیَارِ

حدیث ۳۲ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ وَجَبَتْ لَہٗ شَفَاعَتِیْ

(الترغیب والترہیب ص۵۰۱)

رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا جو شخص یوں درود پاک پڑھے "اَللّٰھُمَّ صَلِّ مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ" اس کے لیے میری شفاعت واجب ہوجاتی ہے۔

صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ۔

حدیث ۳۳ مَا مِنْ عَبْدَیْنِ مُتَحَابَّیْنِ یَسْتَقْبِلُ اَحَدُھُمَا صَاحِبَہٗ فَیَتَصَافَحَانِ وَیُصَلِّیَانِ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ لَمْ یَتَفَرَّقَا حَتّٰی یُغْفَرَ لَھُمَا ذُنُوْبُھُمَا مَا تَقَدَّمَ مِنْھُمَا وَمَا تَاَخَّرَ۔

(نزہۃ الناظرین ص۳۱، سعادۃ الدارین ص۴۱، الترغیب والترہیب ص۵۰۷، الزواجر ص۴۲)

رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا جب دو دوست آپس میں ملتے ہیں اور مصافحہ کرتے ہیں اور حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم پر درود پاک پڑھتے ہیں تو جدا ہونے سے پہلے پہلے دونوں کے اگلے پچھلے گناہ بخش

صلی اللہ علی حبیبہ سیدنا محمد وآلہ وسلم

دیے جاتے ہیں۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلَی النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ تَسْلِیْمًا۔

حدیث ۳۴ عَنْ زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ حَتّٰی وَقَفْنَا فِیْ مَجْمَعِ طُرُقٍ فَطَلَعَ اَعْرَابِیٌّ فَقَالَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَرَحْمَتُہٗ وَبَرَکَاتُہٗ فَقَالَ وَعَلَیْکَ السَّلَامُ اَیَّ شَیْءٍ قُلْتَ حِیْنَ جِئْتَنِیْ قَالَ قُلْتُ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ حَتّٰی لَا یَبْقٰی صَلٰوۃٌ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ حَتّٰی لَا یَبْقٰی بَرَکَۃٌ اَللّٰھُمَّ سَلِّمْ عَلٰی مُحَمَّدٍ حَتّٰی لَا یَبْقٰی سَلَامٌ اَللّٰھُمَّ ارْحَمْ مُحَمَّدًا حَتّٰی لَا یَبْقٰی رَحْمَۃٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اِنِّیْ اَرَی الْمَلٰٓئِکَۃَ قَدْ سَدُّوا الْاُفُقَ۔ (سعادۃ الدارین صفحہ ۶۳)

حضرت زید صحابی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ایک دن حضور اکرم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ ہم باہر نکلے، جب ہم ایک چوراہے پر کھڑے ہوئے تو ایک اعرابی آیا اُس نے سلام عرض کیا، رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے سلام کا جواب دیا۔ پھر فرمایا اے اعرابی جب تو آیا تھا تو تُو نے کیا پڑھا تھا، کیونکہ میں دیکھ رہا ہوں کہ وہاں فرشتوں نے آسمانوں کے کناروں کو بھرا ہوا ہے اعرابی نے عرض کیا حضور (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) میں نے یہ درود پاک پڑھا تھا،

صلی اللہ علی حبیبہ سیدنا محمد وآلہ وسلم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ حَتّٰی لَا تَبْقٰی صَلَاۃٌ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ حَتّٰی لَا تَبْقٰی بَرَکَۃٌ اَللّٰھُمَّ سَلِّمْ عَلٰی مُحَمَّدٍ حَتّٰی لَا یَبْقٰی سَلَامٌ اَللّٰھُمَّ ارْحَمْ مُحَمَّدًا حَتّٰی لَا تَبْقٰی رَحْمَۃٌ۔

حدیث ۳۵ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ خَرَجَ عَلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّیْ رَاَیْتُ الْبَارِحَۃَ عَجَبًا رَاَیْتُ رَجُلًا مِّنْ اُمَّتِیْ یَزْحَفُ عَلَی الصِّرَاطِ مَرَّۃً وَّیَحْبُوْ مَرَّۃً وَّیَتَعَلَّقُ مَرَّۃً فَجَاءَتْہُ صَلَاتُہٗ عَلَیَّ فَاَخَذَتْ بِیَدِہٖ فَاَقَامَتْہُ عَلَی الصِّرَاطِ حَتّٰی جَاوَزَہٗ (القول البدیع ص۱۲۳، سعادۃ الدارین ص۱۹)

حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ سرورِ عالم نورِ مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے تو فرمایا میں نے آج رات عجیب منظر دیکھا، میں نے دیکھا کہ میرا ایک اُمتی پُل صراط پہ سے گزرنے لگا۔ کبھی وہ چلتا ہے، کبھی گرتا ہے، کبھی لٹک جاتا ہے، تو اس کا مجھ پر درُود پاک پڑھا ہوا آیا اور اس اُمتی کا ہاتھ پکڑ کر اسے پُل صراط پر سیدھا کھڑا کر دیا اور پکڑے پکڑے اس کو پار کر دیا۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلَی الْحَبِیْبِ اللَّبِیْبِ الْحَسِیْبِ الْمُجِیْبِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الْکَرِیْمِ الْقَرِیْبِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ یَا رَءُوْفُ یَا مُجِیْبُ۔

مولای صل وسلم دائما ابدا علی حبیبک خیر الخلق کلہم

مشکل جو سر پہ آپڑی تیرے ہی نام سے ٹلی
مشکل کشا ہے تیرا نام تجھ پر درود اور سلام

حدیث ۳۶ اَلصَّلٰوۃُ عَلَیَّ نُوْرٌ لَّکُمْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ عِنْدَ ظُلْمَۃِ الصِّرَاطِ وَمَنْ اَرَادَ اَنْ یُّکْتَالَ لَہٗ بِالْمِکْیَالِ الْاَوْفٰی یَوْمَ الْقِیَامَۃِ فَلْیُکْثِرْ مِنَ الصَّلٰوۃِ عَلَیَّ۔ (سعادۃ الدارین ص۶۸)

اے میری اُمت تمہارا مجھ پر درود پاک پڑھنا قیامت کے دن پل صراط کے اندھیرے میں تمہارے لیے نور ہوگا اور جو شخص یہ چاہے کہ قیامت کے دن اسے اجر کا پیمانہ بھر بھر کر دیا جائے اسے چاہیے کہ وہ مجھ پر درود پاک کی کثرت کرے۔

بر محمدؐ می رسانم صد سلام
آں شفیع مجرماں یوم القیام

صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمْ

حدیث ۳۷ صَلَاتُکُمْ عَلَیَّ مُحْرِزَۃٌ لِّدُعَائِکُمْ وَمَرْضَاۃٌ لِّرَبِّکُمْ وَزَکَاۃٌ اَعْمَالِکُمْ۔ (سعادۃ الدارین ص۶۸)

اے میری اُمت! تمہارا مجھ پر درود پاک پڑھنا تمہاری دعاؤں کا محافظ ہے اور تمہارے لیے رب تعالیٰ کی رضا ہے اور تمہارے اعمال کی طہارت ہے

سلام علیک اے نبیؐ مکرم
مکرم تر از آدم و نسل آدم

صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی حَبِیْبِہِ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْن

صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی حَبِیْبِہٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

حدیث ۳۸ كَانَ لَا يَجْلِسُ بَيْنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ اَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَحَدٌ فَجَاءَ رَجُلٌ يَوْمًا فَاَجْلَسَهٗ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ بَيْنَهُمَا فَتَعَجَّبَ الصَّحَابَةُ مِنْ ذٰلِكَ فَلَمَّا خَرَجَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ هٰذَا يَقُوْلُ فِيْ صَلَاتِهٖ عَلَيَّ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى لَهٗ اَوْ نَحْوُ ذٰلِكَ

(سعادۃ الدارین صـ۴۳)

شاہِ کونین صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم اور حضرت صدیقِ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے درمیان کوئی نہیں بیٹھا کرتا تھا۔ ایک دن ایک شخص آیا تو سرکارِ دو عالم نورِ مجسّم شفیعِ معظّم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم نے اسے اپنے اور صدیقِ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے درمیان بٹھا لیا، اس سے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو تعجب ہوا کہ یہ کون ذی مرتبہ ہے، جب وُہ چلا گیا تو حضور رسُولِ اکرم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا یہ میرا اُمتی ہے جب مجھ پر درُود پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى لَهٗ اَوْ كَمَا قَالَ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ۔

__فائدہ__: اس سے معلوم ہوا کہ حضور رسُول اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ طاقت سے سب کچھ جانتے ہیں اور ہر ایک کے عمل کی خبر رکھتے ہیں، چنانچہ حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی قدس سرہٗ العزیز اپنی

تفسیرِ عزیزی میں زیرِ آیت "وَیَکُونَ الرَّسُولُ عَلَیۡکُمۡ شَهِیۡدًا" تحریر فرماتے ہیں:
تمہارے رسُول قیامت کے دن تم پر اس وجہ سے گواہی دیں گے، کیوں کہ وُہ نُورِ نبوت سے ہر دیندار کے مرتبے کو جانتے ہیں کہ میرا فلاں اُمّتی کس منزل پر پہنچا ہے اور اس کے ایمان کی حقیقت کیا ہے اور کس حجاب کی وجہ سے ترقی نہیں کر سکا۔ لہٰذا وُہ تمہارے گناہوں کو بھی جانتے ہیں اور تمہارے ایمان کے درجات کو بھی جانتے ہیں، تمہارے نیک و بداعمال کو بھی جانتے ہیں اور وُہ ہر کسی کے اخلاص و نفاق کو بھی جانتے ہیں۔ (تفسیر عزیزی فارسی سُورہ بقرہ ص۵۱۸)

اسی لیے عارف رومی قدس سرہٗ نے فرمایا: ؎

درنظر بودش مقامات العباد　　لاجرم نامش خُدا شاہد نہاد

یعنی اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیبِ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو قرآن پاک میں اس لیے شاہد فرمایا ہے کہ ان کی نظر میں ساری اُمّت کے مقامات (درجات) ہیں اس مسئلہ کی تفصیل دیکھنا ہو تو فقیر کے رسالہ "الیواقیت والجواہر" کا مطالعہ کریں

صَلَّی اللّٰہُ عَلَی النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ صَلٰوۃً وَّسَلَامًا عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ۔

حدیث ۳۹ عَنْ سَمُرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ اِذْ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا اَقْرَبُ الْاَعْمَالِ اِلَی اللّٰہِ تَعَالٰی قَالَ صِدْقُ الْحَدِیْثِ وَاَدَاءُ الْاَمَانَةِ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ زِدْنَا قَالَ صَلٰوۃٌ

اللَّيْلِ وَصَوْمُ الْهَوَاجِرِ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰہِ زِدْنَا
قَالَ كَثْرَةُ الذِّكْرِ وَالصَّلَاةُ عَلَيَّ تَنْفِي الْفَقْرَ
قُلْتُ زِدْنَا قَالَ مَنْ اَمَّ قَوْمًا فَلْيُخَفِّفْ فَإِنَّ فِيْهِمُ
الْكَبِيْرَ وَالْعَلِيْلَ وَالصَّغِيْرَ وَذَا الْحَاجَةِ۔

(القول البدیع صلا۱۲۹ ۔ سعادۃ الدارین صلا۱۴)

حضرت سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہم دربارِ نبوت میں حاضر تھے کہ ایک شخص حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) اللہ تعالیٰ کے قریب تر اعمال کیا ہیں؟ فرمایا سچ بولنا اور امانت کا ادا کرنا۔ عرض کیا گیا حضور کچھ اور ارشاد فرمائیے! فرمایا تہجد کی نماز اور گرمیوں کے روزے۔ پھر میں نے عرض کیا حضور کچھ اور ارشاد فرمائیے! فرمایا ذکرِ الٰہی کی کثرت کرنا اور مجھ پر درود پاک پڑھنا تنگدستی کو دور کرتا ہے۔ میں نے عرض کیا کچھ اور ارشاد فرمائیے! فرمایا جو کسی قوم کا امام بنے تو ہلکی نماز پڑھائے ــــ کیوں کہ مقتدیوں میں بوڑھے بھی ہوتے ہیں، بیمار بھی، بچے بھی اور کام کاج والے بھی۔

صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَى النَّبِيِّ الرَّؤُفِ الْاُمِّيِّ الْكَرِيْمِ
وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ۔

حدیث ۴۰ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ فِيْ كِتَابٍ لَمْ تَزَلِ
الْمَلٰئِكَةُ يَسْتَغْفِرُوْنَ لَهٗ مَا دَامَ اِسْمِيْ فِيْ
ذٰلِكَ الْكِتَابِ۔ (سعادۃ الدارین صلا۹۳، نزہۃ الناظرین صلا۳۱)

جس نے کتاب میں مجھ پر درود پاک لکھا، تو جب تک میرا نام (مبارک)

اس کتاب میں رہے گا، فرشتے اس کے لیے استغفار کرتے رہیں گے۔

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ یَاحَبِیْبَ اللّٰہِ۔

حدیث ۴۱ مَنْ كَتَبَ عَنِّیْ عِلْمًا فَكَتَبَ مَعَہٗ صَلَاۃً عَلَیَّ لَمْ یَزَلْ فِیْ اَجْرٍ مَا قُرِئَ ذٰلِكَ الْكِتَابُ

(سعادۃ الدارین صہ ۸۳)

جس شخص نے میری طرف سے کوئی علم کی بات لکھی اور اس کے ساتھ مجھ پر درود پاک لکھ دیا تو جب تک وہ کتاب پڑھی جائے گی اس کو ثواب ملتا رہے گا۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی خَیْرِ الْبَرِیَّۃِ وَسَیِّدِ الْعٰلَمِیْنَ اَفْضَلِ الْخَلْقِ وَرَحْمَۃٍ لِّلْعٰلَمِیْنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَولِیَاءِ اُمَّتِہٖ وَعُلَمَاءِ مِلَّتِہٖ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ

حدیث ۴۲ یَحْشُرُ اللّٰہُ اَصْحَابَ الْحَدِیْثِ وَاَھْلَ الْعِلْمِ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ وَحِبْرُھُمْ خَلُوْقٌ یَفُوْحُ فَیَقِفُوْنَ بَیْنَ یَدَیِ اللّٰہِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی فَیَقُوْلُ لَھُمْ طَالَمَا كُنْتُمْ تُصَلُّوْنَ عَلٰی نَبِیِّیْ اِنْطَلِقُوْا بِھِمْ اِلَی الْجَنَّۃِ۔

(سعادۃ الدارین صہ ۸۵)

قیامت کے دن اللہ تعالیٰ محدثین کرام اور علماء دین کو اٹھائے گا اور ان کی سیاہی مہکتی خوشبو ہوگی، وہ دربارِ الٰہی میں حاضر ہوں گے تو اللہ تعالیٰ ان

سے فرمائے گا تم عرصہ دراز تک میرے حبیب پر درود پاک پڑھتے رہتے تھے۔ فرشتو ان کو جنت میں لے جاؤ۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى اَكْرَمِ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ كُلَّمَا ذَكَرَكَ وَذَكَرَهُ الذَّاكِرُوْنَ وَكُلَّمَا غَفَلَ عَنْ ذِكْرِكَ وَذِكْرِهِ الْغَافِلُوْنَ

حدیث ۴۳ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَشَكَا اِلَيْهِ الْفَقْرَ وَضِيْقَ الْعَيْشِ وَالْمَعَاشِ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلْتَ مَنْزِلَكَ فَسَلِّمْ اِنْ كَانَ فِيْهِ اَحَدٌ اَوْلَمْ يَكُنْ فِيْهِ اَحَدٌ ثُمَّ سَلِّمْ عَلَيَّ وَاقْرَأْ قُلْ هُوَ اللهُ اَحَدٌ مَرَّةً وَاحِدَةً فَفَعَلَ الرَّجُلُ فَاَدَارَ اللهُ عَلَيْهِ الرِّزْقَ حَتّٰى اَفَاضَ عَلٰى جِيْرَانِهٖ وَقَرَابَاتِهٖ۔

القول البدیع ص ۱۲۹، سعادۃ الدارین ص ۹۳

ایک شخص نے دربارِ نبوت میں حاضر ہو کر فقر و فاقہ اور تنگیٔ معاش کی شکایت کی تو اس کو رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا جب تو اپنے گھر میں داخل ہو، تو السلام علیکم کہہ، چاہے کوئی گھر میں ہو یا نہ ہو۔ پھر مجھ پر سلام عرض کرو اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهٗ اور ایک مرتبہ

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَد پڑھ۔ اُس شخص نے ایسا ہی کیا تو اللّٰہ تعالیٰ نے اس پر رزق کو کھول دیا۔ حتیٰ کہ اس کے ہمسایوں اور رشتہ داروں کو بھی اس رزق سے حصّہ پہنچا۔ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّھَاالنَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

حدیث ۴۴ عَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَاَ الْقُرْاٰنَ وَحَمِدَ رَبَّہٗ وَصَلّٰی عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فَقَدِ الْتَمَسَ الْخَیْرَ مِنْ مَظَانِہٖ۔ (القول البدیع ص۱۳۰)

رسولِ اکرم صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس نے قرآن کریم پڑھا اور اپنے ربِ کریم کی حمد کی اور مجھ پر درود پاک پڑھا تو اس نے خیر کو اس کی جگہوں سے ڈھونڈھ لیا۔

مولای صلّ وسلّم دائمًا ابدًا
علٰی حبیبك خیر الخلق کلّھم

حدیث ۴۵ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ فِیْ یَوْمٍ خَمْسِیْنَ مَرَّۃً صَافَحْتُہٗ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ۔ (القول البدیع ص۱۳۶)

رسولِ اکرم صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو مجھ پر دن بھر میں پچاس بار درود پاک پڑھے، قیامت کے دن میں اس سے مصافحہ کروں گا۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلَی النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ

حدیث ۴۶ لِکُلِّ شَیْءٍ طَھَارَۃٌ وَغُسْلٌ وَطَھَارَۃُ قُلُوْبِ الْمُؤْمِنِیْنَ مِنَ الصَّدَاءِ الصَّلٰوۃُ عَلَیَّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی

عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ (القول البدیع ص۱۲۵)

ہر چیز کے لیے طہارت اور غسل ہوتا ہے اور ایمان والوں کے دلوں کی زنگ سے طہارت مجھ پر درود پاک پڑھنا ہے۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ الْكَرِيْمِ
وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ

حدیث ۴۷ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ صَلَاةً كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ قِيْرَاطًا وَالْقِيْرَاطُ مِثْلُ اُحُدٍ۔ (القول البدیع ص۱۱۸)

حضرت مولیٰ علی شیرِ خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا جو مجھ پر ایک بار درود پاک پڑھے اس کے لیے اللہ تعالیٰ ایک قیراط اجر لکھتا ہے اور قیراط اُحد پہاڑ جتنا ہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ حَبِيْبَكَ الْمُجْتَبٰى وَرَسُوْلَكَ الْمُرْتَضٰى وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَ اَهْلِ بَيْتِهٖ اَجْمَعِيْنَ۔

حدیث ۴۸ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ مَنْ اَكْثَرَ الصَّلَاةَ عَلَيَّ فِيْ حَيَاتِهٖ اَمَرَ اللّٰهُ تَعَالٰى جَمِيْعَ الْمَخْلُوْقَاتِ اَنْ يَسْتَغْفِرُوْا لَهٗ عِنْدَ مَمَاتِهٖ۔ (نزہۃ المجالس ج۲)

صَلَّى اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمْ

فرمایا شفیع المذنبین صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم نے جس شخص نے اپنی زندگی میں مجھ پر درود پاک زیادہ پڑھا، اس کی موت کے وقت اللہ تعالیٰ ساری مخلوقات کو فرمائے گا کہ اس بندے کے لیے استغفار کرو، بخشش کی دعائیں کرو۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی حَبِیْبِکَ وَرَسُوْلِکَ وَصَفِیِّکَ وَخَلِیْلِکَ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ بِعَدَدِ رَمْلِ الصَّحَارٰی وَالْقِفَارِ وَبِعَدَدِ اَوْرَاقِ الْاَشْجَارِ وَبِعَدَدِ قَطْرِ الْاَمْطَارِ اِلٰی یَوْمِ الْقَرَارِ۔

حدیث ۴۹ اِنَّ جِبْرَائِیْلَ عَلَیْہِ السَّلَامُ قَالَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی قَدْ اَعْطَاکَ قُبَّۃً فِی الْجَنَّۃِ عَرْضُھَا ثَلَاثُمِائَۃِ عَامٍ قَدْ حَفَّتْھَا رِیَاحُ الْکَرَامَۃِ لَایَدْخُلُھَا اِلَّا مَنْ اَکْثَرَ الصَّلٰوۃَ عَلَیْکَ۔ (نزہۃ المجالس ص۱۱۱)

حضرت جبریل علیہ السلام نے عرض کیا یا رسول اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم اللہ تعالیٰ نے آپ کو جنّت میں ایک قبہ عطا کیا ہے جس کی چوڑائی تین سو سال کی مسافت ہے اور اسے کرامت کی ہواؤں نے گھیر رکھا ہے۔ اس قبہ مبارکہ میں صرف وہی لوگ داخل ہوں گے جو حضور صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کی ذاتِ گرامی پر کثرت سے درود پاک پڑھتے ہیں۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلَی النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ کُلَّمَا

صَلَّى اللهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

ذکرك وذكره الذاكرون وكلما غفل عن

ذكرك وذكره الغافلون

حدیث ۵۰ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ ثَلَاثَةٌ تَحْتَ ظِلِّ عَرْشِ اللهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّهٗ قِيْلَ مَنْ هُمْ يَا رَسُوْلَ اللهِ قَالَ مَنْ فَرَّجَ عَنْ مَكْرُوْبٍ مِنْ اُمَّتِيْ وَاَحْيَا سُنَّتِيْ وَاَكْثَرَ الصَّلَاةَ عَلَيَّ

(القول البدیع صہ۱۲۳ ، سعادۃ الدارین صہ۴۳)

رسولِ اکرم شفیعِ اعظم رحمتِ دو عالم نُورِ مجسّم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم نے نے فرمایا "قیامت کے دن تین شخص عرشِ الٰہی کے سایہ میں ہوں گے جس دن کہ اس کے سایہ کے سو کوئی سایہ نہ ہوگا" صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! (صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم) وہ خوش نصیب کون ہیں؟ فرمایا ایک وُہ جس نے میرے کسی مصیبت زدہ اُمتی کی پریشانی دُور کی، دوسرا وُہ جس نے میری سُنّت کو زندہ کیا، تیسرا وُہ شخص کہ جس نے مجھ پر درُود پاک کی کثرت کی۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى رَسُوْلِكَ الْمُصْطَفٰى نَبِيِّكَ الْمُرْتَضٰى وَعَلٰى آلِهٖ وَصَحَابِهٖ بِعَدَدِ كُلِّ ذَرَّةٍ مِائَةَ اَلْفِ اَلْفِ مَرَّةٍ۔

صلّی اللہ علیٰ نُور کز وشد نُورہا پیدا
زمیں در حُبِّ او ساکن فلک در عشق او شیدا

صَلَّى اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی حَبِیْبِہٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

حدیث ۵۱ اِذَا صَلّٰی اَحَدُکُمْ فَلْیَبْدَأْ بِتَحْمِیْدِ رَبِّہٖ وَالثَّنَاءِ عَلَیْہِ وَیُصَلِّ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ یَدْعُوْ بَعْدُ بِمَا شَآءَ۔ (سعادۃ الدارین ص۴۵)

تم میں سے جو کوئی نماز ادا کرے اسے چاہیے کہ پہلے وُہ ربّ تعالیٰ جلّ جلالہٗ کی حمد و ثنا بیان کرے اس کے بعد دُرود پاک پڑھے پھر جو چاہے دُعا مانگے۔ اس ارشادِ گرامی میں دُعا مانگنے کے آداب سکھائے گئے ہیں جیسے سائل کسی کریم کے دروازے پر مانگنے کے لیے جاتا ہے تو سوال سے پہلے اس کریم کی تعریف کرتا ہے پھر اس کے اہل و عیال کی خیر مانگتا ہے ازاں بعد سوال کرتا ہے بلا تشبیہ جب کوئی اللہ کریم سے دُعا کرنا چاہے اسے چاہیے کہ حمد و ثنا کے بعد دُرود پاک کا وسیلہ پیش کرے تو اللہ تعالیٰ جو نہایت ہی جوّاد و کریم ہے سوالی کے سوال کو رد نہیں کرے گا۔

حدیث ۵۲ اِنَّ لِلّٰہِ سَیَّارَۃً مِّنَ الْمَلٰٓئِکَۃِ اِذَا مَرُّوْا بِحِلَقِ الذِّکْرِ قَالَ بَعْضُھُمْ لِبَعْضٍ اُقْعُدُوْا فَاِذَا دَعَا الْقَوْمُ اٰمَنُوْا عَلٰی دُعَائِھِمْ فَاِذَا صَلَّوْا عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلَّوْا مَعَھُمْ حَتّٰی یَفْرُغُوْا ثُمَّ یَقُوْلُ بَعْضُھُمْ لِبَعْضٍ طُوْبٰی لِھٰٓؤُلَآءِ یَرْجِعُوْنَ مَغْفُوْرًا لَّھُمْ۔ (القول البدیع ص۱۱۱)

رسُولِ اکرم حبیبِ محترم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی طرف سے کچھ فرشتے سیاحت کے لیے مقرر ہیں، جب وُہ ذکر کے حلقے کے پاس

سے گزرتے ہیں تو ایک دُوسرے سے کہتے ہیں بیٹھو بیٹھو اور جب وہ لوگ دعا مانگتے ہیں تو فرشتے آمین کہتے ہیں اور جب لوگ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم پر درُود پاک پڑھتے ہیں تو فرشتے بھی ساتھ ساتھ پڑھتے ہیں اور جب لوگ فارغ ہو جاتے ہیں تو فرشتے ایک دُوسرے سے کہتے ہیں ان لوگوں کے لیے خوشخبری ہے۔ اب یہ اپنے گھروں کو بخشے ہوئے جا رہے ہیں۔

مولای صل وسلم دائما ابدا   علی حبیبک خیر الخلق کلهم

حدیث ۵۳ اِنَّ لِلّٰہِ سَیَّارَۃً مِّنَ الْمَلٰٓئِکَۃِ یَطْلُبُوْنَ حِلَقَ الذِّکْرِ فَاِذَا اَتَوْا عَلَیْہَا حَفُّوْا بِہِمْ ثُمَّ بَعَثُوْا رَائِدَھُمْ اِلَی السَّمَآءِ اِلٰی رَبِّ الْعِزَّۃِ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی فَیَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اَتَیْنَا عَلٰی عِبَادٍ مِّنْ عِبَادِکَ یُعَظِّمُوْنَ اٰلَاءَکَ وَیَتْلُوْنَ کِتَابَکَ وَیُصَلُّوْنَ عَلٰی نَبِیِّکَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ وَیَسْئَلُوْنَکَ لِاٰخِرَتِہِمْ وَدُنْیَاھُمْ فَیَقُوْلُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی غَشُّوْھُمْ رَحْمَتِیْ فَیَقُوْلُوْنَ یَا رَبِّ اِنَّ فِیْہِمْ فُلَانًا الْخَطَّآءَ اِنَّمَا اعْتَنَقَہُمْ اِعْتِنَاقًا فَیَقُوْلُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی غَشُّوْھُمْ رَحْمَتِیْ فَھُمُ الْجُلَسَآءُ لَا یَشْقٰی بِہِمْ جَلِیْسُہُمْ۔ (سعادۃ الدارین)

فرمایا رحمت دو عالم نور مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے کچھ فرشتے مقرر ہیں جو کہ ذکر کے حلقے تلاش کرتے رہتے ہیں۔ پس جب کہ

کسی حلقۂ ذکر پر آتے ہیں تو ان لوگوں کو گھیر لیتے ہیں۔ پھر اپنے میں سے ایک گروہ فرشتوں کو قاصد بنا کر آسمان کی طرف ربّ العزۃ جلّ شانہٗ کے دربار بھیجتے ہیں وُہ فرشتے جا کر عرض کرتے ہیں یا اللہ! ہم تیرے بندوں میں سے کچھ ایسے بندوں کے پاس گئے تھے جو تیرے انعامات کی تعظیم کرتے ہیں، تیری کتاب پڑھتے ہیں اور تیرے نبی کریم محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم پر دُرود پاک بھیجتے ہیں اور تجھ سے اپنی آخرت اور دُنیا کے لیے دُعا کرتے ہیں۔ اس پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ان کو میری رحمت سے ڈھانپ دو، فرشتے عرض کرتے ہیں اے ہمارے ربِّ کریم ان میں فلاں شخص بڑا مجرم اور گناہگار ہے وُہ کسی کام کے لیے آیا تھا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ان کو میری رحمت سے ڈھانپ دو کہ یہ آپس میں مل بیٹھنے والے ایسے لوگ ہیں کہ ان کے پاس بیٹھنے والا کوئی بھی بدنصیب نہیں رہتا۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی حَبِیْبِكَ الْمُکَرَّمِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ۔

حدیث ۵۴ عَنْ عُقْبَۃَ بْنِ عَامِرٍ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ اِنَّ لِلْمَسَاجِدِ اَوْتَادًا جُلَسَائُھُمُ الْمَلٰٓئِکَۃُ اِنْ غَابُوْا فَقَدُوْھُمْ وَاِنْ مَرِضُوْا عَادُوْھُمْ وَاِنْ رَاَوْھُمْ رَحَّبُوْا بِھِمْ وَاِنْ طَلَبُوْا حَاجَۃً اَعَانُوْھُمْ فَاِذَا جَلَسُوْا حَفَّتْ بِھِمُ الْمَلٰٓئِکَۃُ مِنْ لَّدُنْ اَقْدَامِھِمْ اِلٰی عَنَانِ السَّمَآءِ بِاَیْدِیْھِمْ قَرَاطِیْسُ الْفِضَّۃِ وَ

اَقْلَامُ الذَّهَبِ يَكْتُبُوْنَ الصَّلَاةَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَيَقُوْلُوْنَ اُذْكُرُوْا رَحِمَكُمُ اللّٰهُ زِيْدُوْا زَادَكُمُ اللّٰهُ فَاِذَا اسْتَفْتَحُوا الذِّكْرَ فُتِحَتْ لَهُمْ اَبْوَابُ السَّمَآءِ وَاسْتُجِيْبَ لَهُمُ الدُّعَاءُ وَتَطَّلِعُ عَلَيْهِمُ الْحُوْرُ الْعِيْنُ وَاَقْبَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْهِمْ بِوَجْهِهٖ مَا لَمْ يَخُوْضُوْا فِىْ حَدِيْثٍ غَيْرِهٖ وَيَتَفَرَّقُوْا فَاِذَا تَفَرَّقُوْا اَقَامَ الزُّوَّارُ يَلْتَمِسُوْنَ حِلَقَ الذِّكْرِ۔ (القول البدیع ص۱۱۶ سعادۃ الدارین ص۹)

رسولِ اکرم شفیعِ معظم نورِ مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا "کچھ لوگ مسجدوں کے اوتاد ہوتے ہیں، ان کے ہمنشیں فرشتے ہیں کہ اگر وُہ کہیں چلے جائیں تو فرشتے ان کو تلاش کرتے ہیں اور اگر وُہ بیمار ہو جائیں تو فرشتے ان کی بیمار پرسی کرتے ہیں اور جب فرشتے ان کو دیکھتے ہیں تو ان کو مرحبا کہتے ہیں اور اگر وُہ کوئی حاجت طلب کریں تو فرشتے ان کی امداد و اعانت کرتے ہیں اور جب وُہ بیٹھتے ہیں تو فرشتے ان کے قدموں سے لے کر آسمان تک انہیں گھیر لیتے ہیں ان فرشتوں کے ہاتھوں میں چاندی کے کاغذ اور سونے کے قلم ہوتے ہیں جن سے وُہ رسولِ اکرم رُوحِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم پر درُود پاک پڑھنے والوں کا درُود پاک لکھتے ہیں اور وُہ فرشتے کہتے ہیں تم ذکر و درُود پاک زیادہ کرو، تم پر اللہ تعالیٰ زیادہ رحم کرے۔ تم زیادہ پڑھو تمہیں اللہ تعالیٰ زیادہ انعام و اکرام سے نوازے اور جب وُہ ذکر کرتے ہیں تو ان کے لیے آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور

ان کی دُعا قبول کی جاتی ہے اور ان پر خوبصورت آنکھوں والی حوریں جھانکتی ہیں اور اللہ تعالیٰ کی رضا اور رحمتِ خاصہ ان کی طرف متوجہ ہوتی ہے جب تک کہ وہ دُنیا کی باتوں میں نہ مشغول ہو جائیں یا اُٹھ کر نہ چلے جائیں اور جب وُہ چلے جاتے ہیں تو ان کی زیارت کرنے والے وُہ فرشتے بھی اُٹھ جاتے ہیں اور وُہ ذکر کے حلقے تلاش کرنے لگ جاتے ہیں۔

صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَی النَّبِیِّ الاُمِّیِّ الْکَرِیْمِ الاَمِیْن رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَولِیَاءِ اُمَّتِہٖ وَعُلَمَاءِ مِلَّتِہٖ بِعَدَدِ خَلْقِ اللہِ وَزِنَۃِ عَرْشِ اللہِ وَبِعَدَدِ کَلِمَاتِ اللہِ۔

حدیث ۵۵ اِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَا یَقُوْلُ ثُمَّ صَلُّوْا عَلَیَّ فَاِنَّہٗ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ صَلٰوۃً صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ بِہَا عَشْرًا ثُمَّ سَلُوْا اللہَ تَعَالٰی لِیَ الْوَسِیْلَۃَ فَاِنَّہَا مَنْزِلَۃٌ فِی الْجَنَّۃِ لَا تَنْبَغِیْ اِلَّا لِعَبْدٍ مِّنْ عِبَادِ اللہِ تَعَالٰی وَاَرْجُوْ اَنْ اَکُوْنَ ھُوَ اَنَا فَمَنْ سَاَلَ لِیَ الْوَسِیْلَۃَ حَلَّتْ لَہٗ شَفَاعَتِیْ۔ (سعادۃ الدارین صفحہ ۶۰)

جب تم اذان سُنو تو تم بھی ایسے ہی کہو جیسے مؤذّن کہتا ہے، پھر مجھ پر درُود پاک پڑھو، کیونکہ جو مجھ پر ایک مرتبہ درُود پاک پڑھے اللہ تعالیٰ اس پر اس درُود پاک کے بدلے دس رحمتیں نازل فرماتا ہے۔ پھر میرے لیے اللہ تعالیٰ سے وسیلہ کی

دُعا کرو، کیونکہ وسیلہ جنت میں ایک مکان ہے وہ صرف اور صرف ایک ہی بندے کے لیے بنایا گیا ہے اور میں اُمید رکھتا ہوں کہ وہ اللہ تعالیٰ کا بندہ میں ہی ہوں، لہٰذا جو شخص میرے لیے اللہ تعالیٰ سے وسیلہ کی دُعا کرے گا وہ میری شفاعت سے نصیب یافتہ ہوگا۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی حَبِیْبِکَ شفیع المذنبین وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ۔

فائدہ: علامہ دینوری اور علامہ نمیری رحمہما اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ حضرت یوسف بن اسباط نے فرمایا مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ جب اذان ہو اور بندہ یہ دُعا نہ پڑھے اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذہ الدعوۃ المستمعۃ المستجاب لہا صلّ علٰی سَیّدنا مُحَمَّدٍ وعلٰی آل سَیّدنا مُحَمَّدٍ وزوجنا من الحور العین تو جنت کی حوریں کہتی ہیں کہ یہ بندہ ہمارے بارے میں کتنا بے رغبت ہے۔

(سعادۃ الدارین ص۵۶)

حدیث ۵۶ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ اَکْثَرُکُمْ عَلَیَّ صَلٰوۃً اَکْثَرُکُمْ اَزْوَاجًا فِی الْجَنَّۃِ۔

(القول البدیع ص۱۲۳، سعادۃ الدارین ص۵۹، دلائل الخیرات ص۱۰، کانپوری کشف الغمہ ص۳)

نبی کریم رؤف و رحیم علیہ التحیہ والثناء والتسلیم نے فرمایا اے میری اُمت تم میں سے جو مجھ پر درود پاک زیادہ پڑھے گا اس کو جنت میں حوریں زیادہ دی جائیں گی۔ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارِکْ وَسَلَّمْ۔

حدیث ۵۷ اَکْثِرُوا الصَّلٰوۃَ عَلَیَّ فِی اللَّیْلَۃِ الْغَرَّاءِ وَالْیَوْمِ الْاَزْھَرِ فَاِنَّ صَلٰوتَکُمْ تُعْرَضُ عَلَیَّ

(جامع صغیر ص ۵۴ ج اول)

فرمایا احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے جمعہ کی چمکتی دمکتی رات میں اور جمعہ کے چمکتے دمکتے دن میں مجھ پر درود پاک کی کثرت کرو، کیونکہ تمہارا درود پاک مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وبارک وسلم

حدیث ۵۸ اَکْثِرُوا الصَّلٰوۃَ عَلَیَّ فِیْ یَوْمِ الْجُمُعَۃِ فَاِنَّہٗ یَوْمٌ مَّشْھُوْدٌ تَشْھَدُہُ الْمَلٰئِکَۃُ وَاِنَّ اَحَدًا لَّنْ یُّصَلِّیَ عَلَیَّ اِلَّا عُرِضَتْ عَلَیَّ صَلٰوتُہٗ حَتّٰی یَفْرُغَ مِنْھَا۔

(جامع صغیر ص ۵۴ ج اول)

فرمایا کہ مجھ پر جمعہ کے دن درود پاک کی کثرت کرو، کیونکہ یہ دن مشہود ہے، اس دن میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور بیشک تم میں سے کوئی جب درود پاک پڑھتا ہے تو اس کے درود پاک سے فارغ ہونے سے پہلے اس کا درود پاک میرے دربار میں پہنچ جاتا ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی رَسُوْلِکَ الْمَبْعُوْثِ رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ۔

صَلَّى اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

حدیث ۵۹ اَکْثِرُوْا مِنَ الصَّلَاۃِ عَلَیَّ فِیْ کُلِّ یَوْمِ جُمُعَۃٍ فَاِنَّ صَلَاۃَ اُمَّتِیْ تُعْرَضُ عَلَیَّ کُلَّ یَوْمِ جُمُعَۃٍ فَمَنْ کَانَ اَکْثَرَھُمْ عَلَیَّ صَلَاۃً کَانَ اَقْرَبَھُمْ مِنِّیْ مَنْزِلَۃً۔ (جامع صغیر ص۸۴ ج۱)

اے میری اُمّت! مجھ پر ہر جُمعہ کے دن درُود پاک کی کثرت کرو، کیوں کہ میری اُمّت کا درُود پاک مجھ پر ہر جُمعہ کے روز پیش ہوتا ہے، لہٰذا جس نے مجھ پر درُود پاک زیادہ پڑھا ہوگا اس کی منزل مجھ سے زیادہ قریب ہوگی۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی رَسُوْلِکَ الْمُصْطَفٰی وَنَبِیِّکَ الْمُجْتَبٰی وَحَبِیْبِکَ الْمُرْتَضٰی وَعَلٰی اٰلِہٖ واصحابہٖ کلما ذکرک وذکرہ الذاکرون وکلما غفل عن ذکرک وذکرہ الغافلون

حدیث ۶۰ اَکْثِرُوْا مِنَ الصَّلَاۃِ عَلَیَّ فِیْ یَوْمِ الْجُمُعَۃِ وَلَیْلَۃِ الْجُمُعَۃِ فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِکَ کُنْتُ لَہٗ شَھِیْدًا وَّشَافِعًا یَّوْمَ الْقِیَامَۃِ۔ (جامع صغیر ص۵۴ ج۱)

میری اُمّت مجھ پر جُمعہ کے دن اور جُمعہ کی رات کو درُود پاک کی کثرت کرو کیونکہ جو ایسا کرے گا قیامت کے دن میں اس کا گواہ اور شفیع (شفاعت کرنیوالا) ہوں گا۔

بر محمّد می رسانم صد سلام | آں شفیع مجرماں یوم القیام
ہر کہ باشد عامل صلوا مدام | آتشِ دوزخ شود بروے حرام

صلی اللہ علی حبیبہ سیدنا محمد و آلہ وسلم

حدیث ۶۱ اِذَا کَانَ یَوْمُ الْخَمِیْسِ بَعَثَ اللّٰهُ مَلٰٓئِکَتَهٗ مَعَهُمْ صُحُفٌ مِنْ فِضَّةٍ وَاَقْلَامٌ مِنْ ذَهَبٍ یَکْتُبُوْنَ یَوْمَ الْخَمِیْسِ وَ لَیْلَةَ الْجُمُعَةِ اَکْثَرَ النَّاسِ صَلَاةً عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ۔ (سعادۃ الدارین ص۵۷)

رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا جب جمعرات کا دن آتا ہے اللہ تعالیٰ فرشتے بھیجتا ہے جن کے پاس چاندی کے کاغذ اور سونے کے قلم ہوتے ھیں، وہ لکھتے ہیں کہ کون جمعرات اور جمعہ کی رات کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم پر زیادہ سے زیادہ دُرود پاک پڑھتا ہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وبارک عَلٰی حَبِیْبِكَ الْمُصْطَفٰی وَرَسُوْلِكَ المرتضٰی وَعَلٰی آلِهٖ وَ ازواجہ الطاہرات المطہرات امہات المؤمنین بعدد کل ذرۃ مائۃ الف الف مرۃ۔

حدیث ۶۲ اِذَا کَانَ یَوْمُ الْجُمُعَةِ وَلَیْلَةُ الْجُمُعَةِ فَاَکْثِرُوا الصَّلَاةَ عَلَیَّ۔ (سعادۃ الدارین ص۵۷)

جب جُمعہ کا دن اور جُمعہ کی رات آئے تو تم مجھ پر دُرود پاک کی کثرت کرو

مولای صل وسلم دائما ابدا علی حبیبك خیر الخلق کلهم

حدیث ۶۳ عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ

صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی حَبِیْبِہٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ

وَآلِہٖ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ مِائَۃَ مَرَّۃٍ جَآءَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ وَمَعَہٗ نُوْرٌ لَوْ قُسِمَ ذٰلِكَ النُّوْرُ بَیْنَ الْخَلَائِقِ کُلِّھِمْ لَوَسِعَھُمْ ۔

(دلائل الخیرات کانپوری ص۳۱)

حضرت مولیٰ علی شیرِ خدا مشکل کشا (باذن اللہ) رضی اللہ تعالیٰ عنہ وکرم اللہ وجہہُ الکریم سے مروی ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم نے فرمایا جو شخص جُمعہ کے دن سو بار محمد پر درُود شریف پڑھے، جب وہ قیامت کے دن آئے گا تو اُس کے ساتھ ایسا نُور ہو گا کہ اگر ساری مخلوق میں تقسیم کر دیا جائے تو وُہ سب کو کافی ہو۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ شَفِیْعِ الْمُذْنِبِیْنَ رَحْمَۃٍ لِّلْعٰلَمِیْنَ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ ۔

حدیث ۶۴ اِنَّ اَقْرَبَکُمْ مِنِّیْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ فِیْ کُلِّ مَوْطِنٍ اَکْثَرُکُمْ عَلَیَّ صَلَاۃً فِی الدُّنْیَا مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ فِیْ یَوْمِ الْجُمُعَۃِ وَلَیْلَۃِ الْجُمُعَۃِ قَضَی اللّٰہُ لَہٗ مِائَۃَ حَاجَۃٍ سَبْعِیْنَ مِنْ حَوَائِجِ الْاٰخِرَۃِ وَثَلَاثِیْنَ مِنْ حَوَائِجِ الدُّنْیَا ثُمَّ یُوَکِّلُ اللّٰہُ بِذٰلِكَ مَلَکًا یُدْخِلُہٗ فِیْ قَبْرِیْ کَمَا تُدْخَلُ عَلَیْکُمُ الْھَدَایَا یُخْبِرُنِیْ بِمَنْ صَلّٰی عَلَیَّ بِاِسْمِہٖ وَنَسَبِہٖ اِلٰی عَشِیْرَتِہٖ فَاُثْبِتُہٗ عِنْدِیْ

صلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ سیدنا محمد وآلہ وسلم

فِی صَحِیفَۃٍ بَیضَآءَ (سعادۃ الدارین ص۸۰)

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا روزِ قیامت تم میں سے ہر مقام اور ہر جگہ میرے زیادہ قریب وُہ ہوگا جس نے تم میں سے مجھ پر درُود پاک کی کثرت کی ہوگی اور تم میں سے جو جُمعہ کے دن اور جُمعہ کی رات مجھ پر درُود پاک پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کی ۱۰۰ حاجتیں پُوری فرمائے گا۔ ۷۰ حاجتیں آخرت کی اور ۳۰ دنیا کی۔ پھر اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ مقرر کرتا ہے جو کہ اس درُود پاک کو لے کر میرے دربار میں حاضر ہوتا ہے جیسے تمہارے پاس ہدیے آتے ہیں اور وُہ فرشتہ عرض کرتا ہے حضور یہ درُود پاک کا ہدیہ فلاں اُمتی نے جو فلاں کا بیٹا فلاں قبیلے کا ہے، اس نے بھیجا ہے، تو میں اس درُود پاک کو نُور کے سفید صحیفے میں محفوظ کر لیتا ہوں۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی حَبِیْبِکَ النَّبِیِّ الْمُخْتَارِ سَیِّدِ الْاَبْرَارِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَ اَھْلِ بَیْتِہٖ اَجْمَعِیْنَ۔

حدیث ۶۵ اِنَّ لِلّٰہِ مَلٰٓئِکَۃً خُلِقُوْا مِنَ النُّوْرِ لَا یَھْبِطُوْنَ اِلَّا لَیْلَۃَ الْجُمُعَۃِ وَیَوْمَ الْجُمُعَۃِ بِاَیْدِیْھِمْ اَقْلَامٌ مِّنْ ذَھَبٍ وَّدُوِیٌّ مِّنْ فِضَّۃٍ وَّقَرَاطِیْسُ مِنْ نُّوْرٍ لَا یَکْتُبُوْنَ اِلَّا الصَّلٰوۃَ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ۔ (سعادۃ الدارین ص۸۰)

حضرت مولیٰ علی شیرِ خدا کرم اللہ تعالیٰ وجہہُ الکریم نے فرمایا کچھ نُوری فرشتے وُہ ہیں جو صرف جمعہ کی رات اور جُمعہ کے دن زمین پر اُترتے ہیں اور ان کے

ہاتھوں میں سونے کے قلم، چاندی کی دواتیں اور نور کے کاغذ ہوتے ہیں وہ صرف نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود پاک پڑھنے والوں کا درود پاک لکھتے ہیں۔ صَلَّی اللّٰہُ تعالیٰ عَلَی النَّبِیِّ الاُمِّی الکَرِیْمِ الاَمِیْنِ وَعَلٰی آلِہٖ واَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْن۔

حدیث ۶۶ مِنْ اَفْضَلِ اَیَّامِکُمْ یَوْمُ الْجُمُعَۃِ فِیْہِ خُلِقَ اٰدَمُ وَفِیْہِ قُبِضَ وَفِیْہِ النَّفْخَۃُ وَفِیْہِ الصَّعْقَۃُ فَاَکْثِرُوْا فِیْہِ مِنَ الصَّلٰوۃِ عَلَیَّ فَاِنَّ صَلٰوتَکُمْ مَعْرُوْضَۃٌ عَلَیَّ قَالُوْا یَارَسُوْلَ اللّٰہِ وَکَیْفَ تُعْرَضُ صَلٰوتُنَا عَلَیْکَ وَقَدْ اَرِمْتَ یَعْنِیْ بَلِیْتَ قَالَ اِنَّ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ حَرَّمَ عَلَی الْاَرْضِ اَنْ تَاْکُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِیَاءِ۔ (سعادۃ الدارین ص۴۳)

تمہارے دنوں میں سے افضل دن جمعہ کا ہے۔ اسی دن میں آدم علیہ السلام کی تخلیق ہوئی اور اسی دن میں ان کا وصال ہوا۔ اسی دن قیامت ہوگی۔ اسی دن مخلوق پر بے ہوشی وارد ہوگی، للہٰذا تم اس دن میں مجھ پر درود پاک کی کثرت کرو کیونکہ تمہارا درود پاک میرے دربار میں پیش کیا جاتا ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا یارسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) کیسے حضور کے دربار میں درود پاک پیش ہوگا، حالانکہ انسان قبر میں جاکر بوسیدہ ہوجاتا ہے تو سرورِ انبیاء محبوبِ کبریا، صلوٰۃ اللہ تعالیٰ وسلامہ علیہ وعلیہم اجمعین نے فرمایا بیشک اللہ تعالیٰ نے انبیاء کرام کے اجسام مبارکہ کا کھانا زمین پر حرام کردیا ہے (یعنی انبیاء کے جسم پاک

صحیح وسلامت رہتے ہیں) لہٰذا تمہارا درود پاک میرے وصال کے بعد بھی میرے دربار میں اسی طرح پیش کیا جائے گا۔

صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی علی النّبی الامی الکریم الامین وَعَلٰی آلہٖ واصحابہ اجمعین۔

حدیث ۶۷ مَنْ صَلّٰی صَلَاۃَ الْعَصْرِ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ فَقَالَ قَبْلَ اَنْ یَقُوْمَ مِنْ مَکَانِہٖ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی آلِہٖ وَسَلِّمْ تَسْلِیْمًا ثَمَانِیْنَ مَرَّۃً غُفِرَتْ لَہٗ ذُنُوْبُ ثَمَانِیْنَ عَامًا وَ کُتِبَ لَہٗ عِبَادَۃُ ثَمَانِیْنَ سَنَۃً۔ (سعادۃ الدارین، ص۸۲)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جس نے جمعہ کے دن نمازِ عصر پڑھ کر اسی جگہ بیٹھے ہوئے اسّی بار یہ درود پاک پڑھا اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی آلِہٖ وَسَلِّمْ تَسْلِیْمًا۔ تو اس کے اسّی سال کے گناہ بخش دیے جائیں گے اور اس کے نامۂ اعمال میں اسّی سال کی عبادت کا ثواب لکھا جاتا ہے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی حَبِیْبِکَ وَرَسُوْلِکَ وَنَبِیِّکَ النُّوْرِ الْمَکْنُوْنِ وَالسِّرِّ الْمَخْزُوْنِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ۔

حدیث ۶۸ اِنَّ لِلّٰہِ تَعَالٰی مَلَکًا اَعْطَاہُ سَمْعَ الْعِبَادِ فَلَیْسَ مِنْ اَحَدٍ یُصَلِّیْ عَلَیَّ اِلَّا اَبْلَغَنِیْهَا وَاِنِّیْ سَاَلْتُ رَبِّیْ اَنْ لَا یُصَلِّیَ عَلَیَّ عَبْدٌ صَلٰوۃً اِلَّا صَلّٰی عَلَیْہِ عَشْرَ اَمْثَالِهَا۔ (جامع صغیر صفحہ ۹۴ ج ۱)

بے شک اللہ تعالیٰ کا ایک فرشتہ ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے سب لوگوں کی آواز سننے کی طاقت عطا فرمائی ہے۔ لہٰذا جب کوئی بندہ مجھ پر درود پاک پڑھتا ہے تو وہ فرشتہ درود پاک میرے دربار میں پہنچا دیتا ہے اور میں نے اپنے رب کریم سے سوال کیا ہے کہ مولا کریم جو بندہ مجھ پر ایک بار درود پاک پڑھے تو اس پر دس رحمتیں نازل فرما۔ (القول البدیع صفحہ ۱۱۲)

مَوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

اس حدیث پاک سے فرشتوں کے دور دراز سے سن لینے کی صفت کا ثبوت ملتا ہے اور اس سے بعض کاملین نے سیدِ دو عالم نورِ مجسّم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کے دور دراز مسافت سے سن لینے کا استنباط فرمایا ہے۔ چنانچہ حضرت

صلی اللہ علیٰ حبیبہ سیدنا محمد وآلہ وسلم

شیرِ ربانی میاں شیر محمد صاحب شرقپوری قدس سرہٗ العزیز نے فرمایا :

"اگر اللہ تعالیٰ فرشتوں کو دُور دراز سے سُننے اور پہچاننے کی طاقت عطا فرما سکتا ہے تو کیا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے کان مُبارک دُور سے سُننے والے نہیں بنا سکتا ؟" (انقلابِ حقیقت ص۴۸)

دُور و نزدیک سے سُننے والے وُہ کان
کانِ لعلِ کرامت پہ لاکھوں سلام

اور مندرجہ ذیل احادیثِ مُبارکہ بھی اس پر شاہدِ عدل ہیں۔

حدیث ۷۹ عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ اَکْثِرُوا الصَّلٰوۃَ عَلَیَّ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ فَاِنَّہٗ یَوْمٌ مَشْھُوْدٌ تَشْھَدُہُ الْمَلٰئِکَۃُ لَیْسَ مِنْ عَبْدٍ یُصَلِّیْ عَلَیَّ اِلَّا بَلَغَنِیْ صَوْتُہٗ حَیْثُ کَانَ قُلْنَا وَبَعْدَ وَفَاتِکَ قَالَ وَبَعْدَ وَفَاتِیْ اِنَّ اللّٰہَ حَرَّمَ عَلَی الْاَرْضِ اَنْ تَاْکُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِیَاءِ۔

(جلاء الافہام ابنِ قیم تلمیذ ابنِ تیمیہ ص۶۳)

حضرت ابو درداء صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ حضرت رسُول اکرم شفیعِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا مجھ پر ہر جُمعہ کے دن درُود پاک کی کثرت کرو، کیونکہ یہ یومِ مشہود ہے، اس میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں۔ جو بندہ مجھ پر درُود پاک پڑھے اس کی آواز مجھ تک پہنچ جاتی ہے، وُہ بندہ جہاں

بھی ہو۔ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) کیا آپ کے وصال شریف کے بعد بھی آپ تک درود پاک پڑھنے والوں کی آواز پہنچے گی فرمایا ہاں بعد وصال بھی سنوں گا، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے زمین پر انبیاء کرام علیہم السلام کے اجسامِ مبارکہ حرام کر دیے ہیں یعنی ہمیشہ صحیح و سالم رہتے ہیں۔

صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَی النَّبِیِّ الامی الکریم الامین وعلی آلِہٖ واصحابہٖ اجمعین۔

سلامٌ علیک اے زِ آبائے علوی — بصورت مؤخر معنیٰ مقدم
سلامٌ علیک اے زِ اسمائے حسنیٰ — جمال تو آئینہ اسمِ اعظم

حدیث ۷۰ قِيْلَ لِرَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اَرَاَيْتَ صَلَاةَ الْمُصَلِّيْنَ عَلَيْكَ مِمَّنْ غَابَ عَنْكَ وَمَنْ يَّاْتِيْ بَعْدَكَ مَاحَالُهُمَا عِنْدَكَ فَقَالَ اَسْمَعُ صَلَاةَ اَهْلِ مَحَبَّتِيْ وَاَعْرِفُهُمْ وَتُعْرَضُ عَلَيَّ صَلَاةُ غَيْرِهِمْ عَرْضًا۔ (دلائل الخیرات کانپوری ص۱۰)

رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا گیا یا رسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) یہ فرمائیے جو لوگ آپ پر درود پاک پڑھتے ہیں اور یہاں موجود نہیں ہیں اور وہ لوگ جو حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے وصال شریف کے بعد آئیں گے ایسے لوگوں کے درود پاک کے متعلق حضور کا کیا ارشاد ہے؟ تو فرمایا محبت والوں کا درود پاک میں خود سنتا ہوں اور دوسرے لوگوں کا درود پاک میرے دربار میں پیش کیا جاتا ہے۔

صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَی النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ۔

حدیث ۱۷ عَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّہٗ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللہِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ اللہَ تَعَالٰی وَعَدَنِیْ اِذَا مِتُّ اَنْ یُّسْمِعَنِیْ صَلَاۃَ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ وَاَنَا فِی الْمَدِیْنَۃِ وَاُمَّتِیْ فِیْ مَشَارِقِ الْاَرْضِ وَمَغَارِبِھَا وَقَالَ یَا اَبَا اُمَامَۃَ اِنَّ اللہَ یَجْعَلُ الدُّنْیَا کُلَّھَا فِیْ قَبْرِیْ وَجَمِیْعَ مَا خَلَقَ اللہُ اَسْمَعُہٗ وَاَنْظُرُ اِلَیْہِ فَکُلُّ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ صَلَاۃً وَّاحِدَۃً صَلَّی اللہُ بِھَا عَشْرًا وَمَنْ صَلّٰی عَلَیَّ عَشْرًا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ مِائَۃً۔ (درۃ الناصحین صفحہ ۲۲۵)

سیدنا ابوامامہ صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کو فرماتے سُنا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ سے وعدہ کیا ہے جب میرا وصال ہوگا تو وہ مجھے ہر ایک درود پاک پڑھنے والے کا درود پاک سُنائے گا، حالانکہ میں مدینہ منورہ میں ہوں گا اور میری اُمت مشرق و مغرب میں ہوگی۔ اور فرمایا اے ابوامامہ اللہ تعالیٰ ساری دُنیا کو میرے روضہ مقدسہ میں کر دے گا اور میں ساری مخلوق کو دیکھتا ہوں گا اور ان کی آوازیں سُن لوں گا اور جو مجھ پر ایک بار درود پاک پڑھے اللہ تعالیٰ اس ایک درود پاک کے بدلے

میں اس پر دس رحمتیں نازل فرمائے گا اور جو مجھ پر دس بار درود پاک پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس پر سو رحمتیں نازل فرمائے گا۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وبارک وَسَلِّمْ علی الحبیب المختار وَالنَّبِیِّ الامی سَیِّد الابرار وَعَلٰی آلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ اُولی الایدی والابصار۔

اس مسئلہ کی تفصیل و وضاحت درکار ہو تو فقیر کا رسالہ "الیواقیت والجواھر" کا مطالعہ کریں۔

حدیث ۷۲ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ اَکْثِرُوْا مِنَ الصَّلٰوۃِ عَلَیَّ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ وَلَیْلَۃَ الْجُمُعَۃِ فَاِنَّ فِیْ سَائِرِ الْاَیَّامِ تُبَلِّغُنِیْ الْمَلٰئِکَۃُ صَلَاتَکُمْ اِلَّا لَیْلَۃَ الْجُمُعَۃِ وَیَوْمَ الْجُمُعَۃِ فَاِنِّیْ اَسْمَعُ صَلَاتِیْ مِمَّنْ یُصَلِّیْ عَلَیَّ بِاُذُنِیْ۔ (نزہۃ المجالس ج ۲)

رسولِ اکرم شفیعِ اعظم سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم مجھ پر جمعہ کے دن اور جمعہ کی رات کو درود پاک کی کثرت کرو، کیونکہ باقی دنوں میں فرشتے تمہارا درود پاک پہنچاتے رہتے ہیں مگر جمعہ کے دن اور جمعہ کی رات جو مجھ پر درود پاک پڑھتے ہیں میں اس کو اپنے کانوں سے سنتا ہوں۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلَی النَّبِیِّ الامی الکریم الامین وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ کما تحب و ترضی

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

فالحمد للہ رب العلمین ۔

تیری عطا عطائے حق
تیری رضا رضائے حق
وحیِ خدا ہے تیرا کلام
تجھ پہ درود اور سلام

درودِ پاک نہ پڑھنے کی وعید،

حدیث ۳۷ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ مَنْ نَسِیَ الصَّلٰوۃَ عَلَیَّ خَطِئَ طَرِیْقَ الْجَنَّۃِ

(القول البدیع ص۱۴۲)

سیدنا ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے کہ رسولِ اکرم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کے راستہ سے ہٹ گیا۔ صلی اللہ علی النبی الامی الکریم الامین وعلیٰ آلہ واصحابہ اجمعین۔

یُؤْمَرُ بِاَقْوَامٍ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ اِلَی الْجَنَّۃِ فَیَخْطِئُوْنَ الطَّرِیْقَ فَقِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَلِمَ ذٰلِکَ قَالَ سَمِعُوْا بِاِسْمِیْ وَلَمْ یُصَلُّوْا عَلَیَّ۔ (نزہۃ المجالس ص۱۰۱)

کچھ لوگوں کو قیامت کے دن جنت جانے کا حکم ہوگا، لیکن وہ جنت کا راستہ بھول جائیں گے۔ عرض کی گئی یا رسول اللہ! (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) وہ کون لوگ

ہیں اور کیوں راستہ بھول جائینگے ، فرمایا یہ وہ لوگ ہوں گے جنہوں نے میرا نام پاک سُنا اور مجھ پر درود پاک نہ پڑھا۔

حدیث ۷۴ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَنْ نَسِیَ الصَّلٰوةَ عَلَیَّ نَسِیَ وَفِیْ رِوَایَةٍ خَطِیَٔ طَرِیْقَ الْجَنَّةِ۔ (القول البدیع صفحہ ۱۴۰)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا، وہ جنّت کا راستہ بھول گیا۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم۔

فائدہ: درود پاک بھول جانے سے مراد درود پاک نہ پڑھنا ہے، خصوصاً جبکہ سیدِ عالم نورِ مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کا نامِ نامی اسمِ گرامی سُنے اور جنّت کا راستہ بھول جانے سے مراد یہ ہے کہ اگر وہ دیگر اعمالِ صالحہ کی بدولت جنّت کا حقدار بھی ہو گیا تو وہ جنّت جاتے ہوئے بھٹکتا پھرے گا، اسے جنّت کا راستہ نہ مل سکے گا۔ (معاذ اللہ تعالیٰ) واللہ تعالیٰ اعلم! اس کی وضاحت میں بعض احادیثِ مبارکہ بھی ہیں جو کہ آئندہ اسی باب میں مذکور ہوں گی۔

حدیث ۷۵ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَلْبَخِیْلُ مَنْ ذُکِرْتُ عِنْدَهٗ فَلَمْ یُصَلِّ عَلَیَّ

(رواہ الترمذی مشکوٰۃ شریف صفحہ ۸۶)

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا بخیل وُہ ہے کہ جس کے پاس میرا

ذکر ہوا اور اس نے مجھ پر درود پاک نہ پڑھا۔

صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَی النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی

آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ۔

حدیث ۷۶ عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا قَالَتْ قَالَ

رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ لَا یَرٰی

وَجْھِیْ ثَلَاثَۃُ اَنْفُسٍ اَلْعَاقُّ لِوَالِدَیْہِ وَتَارِکُ

سُنَّتِیْ وَمَنْ لَّمْ یُصَلِّ عَلَیَّ اِذَا ذُکِرْتُ بَیْنَ یَدَیْہِ

(القول البدیع صہ ۱۵۱)

ام المومنین حبیبۂ حبیب رب العلمین الصدیقہ بنت الصدیق رضی اللہ عنہما سے ہے کہ رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تین ایسے شخص ہیں جو میری زیارت سے محروم رہیں گے (العیاذ باللہ تعالیٰ) ۱۔ اپنے والدین کا نافرمان ۲۔ میری سُنّت کا تارک، ۳۔ جس کے سامنے میرا ذکر ہوا اور اس نے مجھ پہ درود پاک نہ پڑھا۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی حَبِیْبِکَ الْمُصْطَفٰی

وَرَسُوْلِکَ الْمُرْتَضٰی وَنَبِیِّکَ الْمُجْتَبٰی وَعَلٰی آلِہٖ

وَاَصْحَابِہٖ کُلَّمَا ذَکَرَکَ وَذَکَرَہُ الذّٰکِرُوْنَ

وَکُلَّمَا غَفَلَ عَنْ ذِکْرِکَ وَذِکْرِہِ الْغٰفِلُوْنَ

حدیث ۷۷ عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ

رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ مَا

اجْتَمَعَ قَوْمٌ ثُمَّ تَفَرَّقُوْا عَنْ ذِکْرِ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ

ذکر ہوا اور اس نے مجھ پر دُرود پاک نہ پڑھا۔

صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَی النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی
آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ۔

حدیث ۷۶ عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا قَالَتْ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ لَا یَرٰی
وَجْھِیْ ثَلَاثَۃُ اَنْفُسٍ اَلْعَاقُّ لِوَالِدَیْہِ وَتَارِکُ
سُنَّتِیْ وَمَنْ لَمْ یُصَلِّ عَلَیَّ اِذَا ذُکِرْتُ بَیْنَ یَدَیْہِ

(القول البدیع صـ ۱۵۱)

ام المومنین حبیبۂ حبیب ربّ العٰلمین الصدیقہ بنت الصدیق رضی اللہ عنہما سے ہے کہ رسولِ اکرم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا تین ایسے شخص ہیں جو میری زیارت سے محروم رہیں گے (العیاذ باللہ تعالیٰ) ۱۔ اپنے والدین کا نافرمان ۲۔ میری سُنّت کا تارک، ۳۔ جس کے سامنے میرا ذکر ہوا اور اس نے مجھ پہ دُرود پاک نہ پڑھا۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی حَبِیْبِکَ الْمُصْطَفٰی
وَرَسُوْلِکَ الْمُرْتَضٰی وَنَبِیِّکَ الْمُجْتَبٰی وَعَلٰی آلِہٖ
وَاَصْحَابِہٖ کُلَّمَا ذَکَرَکَ وَذَکَرَہُ الذَّاکِرُوْنَ
وَکُلَّمَا غَفَلَ عَنْ ذِکْرِکَ وَذِکْرِہِ الْغٰفِلُوْنَ

حدیث ۷۷ عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ مَا
اجْتَمَعَ قَوْمٌ ثُمَّ تَفَرَّقُوْا عَنْ ذِکْرِ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ

صلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ محمد وآلہ وسلم

وَصَلاَۃٍ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ اِلَّا قَامُوْا عَنْ اَنْتَنِ جِیْفَۃٍ۔ (القول البدیع ص۱۴۵)

سیدنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم نے جب کوئی قوم (لوگ) جمع ہوتے ہیں پھر اُٹھ جاتے ہیں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہیں نہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم پہ درود پاک پڑھتے ہیں تو وُہ یوں اُٹھے جیسے بدبودار مردار کھا کر اُٹھے۔ (العیاذ باللہ تعالیٰ)

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلَی النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ دَائِمًا اَبَدًا۔

حدیث ۷۸ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَجْلِسُ قَوْمٌ مَجْلِسًا لَا یُصَلُّوْنَ فِیْہِ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ اِلَّا کَانَ عَلَیْھِمْ حَسْرَۃٌ وَاِنْ دَخَلُوا الْجَنَّۃَ لِمَا یَرَوْنَ مِنَ الثَّوَابِ۔ (القول البدیع ص۱۴۵)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے کہ فرمایا مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم نے جو لوگ کسی مجلس میں بیٹھتے ہیں اور اس میں نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم پر درود پاک نہیں پڑھتے تو وُہ اگرچہ جنت میں داخل ہوگئے لیکن ان پر حسرت طاری ہوگی۔ وُہ حسرت کھائیں گے جب وُہ جزا کو دیکھیں گے۔

صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَی النَّبِیِّ الَّذِیْ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ

وَعَلٰی آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِیْن

حدیث ۷۹ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت میں ہے:

اِلَّا کَانَ عَلَیْهِمْ مِنَ اللّٰهِ تِرَةٌ یَوْمَ الْقِیَامَةِ
فَاِنْ شَآءَ عَذَّبَهُمْ وَاِنْ شَآءَ غَفَرَ لَهُمْ

(القول البدیع ص۱۴۹)

جو لوگ کسی مجلس میں بیٹھتے ہیں اور اس میں نہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہیں، نہ سیدِ عالم نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم پر درود پاک پڑھتے ہیں ان کو قیامت کے دن نقصان ہوگا پھر اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو ان کو عذاب دے چاہے بخش دے۔ صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی سَیِّدِنَا حَبِیْبِ رَبِّ الْعٰلَمِیْن وَعَلٰی آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّم۔

حدیث ۸۰ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَلَا اُنَبِّئُکُمْ بِاَبْخَلِ الْبُخَلَاءِ اَلَا اُنَبِّئُکُمْ بِاَعْجَزِ النَّاسِ مَنْ ذُکِرْتُ عِنْدَهٗ فَلَمْ یُصَلِّ عَلَیَّ۔ (القول البدیع ۱۴۷)

میں تمہیں بتاؤں کہ بخیلوں میں سب سے بڑا بخیل کون ہے اور لوگوں میں عاجز ترین کون ہے؟ وہ، وہ ہے کہ جس کے پاس میرا ذکرِ پاک ہو اور وہ مجھ پر درود پاک نہ پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ کلما ذکرك وذکره الذاکرون وکلما غفل عن ذکرك وذکره الغفلون۔

وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْن

حدیث ۷۹ سیدنا ابوہریرہ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ کی روایت میں ہے:

اِلَّا کَانَ عَلَیْھِمْ مِنَ اللّٰہِ تِرَۃٌ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ فَاِنْ شَآءَ عَذَّبَھُمْ وَاِنْ شَآءَ غَفَرَ لَھُمْ

(القول البدیع ص۱۴۹)

جو لوگ کسی مجلس میں بیٹھتے ہیں اور اس میں نہ اللّٰہ تعالٰی کا ذکر کرتے ہیں، نہ سیدِ عالم نبی اکرم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم پر درود پاک پڑھتے ہیں ان کو قیامت کے دن نقصان ہوگا پھر اگر اللّٰہ تعالٰی چاہے تو ان کو عذاب دے چاہے بخش دے۔ صَلَّی اللہُ عَلٰی سَیِّدِنَا حَبِیْبِ رَبِّ الْعٰلَمِیْن وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّم۔

حدیث ۸۰ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَلَا اُنَبِّئُکُمْ بِاَبْخَلِ الْبُخَلَاءِ اَلَا اُنَبِّئُکُمْ بِاَعْجَزِ النَّاسِ مَنْ ذُکِرْتُ عِنْدَہٗ فَلَمْ یُصَلِّ عَلَیَّ۔ (القول البدیع ۱۴۷)

میں تمہیں بتاؤں کہ بخیلوں میں سب سے بڑا بخیل کون ہے اور لوگوں میں عاجز ترین کون ہے؟ وہ، وہ ہے کہ جس کے پاس میرا ذکرِ پاک ہو اور وہ مجھ پر درود پاک نہ پڑھے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ کلما ذکرك وذکرہ الذاکرون وکلما غفل عن ذکرك وذکرہ الغٰفلون۔

حدیث ۸۱ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ جَرَادٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ ذُکِرْتُ عِنْدَہٗ فَلَمْ یُصَلِّ عَلَیَّ دَخَلَ النَّارَ۔ (القول البدیع ص۱۴۶)

جس کے پاس میرا ذکر ہو اور اس نے مجھ پر دُرود پاک نہ پڑھا وُہ دوزخ جائیگا۔ (معاذ اللّٰہ تعالیٰ) صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَی النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ۔

حدیث ۸۲ مِنَ الْجَفَاءِ اَنْ اُذْکَرَ عِنْدَ رَجُلٍ فَلَا یُصَلِّیْ عَلَیَّ۔ (القول البدیع ص۱۴۷)

یہ جفا ہے کہ میرا کسی بندے کے پاس ذکر ہو اور وُہ مجھ پر دُرود پاک نہ پڑھے۔

مَوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّہِمِ

حدیث ۸۳ عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ مَنْ ذُکِرْتُ عِنْدَہٗ فَلَمْ یُصَلِّ عَلَیَّ فَقَدْ شَقِیَ۔ (القول البدیع ص۱۴۵)

جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اس نے مجھ پر دُرود پاک نہ پڑھا وُہ بدبخت ہے۔ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی حَبِیْبِہٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلِّمْ۔

حدیث ۸۴ عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ

النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ رَقِیَ الْمِنْبَرَ فَلَمَّا رَقِیَ الدَّرَجَۃَ الْاُوْلٰی قَالَ آمِیْنَ ثُمَّ رَقِیَ الثَّانِیَۃَ فَقَالَ آمِیْنَ ثُمَّ رَقِیَ الثَّالِثَۃَ فَقَالَ آمِیْنَ فَقَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ سَمِعْنَاکَ تَقُوْلُ آمِیْنَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَ لَمَّا رَقِیْتُ الدَّرَجَۃَ الْاُوْلٰی جَاءَنِیْ جِبْرِیْلُ (عَلَیْہِ السَّلَام) فَقَالَ شَقِیَ عَبْدٌ اَدْرَکَ رَمَضَانَ فَانْسَلَخَ مِنْہُ وَلَمْ یُغْفَرْ لَہٗ فَقُلْتُ آمِیْنَ ثُمَّ قَالَ شَقِیَ عَبْدٌ ذُکِرْتَ عِنْدَہٗ فَلَمْ یُصَلِّ عَلَیْکَ فَقُلْتُ آمِیْنَ ثُمَّ قَالَ شَقِیَ عَبْدٌ اَدْرَکَ وَالِدَیْہِ اَوْ اَحَدَھُمَا فَلَمْ یُدْخِلَاہُ الْجَنَّۃَ فَقُلْتُ آمِیْنَ[1]

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم منبر پر جلوہ افروز ہوئے۔ پہلی سیڑھی پر رونق افروز ہوئے تو فرمایا آمین یوں ہی دُوسری اور تیسری سیڑھی پر آمین کہی۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کی حضور اس تین بار آمین کہنے کا کیا سبب ہوا تو فرمایا جب میں پہلی سیڑھی پر چڑھا تو جبریل علیہ السلام حاضر ہوئے اور عرض کیا بدبخت ہوا وُہ شخص کہ جس نے رمضان المبارک پایا پھر رمضان المبارک نکل گیا اور وُہ بخشا نہ گیا۔ میں نے کہا آمین! دُوسرا بدبخت وُہ شخص ہے جس نے اپنی زندگی میں والدین کو یا ایک کو پایا اور انہوں نے (خدمت کے سبب) اُسے جنت میں نہ پہنچایا (یعنی وُہ ان کی خدمت کرکے جنت حاصل نہ کرسکا) میں نے کہا آمین! تیسرا وُہ شخص بدبخت ہے جس کے

---

[1] رواہ البخاری، القول البدیع صفحہ ۱۳۲

پاس آپ کا ذکرِ پاک ہوا اور اس نے آپ پر درود پاک نہ پڑھا، تو میں نے کہا آمین۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی حَبِیْبِکَ وَرَسُوْلِکَ وَنَبِیِّکَ وَ عَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ بَعْدَ رَمَلِ الصَّحَارٰی والقفار و بعدد اوراق النباتات والاشجار و بعدد قطر الامطار۔

حدیث ۸۵ اَنَّ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا کَانَتْ تَخِیْطُ شَیْئًا فِیْ وَقْتِ السَّحَرِ فَضَلَّتِ الْاِبْرَۃُ وَطُفِیئَ السِّرَاجُ فَدَخَلَ عَلَیْھَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فَاَضَاءَ الْبَیْتُ بِضَوْئِہٖ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ وَوُجِدَتِ الْاِبْرَۃُ فَقَالَتْ مَا اَضْوَءَ وَجْھَکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ وَیْلٌ لِّمَنْ لَّا یَرَانِیْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ قَالَتْ وَمَنْ لَّا یَرَاکَ قَالَ الْبَخِیْلُ قَالَتْ وَمَنِ الْبَخِیْلُ قَالَ الَّذِیْ لَا یُصَلِّیْ عَلَیَّ اِذْ سَمِعَ بِاِسْمِیْ۔ (القول البدیع ص۱۲۰، نزہۃ الناظرین ص۳۰)

اُمّ المؤمنین محبوبۂ محبوب رب العٰلمین العفیفۃ العلیمۃ الزاہدۃ الصدیقۃ العائشۃ بنت الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہما سحری کے وقت کچھ سی رہی تھیں تو سوئی گر گئی اور چراغ بجھ گیا۔ پس اچانک حضور نبی کریم نورِ مجسّم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم تشریف لے آئے تو آپ کے چہرۂ انور کی ضیا سے سارا گھر روشن ہو گیا حتیٰ کہ سوئی مل گئی۔ اس پر اُمّ المؤمنین رضی اللہ عنہا نے عرض کیا حضور آپ کا چہرۂ انور کتنا روشن

ہے تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا ویل (ہلاکت) ہے اس بندے کے لیے جو مجھے قیامت کے دن نہ دیکھ سکے گا۔ عرض کیا یارسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم) وہ کون ہے جو حضور کو نہ دیکھ سکے گا، فرمایا وہ بخیل ہے۔ عرض کی بخیل کون ہے؟ فرمایا جس نے میرا نام مبارک سُنا اور مجھ پر درود پاک نہ پڑھا

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ الْكَرِيْمِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ۔

حدیث ۸۶ مَرَّ رَجُلٌ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ وَمَعَهٗ ظَبْيَةٌ قَدِ اصْطَادَهَا فَاَنْطَقَ اللّٰهُ سُبْحَانَهُ الَّذِيْ اَنْطَقَ كُلَّ شَيْءٍ الظَّبْيَةَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ لِيْ اَوْلَادًا وَاَنَا اُرْضِعُهُمْ وَاِنَّهُمْ الْاٰنَ جِيَاعٌ فَاْمُرْ هٰذَا اَنْ يُّخَلِّيَنِيْ حَتّٰى اَذْهَبَ فَاُرْضِعَ اَوْلَادِيْ وَاَعُوْدَ قَالَ فَاِنْ لَّمْ تَعُوْدِيْ قَالَتْ اِنْ لَّمْ اَعُدْ فَلَعَنَنِيَ اللّٰهُ كَمَنْ تُذْكَرُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَلَا يُصَلِّيْ عَلَيْكَ اَوْ كُنْتُ كَمَنْ صَلّٰى وَلَمْ يَدْعُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اَطْلِقْهَا وَاَنَا ضَامِنُهَا فَذَهَبَتِ الظَّبْيَةُ ثُمَّ عَادَتْ فَنَزَلَ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اللّٰهُ يُقْرِئُكَ السَّلَامَ وَيَقُوْلُ وَعِزَّتِيْ وَجَلَالِيْ اَنَا اَرْحَمُ بِاُمَّتِكَ مِنْ هٰذِهٖ

صلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ محمد وآلہٖ وسلم

الظَّبْيَةِ بِأَوْلَادِهَا وَأَنَا أَرَدُّهُمْ إِلَيْكَ كَمَا رَجَعَتِ الظَّبْيَةُ إِلَيْكَ ۔ (القول البدیع ص۱۴۸)

نزہۃ المجالس میں اتنا زیادہ ہے" فَاَطْلَقَهَا وَاَسْلَمَ یعنی اس شکاری نے اس ہرنی کو چھوڑ دیا اور وہ مسلمان ہوگیا۔

ایک شخص نے ایک ہرنی شکار کی اور وہ اسے پکڑ کر جا رہا تھا۔ جب نبیِ رحمت شفیقِ اُمّت مرجعِ خلائق صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کے پاس سے گزرا تو اللہ تعالیٰ نے اسے قوّت گویائی عطا فرما دی تو ہرنی نے عرض کیا یا رسول اللہ! (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم) میرے چھوٹے چھوٹے بچے دُودھ پیتے ہیں اور اس وقت وہ بھوکے ہیں، لہٰذا آپ شکاری کو ارشاد فرمائیں کہ وہ مجھے چھوڑ دے میں بچوں کو دُودھ پلا کر واپس آجاؤں گی۔ شاہِ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا اگر تو واپس نہ آئی تو پھر؟ ہرنی نے جواب دیا اگر میں واپس نہ آؤں تو مجھ پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو جیسے اس شخص پر لعنت ہوتی ہے جس کے سامنے آپ کا ذکرِ پاک ہو اور وہ آپ پر درُود پاک نہ پڑھے یا جیسی لعنت اس شخص پر ہوتی ہے جو نماز پڑھے اور پھر دُعا نہ مانگے۔ پھر سرکارِ دو عالم شفیعِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم نے اس شکاری کو حکم دیا کہ اسے چھوڑ دے اور میں اس کا ضامن ہوں۔ اس نے ہرنی کو چھوڑ دیا۔ ہرنی بچوں کو دُودھ پلا کر واپس آگئی۔ پھر جبرئیل علیہ السلام بارگاہِ نبوت میں حاضر ہوگئے اور عرض کی یا حبیب اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم! اللہ تعالیٰ سلام فرماتا ہے اور یہ ارشاد فرماتا ہے مجھے اپنی عزت اور جلال کی قسم میں آپ کی اُمّت کے ساتھ اس سے بھی زیادہ مہربان ہوں جیسے کہ اس ہرنی کو اپنی اولاد کے

ساتھ شفقت ہے اور میں آپ کی اُمت کو آپ کی طرف لوٹاؤں گا جیسے کہ یہ ہرنی آپ کی طرف لوٹ کر آتی ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّم وَبَارِكْ عَلَى النَّبِيِّ الامی الکریم الامین وَعَلٰی آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اجمعین کلما ذکرك وَذکرہ الذاکرون وَکلما غفل عن ذکرك وَذکرہ الغٰفلون۔

حدیث ۸۷ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ كُلُّ اَمْرٍ ذِىْ بَالٍ لَا يُبْدَاُ فِيْهِ بِذِكْرِ اللّٰهِ ثُمَّ بِالصَّلٰوةِ عَلَيَّ فَهُوَ اَقْطَعُ اَكْتَعُ۔ (مطالع المسرات)

رسولِ اکرم شفیع اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہر بامقصد کام جو بغیر اللہ تعالیٰ کے ذکر اور بغیر درود پاک کے شروع کیا جائے وہ بے برکت ہے اور خیر سے کٹا ہوا ہے۔

مَوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا　　عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

حدیث ۸۸ كُلُّ كَلَامٍ لَا يُذْكَرُ اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْهِ فَيُبْدَاُ بِهٖ وَبِالصَّلٰوةِ عَلَيَّ فَهُوَ اَقْطَعُ مَمْحُوْقٌ مِنْ كُلِّ بَرَكَةٍ۔ (مطالع المسرات ص۶)

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے کہ ہر وہ کلام جس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ ہو، بغیر ذکرِ الٰہی اور بغیر درود پاک پڑھے شروع کر دیا جائے وہ دُم کٹا ہے وہ ہر برکت سے خالی ہے۔ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى حَبِيْبِهٖ اَطْيَبِ الطَّيِّبِيْن

صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی حَبِیْبِہٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

اطہر الطاہرین وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ فَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔

فائدہ : فقیر پُرتقصیر نے "تذکرۃ الواعظین" میں یہ ارشادِ گرامی پڑھا تھا اے ابُوہریرہ! جس بستی والے روزانہ مجھ پر سو بار بھی درُود پاک نہ پڑھیں تو اس بستی سے بھاگ جا، کیونکہ اس بستی پر عذاب آنے والا ہے۔ اوکما قال،

وَاللہُ تَعَالٰی الموفق لما یحب ویرضٰی ۔

حدیث ۸۹ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا الْقَبْرُ رَوْضَۃٌ مِّنْ رِیَاضِ الْجَنَّۃِ اَوْحُفْرَۃٌ مِّنْ حُفَرِ النَّارِ ۔ رواہ الترمذی عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ (مشکوٰۃ۔)

سیدنا ابُوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قبر یا تو جنّت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے یا دوزخ کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا ہے۔

حضرت خواجہ احمد بن ادریس رحمۃ اللہ علیہ کا ایک مرید مکہ مکرمہ میں فوت ہُوا اور اس کو جنّت المعلیٰ میں دفن کر دیا گیا جب دفن کیا تو وہاں ایک بزرگ صاحب کشف بھی تھے انہوں نے کشف کی نظر سے دیکھا کہ حضرت ملک الموت علیہ السّلام اس مرنیوالے کی قبر میں جنّت سے فرش لا رہے ہیں کبھی جنّت سے قندیلیں لا رہے ہیں، اور حضرت مَلک الموت علیہ السّلام نے خود قبر میں فرش بچھایا قندیلیں نصب کیں اور قبر تا حدِ نظر کُھل گئی اور جب صاحب کشف نے یہ منظر دیکھا تو دل میں رشک پیدا ہُوا کہ کاش مجھے بھی اللہ تعالیٰ ایسی ہی قبر نصیب کرے اتنا دل میں خیال آنا تھا کہ حضرت ملک الموت نے اس صاحبِ کشف کی طرف دیکھا اور فرمایا یہ کونسی مشکل بات

ہے جو مومن بھی وُہ درُود پاک پڑھے جو شیخ احمد بن ادریس کی طرف منسوب ہے اسے اللہ تعالیٰ ایسی ہی قبر عطا کرے گا اور وُہ درُود پاک یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بنور وجه الله العظيم الذی ملاء اركان عرش الله العظيم وقامت به عوالم الله العظيم ان تصلی علی مولانا مُحَمَّدٍ ذی القدر العظيم وعلیٰ آل نبی الله العظيم بقدرة عظمة ذات الله العظيم فی كل لمحة ونفس عدد ما فی علم الله العظيم صَلَاةً دائمة بدوام الله العظيم تعظيما لحقك يامولانا (يا حبيب الله) يا ذا الخلق العظيم وَسَلِّمْ عَلَيْهِ وَعَلٰی آلِهٖ مثل ذٰلك واجمع بينی وبينه كما جمعت بين الروح والنفس ظاهرا وباطنا يقظة ومناما واجعله يارب روحا لذاتی من جميع الوجوه فی الدنيا قبل الآخرة ياعظيم۔

(جامع کرامات الاولیاء ص۵۷۹ جلدا)

نوٹ: اگر کسی کو مندرجہ بالا درُود پاک یاد نہ ہو تو وُہ جو بھی درُود پاک محبت سے پڑھیگا اللہ تعالیٰ اس کو اپنے فضل و کرم سے مندرجہ بالا انعام عطا کرے گا کیوں کہ جتنے بھی درُود پاک بزرگانِ دین سے مروی ہیں وُہ برکت و عظمت سے خالی نہیں بلکہ ہر درُود پاک پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے اَن گنت اور بیشمار انعامات ہیں اور اللہ تعالیٰ ہر اس مومن کو جو اس کے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن کے ساتھ وابستہ ہو جائے اسے محرُوم نہیں کرتا۔ اِنَّ اللهَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْر۔ وَهُوَ حَسْبُنَا وَنِعْمَ الْوَكِيْل وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ الْعَلِیِّ الْعَظِيْم۔ وَصَلَّى اللهُ تَعَالٰی عَلٰی حَبِيْبِهٖ سَيِّدِ الْعٰلَمِيْن وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْن۔

متفرّق

حدیث ۹۰ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مَنْ عَسُرَتْ عَلَیْہِ حَاجَۃٌ فَلْیُکْثِرْ مِنَ الصَّلٰوۃِ عَلَیَّ فَاِنَّھَا تَکْشِفُ الْھُمُوْمَ وَالْغُمُوْمَ وَالْکُرُوْبَ وَتُکْثِرُ الْاَرْزَاقَ وَتَقْضِی الْحَوَائِجَ۔

(دلائل الخیرات کانپوری ص ۱۳، نزہۃ الناظرین ص ۳۱)

جو شخص کسی پریشانی میں مبتلا ہو وُہ مجھ پر دُرود پاک کی کثرت کرے، کیونکہ دُرود پاک پریشانیوں، دُکھوں اور مصیبتوں کو لے جاتا ہے، رزق بڑھاتا ہے اور حاجتیں برلاتا ہے۔ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی حَبِیْبِہٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ۔

حدیث ۹۱ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ اِنَّ الدُّعَاءَ مَوْقُوْفٌ بَیْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ لَا یَصْعَدُ مِنْہُ شَیْءٌ حَتّٰی تُصَلِّیَ عَلٰی نَبِیِّکَ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ۔

(رواہ الترمذی، مشکوٰۃ شریف ص ۸۷)

سیدنا عُمر فاروق رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا دُعا زمین و آسمان کے درمیان روک دی جاتی ہے جب تک تو حبیبِ خدا صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہٖ وسلّم پر

درود پاک نہ پڑھے اُوپر نہیں جاسکتی۔

وصلّی اللہ علیٰ نورٍ کزو شد نور ہا پیدا زمیں در حبِّ او ساکن عرش در عشق او شیدا

حدیث ۹۲ عَنْ بَعْضِ الصَّحَابَةِ رِضْوَانُ اللّٰهِ تَعَالٰى اَجْمَعِيْنَ اَنَّهٗ قَالَ مَا مِنْ مَجْلِسٍ يُصَلّٰى فِيْهِ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِلَّا قَامَتْ مِنْهُ رَائِحَةٌ طَيِّبَةٌ حَتّٰى تَبْلُغَ عَنَانَ السَّمَآءِ فَتَقُوْلُ الْمَلٰٓئِكَةُ هٰذَا مَجْلِسٌ صُلِّيَ فِيْهِ عَلٰى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ۔

(دلائل الخیرات ص۱۳، سعادۃ الدارین ص۱۳۳)

بعض صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے فرمایا جس مجلس میں سیدالعٰلمین رحمۃ للعٰلمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم پر درود پاک پڑھا جاتا ہے اس مجلس سے ایک نہایت پاکیزہ خوشبو مہکتی ہے جو کہ آسمانوں کی بلندیوں تک جاتی ہے۔ اس پاکیزہ خوشبو کو جب فرشتے محسوس کرتے ہیں تو کہتے ہیں زمین پر کسی مجلس میں رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم پر درود پاک پڑھا جارہا ہے۔ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَوْلِيَاءِ اُمَّتِهٖ وَعُلَمَاءِ مِلَّتِهٖ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ۔ فَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔

اس حدیث پاک کی شرح میں بعض عشاق نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم اطیب الطیبین اور اطہر الطاہرین ہیں، لہٰذا جب کسی مجلس میں حضور کا ذکر شریف ہوتا ہے اور درود پاک پڑھا جاتا ہے تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

کی خوشبوئے مبارک کی وجہ سے وُہ مجلس معطّر ہو جاتی ہے اور اس کی خوشبو آسمانوں تک پہنچتی ہے اور اولیائے کرام جنہوں نے ملکوت کا مشاہدہ کیا ہے وُہ بھی اس پاکیزہ خوشبو کا ادراک کر لیتے ہیں جیسے کہ فرشتے کر لیتے ہیں اور بعض اولیاء کاملین جب اللہ تعالٰی کا اور اس کے پیارے حبیبِ پاک صاحبِ لولاک صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا ذکرِ پاک کرتے ہیں تو ان کے سینہ سے ایسی خوشبو مہکتی ہے جو کہ کستوری اور عنبر سے بھی بہترین ہوتی ہے لیکن ہمارے ذوق و وجدان دُنیا کی حرص و ہوا کی وجہ سے بدل چکے ہیں، اس لیے ہم اس نعمت سے محروم ہیں جیسے کہ وُہ مریض جس کو صفرا کے غلبے کی وجہ سے ہر میٹھی چیز کڑوی معلوم ہوتی ہے، تو وُہ کڑواہٹ اس میٹھی چیز میں نہیں بلکہ مریض میں موجود ہے۔ یوں ہی یہ حجاب بھی ہماری طرف سے ہماری غفلت کی وجہ سے ہے۔ (سعادت الدارین ص۱۴۳)

بلغ العلٰی بکمالہ کشف الدجٰی بجمالہ
حسنت جمیع خصالہ صلوا علیہ وآلہ

حدیث ۹۳ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنْ رَسُوْلِ اللہِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ اَیُّمَا رَجُلٍ مُّسْلِمٍ لَمْ تَکُنْ عِنْدَہٗ صَدَقَۃٌ فَلْیَقُلْ فِیْ دُعَائِہٖ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَرَسُوْلِکَ وَصَلِّ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمٰتِ فَاِنَّھَا زَکٰوۃٌ وَقَالَ لَا یَشْبَعُ الْمُؤْمِنُ خَیْرًا حَتّٰی

تَکُوْنَ مُنْتَہَاہُ الْجَنَّۃُ۔ (القول البدیع ص۱۲۴، الترغیب ص۵۱۱ ج ۲)

رسولِ اکرم رُوحِ عالم شفیعِ معظم نُورِ مجسم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا جس مُسلمان کے پاس کوئی چیز ایسی نہ ہو کہ وُہ صدقہ کر سکے، تو وُہ یوں کہے،

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ وَصَلِّ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمٰتِ۔

تو یہ اس کا صدقہ (زکوٰۃ) ہوگا اور فرمایا مومن نیکی سے سیر نہیں ہوتا حتّٰی کہ جنّت پہنچ جائے۔

صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی حَبِیْبِہٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلَّمَ

حدیث ۹۴ رُوِیَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ لِعَائِشَۃَ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا یَا عَائِشَۃُ لَا تَنَامِیْ حَتّٰی تَعْمَلِیْ اَرْبَعَۃَ اَشْیَاءَ حَتّٰی تَخْتِمِی الْقُرْاٰنَ وَحَتّٰی تَجْعَلِی الْاَنْبِیَاءَ لَكِ شُفَعَاءَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ وَحَتّٰی تَجْعَلِی الْمُسْلِمِیْنَ رَاضِیْنَ عَنْكِ وَحَتّٰی تَجْعَلِیْ حَجَّۃً وَّعُمْرَۃً فَدَخَلَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ فِی الصَّلٰوۃِ فَبَقِیْتُ عَلٰی فِرَاشِیْ حَتّٰی اَتَمَّ الصَّلٰوۃَ فَلَمَّا اَتَمَّھَا قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللہِ فِدَاكَ اَبِیْ وَاُمِّیْ اَمَرْتَنِیْ بِاَرْبَعَۃِ اَشْیَاءَ لَا اَقْدِرُ فِیْ ھٰذِہٖ

صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

السَّاعَۃِ اَنْ اَفْعَلَهَا فَتَبَسَّمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ وَقَالَ اِذَا قَرَاْتِ قُلْ هُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ ثَلَاثًا فَکَاَنَّکِ خَتَمْتِ الْقُرْاٰنَ وَاِذَا صَلَّیْتِ عَلَیَّ وَعَلَی الْاَنْبِیَآءِ مِنْ قَبْلِیْ فَقَدْ صِرْنَا لَکِ شُفَعَآءَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ وَاِذَا اسْتَغْفَرْتِ لِلْمُؤْمِنِیْنَ یَرْضَوْنَ عَنْکِ وَاِذَا قُلْتِ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ فَقَدْ حَجَجْتِ وَاعْتَمَرْتِ۔ (درۃ الناصحین مصری عربی صہ ۸۹)

سیدنا سرورِ دو عالم فخرِ آدم و بنی آدم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے عائشہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) سونے سے پہلے چار کام کر لیا کرو۔ سونے سے پہلے قرآن کریم ختم کیا کرو اور انبیاء کرام علیہم السلام کو اپنے قیامت کے دن کے لیے شفیع بنالو اور مسلمانوں کو اپنے سے راضی کرلو اور ایک حج و عمرہ کرلو۔ یہ فرما کر حضرت مصطفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے نماز کی نیت باندھ لی سیدتنا ام المومنین صدیقہ بنت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ھیں جب حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں، آپ نے مجھے اس وقت چار کام کرنے کا حکم دیا ہے جو کہ میں اس قلیل وقت میں نہیں کر سکتی تو حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے تبسم فرمایا اور فرمایا اے عائشہ! جب تو قل ہو اللہ تین مرتبہ پڑھ لے گی تو تُو نے گویا قرآن کریم ختم کرلیا، جب تو مجھ پر اور مجھ سے پہلے

نبیوں پر درود پاک پڑھے گی تو ہم سب تیرے لیے قیامت کے دن شفیع ہونگے
اور جب تو مومنوں کے لیے استغفار کرے گی تو وہ سب تجھ سے راضی ہو جائیں گے
اور جب تو کہے گی سُبحان اللہ والحمد للہ ولا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر، تو تُو نے حج وعمرہ کرلیا۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی حَبِیْبِكَ الْمُكَرَّمِ وَرَسُوْلِكَ الْمُحْتَرَمِ
وَنَبِیِّكَ الْمُعَظَّمِ وَعَلٰی آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

حدیث ۹۵ اَنَا اَوَّلُ النَّاسِ خُرُوْجًا اِذَا بُعِثُوْا وَاَنَا
قَائِدُهُمْ اِذَا جُمِعُوْا وَاَنَا خَطِیْبُهُمْ اِذَا صَمِتُوْا
وَاَنَا شَفِیْعُهُمْ اِذَا حُوْسِبُوْا وَاَنَا مُبَشِّرُهُمْ اِذَا
اَیِسُوْا وَاللِّوَاءُ الْكَرِیْمُ یَوْمَئِذٍ بِیَدِیْ وَمَفَاتِیْحُ
الْجِنَانِ بِیَدِیْ وَاَنَا اَكْرَمُ وَلَدِ آدَمَ عَلٰی رَبِّیْ
وَلَا فَخْرَ یَطُوْفُ عَلَیَّ اَلْفُ خَادِمٍ كَاَنَّهُمْ لُؤْلُؤٌ
مَّكْنُوْنٌ وَمَا مِنْ دُعَاءٍ اِلَّا بَیْنَهٗ وَبَیْنَ السَّمَاءِ
حِجَابٌ حَتّٰی یُصَلّٰی عَلَیَّ فَاِذَا صُلِّیَ عَلَیَّ انْخَرَقَ
الْحِجَابُ وَصَعِدَ الدُّعَاءُ۔ (سعادۃ الدارین صـ ۹۲)

رسُول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب لوگ قبروں سے نکلیں
گے، تو میں سب سے پہلے نکلوں گا اور جب لوگ جمع ہوں گے، تو میں ان کا قائد
ہوں گا اور جب سب خاموش ہو جائیں گے، تو میں ان کا خطیب ہوں گا اور جب
لوگ حساب کے لیے پیش ہوں گے، تو میں ان کا شفیع ہوں گا اور جب سب ناامید
ہوں گے، تو میں ان کو خوشخبری سناؤں گا اور کرامت کا جھنڈا اُس دن میرے ہاتھ

میں ہوگا اور جنت کی چابیاں میرے ہاتھ میں ہوں گی اور میری عزت دربارِ الٰہی میں سب بنی آدم سے زیادہ ہوگی اور میں فخر سے نہیں کہتا، میرے گرداگرد ہزار خادم پھریں گے جیسے کہ وُہ موتی ہیں چھپاتے ہوئے اور کوئی دُعا نہیں مگر اس کے اور آسمان کے درمیان ایک حجاب (پردہ - رکاوٹ) ہے، تا وقیتکہ مجھ پر درُود پاک پڑھ لیا جائے اور جب مجھ پر درُود پاک پڑھ لیا جائے تو وُہ پردہ پھٹ جاتا ہے اور دُعا اُوپر کی طرف قبولیت کے لیے چڑھ جاتی ہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى حَبِيْبِكَ مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلِّمْ۔

مَوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

حدیث ۹۶ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ لَا تَجْعَلُوْنِیْ كَقَدَحِ الرَّاكِبِ قِیْلَ وَمَا قَدَحُ الرَّاكِبِ قَالَ اِنَّ الْمُسَافِرَ اِذَا فَرَغَ مِنْ حَاجَةٍ صَبَّ فِیْ قَدَحِهٖ مَآءً فَاِنْ كَانَ اِلَیْهِ حَاجَةٌ تَوَضَّاَ مِنْهُ اَوْ شَرِبَهٗ وَاِلَّا اَهْرَقَهٗ اِجْعَلُوْنِیْ فِیْ اَوَّلِ الدُّعَآءِ وَاَوْسَطِهٖ وَاٰخِرِهٖ۔

(سعادۃ الدارین صہ ۴۳)

رسُولِ اکرم شفیعِ اعظم رحمتِ دو عالم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا تم مجھے مسافر کے پیالے کی طرح نہ بنالو۔ دربارِ نبوت میں عرض کیا گیا حضور مسافر کا

پیالہ کیسے ہوتا ہے تو حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا مسافر جب ضروریات سے فارغ ہوتا ہے تو وُہ اس پیالہ میں پانی ڈال دیتا ہے، زاں بعد اگر اسے ضرورت محسوس ہوئی تو اس سے پانی پی لیا، ورنہ پانی کو گرا دیتا ہے۔ تم ایسا نہ کرو، بلکہ جب دُعا مانگو تو اس کے شروع میں بھی مجھے رکھو اور درمیان میں اور آخر میں بھی۔ صَلَّى اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ الْكَرِيْمِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ

فائدہ: جب ربّ العٰلمین سے دُعا مانگو تو بغیر وسیلہ کے نہ مانگو، بلکہ بار بار اس کے دربار میں اس کے پیارے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کا وسیلہ پیش کرو اور درود پاک پڑھو۔

ہر کہ سازد وردِ جاں صلِّ علیٰ   حاجت دارین او گردد روا

حدیث ۹۷ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِذَا سَئَلْتُمُ اللّٰهَ حَاجَةً فَابْدَؤُا بِالصَّلٰوةِ عَلَيَّ فَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى اَكْرَمُ مِنْ اَنْ يُّسْئَلَ حَاجَتَيْنِ فَيَقْضِيَ اَحَدَهُمَا وَيَرُدَّ الْاُخْرٰى۔ (نزہۃ المجالس ج ۲)

رسولِ خدا سیدالانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم سے مروی ہے کہ جب تم اللہ تعالیٰ سے دُعا مانگو، تو پہلے دُرود پاک پڑھو، کیونکہ اللہ تعالیٰ کریم ہے۔ اس کے کرم سے یہ بات بعید تر ہے کہ اس سے دو دُعائیں مانگی جائیں تو وُہ ایک کو قبول کرلے اور دُوسری کو رَدّ کر دے۔

فائدہ: دُرود پاک بھی دُعا ہے اور بزرگانِ دین کا یہ فیصلہ ہے کہ ہر عبادت مقبول بھی ہو سکتی ہے اور مردود بھی سوا دُرود پاک کے کہ دُرود پاک کبھی

رد نہیں ہوتا، توجب درود پاک دعا کے ساتھ مل جائے گا تو اللہ کریم و رحیم کے کرم و فضل سے یہ امید نہ رکھو کہ وہ درود پاک کو دعا سے الگ کر کے اسے تو قبول کر لے اور دوسری دعا کو رد کر دے، بلکہ درود پاک کی برکت سے وہ دعا بھی قبول ہو جاتی ہے، اگرچہ اس کا اثر و انجام کسی بھی رنگ میں ظاہر ہو۔

اَللّٰهُمَّ ربنا لك الحمد حمدا كثيرا طيبا مباركا فيه اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى رَسُولِكَ المصطفٰى وَنبيك المُجتبٰى وَحَبيبك المرتضٰى وَعَلٰى آلِهٖ وَاصحابه الٰى يوم الجزاء وَالحمد لله رب العٰلمين۔

حدیث ۹۸ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ كُلُّ دُعَاءٍ مَحْجُوبٌ حَتّٰى يُصَلِّيَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ۔ (سعادۃ الدارین ص۴۳)

نور مجسم سیدِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہر دعا روک دی جاتی ہے، تاوقتیکہ نبی اکرم (روحِ دو عالم) صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود پاک نہ پڑھا جائے۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِهٖ وَاصحابه بعدد كل ذرة مائة الف الف مرة۔

حدیث ۹۹ اِنَّكُمْ تُعْرَضُوْنَ عَلَيَّ بِاَسْمَائِكُمْ وَسِيْمَاكُمْ فَاَحْسِنُوا الصَّلٰوةَ عَلَيَّ۔ (سعادۃ الدارین ص۱۲)

تم مجھ پر اپنے ناموں کے ساتھ اور اپنے چہروں کے ساتھ پیش کیے جاتے ہو، لہٰذا تم مجھ پر اچھے طریقے سے درود پاک پڑھا کرو۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الْکَرِیْمِ الْاَمِیْنِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلِّمْ تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا کَثِیْرًا۔

حدیث ۱۰۰ مَنْ سَلَّمَ عَلَیَّ عَشْرًا فَکَاَنَّمَا اَعْتَقَ رَقَبَةً۔ (سعادۃ الدارین ص۹۰)

رسولِ اکرم نبیِ محترم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس نے مجھ پر دس بار درود و سلام پڑھا، گویا اس نے غلام آزاد کیا۔

صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَی النَّبِیِّ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا۔

حدیث ۱۰۱ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ صَلَاةً وَاحِدَةً صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ عَشْرًا وَمَنْ صَلّٰی عَلَیَّ عَشْرًا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ مِائَةً وَمَنْ صَلّٰی عَلَیَّ مِائَةً صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ اَلْفًا وَمَنْ صَلّٰی عَلَیَّ اَلْفًا زَاحَمَتْ کَتِفُہٗ کَتِفِیْ عَلٰی بَابِ الْجَنَّةِ

(سعادۃ الدارین ص۸۹، القول البدیع ص۱۱۸)

حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے مجھ پر ایک بار درود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے اور جو مجھ پر سو بار درود پاک پڑھے، اللہ تعالیٰ اس پر ہزار رحمتیں نازل فرماتا ہے اور جو مجھ پر ہزار بار

درود پاک پڑھے، جنت کے دروازے پر اس کا کندھا میرے کندھے کے ساتھ چھو جائے گا۔

ہر کہ باشد عاملِ صلوٰ مدام — آتشِ دوزخ شود بروے حرام

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلَى النَّبِیِّ الْمُصْطَفٰی
وَالْحَبِیْبِ الْمُجْتَبٰی وَالرَّسُوْلِ الْمُرْتَضٰی وَعَلٰی آلِہٖ
وَاَصْحَابِہٖ بِعَدَدِ کُلِّ ذَرَّۃٍ مِائَۃَ اَلْفِ اَلْفِ مَرَّۃٍ۔

حدیث ۱۰۲ اِنَّ اللّٰہَ لَیَنْظُرُ اِلٰی مَنْ یُصَلِّیْ عَلَیَّ وَمَنْ نَظَرَ اللّٰہُ اِلَیْہِ لَا یُعَذِّبُہٗ اَبَدًا۔ (کشف الغمہ صفحہ ۲۶۹ جلد ۱)

بے شک اللہ تعالیٰ اس بندے پر نظرِ رحمت فرماتا ہے جو مجھ پر درود پاک پڑھے اور جس پر اللہ تعالیٰ رحمت کی نظر کرے، اسے کبھی بھی عذاب نہ دے گا۔

صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَی النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی آلِہٖ
وَاَصْحَابِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ اَبَدًا۔

حدیث ۱۰۳ زَیِّنُوْا مَجَالِسَکُمْ بِالصَّلٰوۃِ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ وَبِذِکْرِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ (کشف الغمہ صفحہ ۲۶۹ جلد ۱)

تم اپنی مجلسوں کو مجھ پر درود پاک پڑھنے اور عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ذکرِ خیر سے مزین کرو۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی حَبِیْبِكَ الْمُصْطَفٰی
وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَعَلٰی جَمِیْعِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ۔

حدیث ۱۰۴ مَنْ قَالَ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی رُوْحِ مُحَمَّدٍ فِی الْاَرْوَاحِ وَعَلٰی جَسَدِہٖ فِی الْاَجْسَادِ وَعَلٰی قَبْرِہٖ فِی الْقُبُوْرِ رَاٰنِیْ فِیْ مَنَامِہٖ وَمَنْ رَاٰنِیْ فِیْ مَنَامِہٖ رَاٰنِیْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ وَمَنْ رَاٰنِیْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ شَفَعْتُ لَہٗ وَمَنْ شَفَعْتُ لَہٗ شَرِبَ مِنْ حَوْضِیْ وَحَرَّمَ اللّٰہُ جَسَدَہٗ عَلَی النَّارِ۔ (کشف الغمہ صفحہ ۳۲۹، القول البدیع صفحہ ۱۲۳)

جو شخص یہ درود پاک پڑھے ،

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی رُوْحِ مُحَمَّدٍ فِی الْاَرْوَاحِ وَعَلٰی جَسَدِہٖ فِی الْاَجْسَادِ وَعَلٰی قَبْرِہٖ فِی الْقُبُوْرِ۔

اس کو خواب میں میری زیارت ہوگی اور جس نے خواب میں مجھے دیکھا وُہ مجھے قیامت کے دن بھی دیکھے گا اور جو مجھے قیامت کے دن دیکھے گا میں اس کی شفاعت کروں گا اور میں جس کی شفاعت کروں گا وُہ حوض کوثر سے پانی پیئے گا اور اُس کے جسم کو اللہ تعالیٰ دوزخ پر حرام کر دے گا۔

صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی حَبِیْبِہٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ۔

حدیث ۱۰۵ وَکَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی جَعَلَ لِاُمَّتِیْ فِی الصَّلٰوۃِ عَلَیَّ اَفْضَلَ الدَّرَجَاتِ۔

رسولِ اکرم شفیعِ معظم رحمتِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم فرمایا کرتے تھے

صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

بالتحقیق اللہ تعالیٰ نے میری اُمت کے لیے مجھ پر درُود پاک پڑھنے میں بہترین درجے مخصوص کر رکھے ہیں۔

مَوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمْ

حدیث ۱۰۶ اَقْرَبُ مَا یَکُوْنُ اَحَدُکُمْ مِنِّیْ اِذَا ذَکَرَنِیْ وَصَلّٰی عَلَیَّ۔ (کشف الغمہ ص۲۷ جلد ۱)

تم میں سے کوئی میرے زیادہ قریب اس وقت ہوتا ہے جب وہ میرا ذکر کرتا ہے اور مجھ پر درُود پاک پڑھتا ہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی حَبِیْبِكَ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الْکَرِیْمِ الْاَمِیْنِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَزْوَاجِهِ الطَّاهِرَاتِ اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَذُرِّیَّةِ اَجْمَعِیْنَ۔

حدیث ۱۰۷ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ طَهُرَ قَلْبُهٗ مِنَ النِّفَاقِ کَمَا یُطَهَّرُ الثَّوْبُ الْمَاءُ۔ (کشف الغمہ ص۲۷ جلد ۲)

جو مجھ پر درُود پاک پڑھے تو درُود پاک اس کا دل نفاق سے یوں پاک کر دیتا ہے جیسے پانی کپڑے کو پاک کر دیتا ہے۔

صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی حَبِیْبِهٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ

حدیث ۱۰۸ مَنْ قَالَ صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّدٍ فَقَدْ فَتَحَ عَلٰی نَفْسِهٖ سَبْعِیْنَ بَابًا مِنَ الرَّحْمَةِ وَاَلْقَی اللّٰهُ مَحَبَّتَهٗ فِیْ قُلُوْبِ النَّاسِ فَلَا یُبْغِضُهٗ اِلَّا مَنْ فِیْ قَلْبِهٖ نِفَاقٌ

(کشف الغمہ ص۲۷)

جس نے مجھ پر درود پاک پڑھا، بیشک اس نے اپنی ذات پر رحمت کے
ستّر دروازے کھول لیے اور اللہ تعالیٰ لوگوں کے دلوں میں اس کی محبت ڈال دیتا
ہے لہٰذا اس کے ساتھ وہی شخص بغض رکھے گا جس کے دل میں نفاق ہوگا۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وبارک علٰی سَیِّد السّادات
ومنبع البرکات وَعلٰی آلِہٖ وَاَصْحابہٖ اجمعین
فَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْن۔

حدیث ۱۰۹ مَنْ لَّمْ یُصَلِّ عَلَیَّ فَلَا دِیْنَ لَہٗ (کشف الغمہ ص ۲۷۲)

جس نے مجھ پر درود پاک نہ پڑھا، اس کا کوئی دین نہیں ہے۔

صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلٰی حَبِیْبِہٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ۔

حدیث ۱۱۰ کَانَ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ
لَاوُضُوْءَ لِمَنْ لَّمْ یُصَلِّ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔ (کشف الغمہ ص ۲۷۲)

جس نے مجھ پر درود پاک نہ پڑھا، اس کا وضو نہیں ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبارِكْ عَلٰی رَسُوْلِكَ المصطفٰی ونبیك
المجتبٰی اطیب الطیبین اطھر الطاھرین وَعَلٰی آلِہٖ واصحابہٖ اجمعین

حدیث ۱۱۱ اَلدُّعَاءُ بَیْنَ الصَّلَاتَیْنِ لَا یُرَدُّ۔ (جذب القلوب ص ۲۱۳)

وہ دعا جو کہ دو درودوں کے درمیان ہو وہ رد نہ کی جائے گی۔

صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَی النَّبِیِّ الاُمّی الکریم وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَزْوَاجِہٖ
الطاھرات المطھرات امھات المؤمنین ذریتہٖ اجمعین وبارك وَسَلَّمَ ابدا۔

صلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ سیدنا محمد و آلہ وسلم

دوسرا باب

درود پاک کی فضیلت
اقوال مبارکہ سے

صلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ سیدنا محمد وآلہٖ وسلم

ساطع شجرہ نطق الحجرہ شق القمرہ باشارتہ

آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ایک اشارے پر
درختوں نے حرکت کی
سنگریزوں نے کلام کیا
اور چاند کے دو ٹکڑے ہوئے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

التکویر: ۲۴

وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِيْنٍ

اور یہ نبی غیب بتانے پر بخیل نہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ

اِنَّاۤ اَرْسَلْنٰكَ

شَاهِدًا وَّ مُبَشِّرًا وَّ نَذِیْرًاۙ

اے غیب کی خبریں بتانے والے (نبی)، بیشک ہم نے تمہیں بھیجا حاضر و ناظر اور خوشخبری دیتا اور ڈر سناتا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم
وَمَآ اٰتٰکُمُ الرَّسُوْلُ
فَخُذُوْهُ
وَمَا نَهٰکُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا
سُوْرَةُ الْحَشْر : ۷
اور جو کچھ تمہیں رسول عطا فرمائیں وہ لو اور
جس سے منع فرمائیں باز رہو۔

باب دوم

اقوالِ مُبارکہ

اللہ تعالیٰ جل جلالہٗ وعم نوالہٗ کا فرمان
صَلّی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہٖ سیدنا محمد وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ اجمعین

ا۔ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ کلیم اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف وحی بھیجی فرمایا اے میرے پیارے کلیم! اگر دُنیا میں میری حمد کرنے والے نہ ہوتے تو میں بارش کا ایک قطرہ بھی آسمان سے نازل نہ کرتا اور نہ ہی زمین سے ایک دانہ تک پیدا ہوتا اور بھی بہت سی چیزیں ذکر فرمائیں۔ یہاں تک کہ فرمایا اے میرے پیارے نبی! کیا آپ چاہتے ہیں کہ میرا قُرب آپ کو نصیب ہو جیسے کہ آپ کے کلام کو آپ کی زبان کے ساتھ قُرب ہے اور جیسے کہ آپ کے دل کے خطرات کو آپ کے دل کے ساتھ قُرب ہے اور جیسے کہ آپ کی جان کو آپ کے جسم کے ساتھ قُرب ہے اور جیسے کہ آپ کی نظر کو آپ کی آنکھ کے ساتھ قُرب ہے، موسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے عرض کی "ہاں! یا اللہ میں ایسا قُرب چاہتا ہوں۔ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا اگر تو یہ چاہتا ہے تو میرے حبیب محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم پر درُود پاک کی کثرت کرو۔ (القول البدیع صـ۱۳۲، سعادت الدارین صـ۳۰)

(معارج النبوۃ صـ۳۰۶، مقاصد السالکین صـ۵۴)

۲۔ مسالک الحنفا میں ہے اللہ تعالیٰ نے موسیٰ کلیم اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف وحی بھیجی، اے موسیٰ کیا آپ چاہتے ہیں کہ آپ کو قیامت کے دن کی

پیاس نہ لگے۔ عرض کی، ہاں یا اللہ، تو ارشادِ باری ہوا اے پیارے کلیم میرے حبیب (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم) پر درود پاک کی کثرت کر۔

(القول البدیع صفحہ ۱۲۴، سعادۃ الدارین صفحہ ۵۸)

۳ — جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیٰ نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام کو پیدا فرمایا تو آپ نے آنکھ کھولی اور عرش پر محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا نامِ نامی اسمِ گرامی لکھا دیکھا۔ عرض کی یا اللہ تیرے نزدیک کوئی مجھ سے بھی زیادہ عزت والا ہے فرمایا اس نام والا پیارا حبیب جو کہ تیری اولاد میں سے ہوگا وُہ میرے نزدیک تجھ سے بھی مکرم ہے۔ اے پیارے آدم اگر میرا حبیب جس کا یہ نام مُبارک ہے نہ ہوتا تو نہ میں آسمان پیدا کرتا نہ زمین نہ جنّت نہ دوزخ۔ پھر جب اللہ تعالیٰ نے حضرت حوّا کو آدم علیہ السّلام کی پسلی سے پیدا فرمایا اور آدم علیہ السّلام نے دیکھا اور اس وقت اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السّلام کے جسمِ اطہر میں شہوت بھی پیدا فرمائی تھی آدم علیہ السّلام نے عرض کی، یا اللہ یہ کون ہے؟ فرمایا یہ حوّا ہے۔ عرض کی، یا اللہ اس کے ساتھ میرا نکاح کر دے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا، پہلے اس کا مہر دو۔ عرض کی یا اللہ اس کا مہر کیا ہے، فرمایا جو عرش پر نامِ نامی لکھا ہے اس نام والے میرے حبیب پر دس مرتبہ درود پاک پڑھ۔ عرض کی یا اللہ اگر درود پاک پڑھوں تو حوّا کے ساتھ میرا نکاح کر دے گا۔ فرمایا ہاں تو حضرت آدم علیٰ نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسّلام نے درود پاک پڑھا اور اللہ تعالیٰ نے ان کا حضرت حوّا کے ساتھ نکاح کر دیا لہٰذا حضرت حوّا کا مہر حبیب پاک پر درود پاک ہے۔ صلی اللہ تعالیٰ حبیبہ سیدنا محمد وآلہٖ وسلم۔ (سعادۃ الدارین صفحہ ۵۸)

افضل الخلق بعد الانبیاء

سیدنا صدیقِ اکبر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا قولِ مبارک

۴ــ ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود پاک پڑھنا گناہوں کو یوں مٹا دیتا ہے جیسے کہ پانی آگ کو بجھا دیتا ہے اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر سلام بھیجنا اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے غلام آزاد کرنے سے افضل ہے اور رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ محبت کرنا اللہ کی راہ میں تلوار چلانے اور جانیں قربان کرنے سے افضل ہے۔

(القول البدیع صلا، سعادۃ الدارین صد)

ام المومنین حبیبۂ حبیب رب العٰلمین

صدیقہ بنت صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہا کا قولِ مبارک

۵ــ مجلسوں کی زینت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود پاک ہے لہٰذا مجالس کو درود پاک سے مزین کرو۔ (سعادۃ الدارین صد)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشادِ گرامی

۶ــ آپ نے فرمایا نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود پاک پڑھنا یہ جنت کا راستہ ہے۔

(سعادۃ الدارین صد)

سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا ارشادِ گرامی

۷ــــ سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت زید بن وھب سے فرمایا کہ جب جُمعہ کا دن آئے تو رسُول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم پر ہزار مرتبہ دُرود پاک پڑھنا ترک نہ کرو۔ (القول البدیع صـ۱۹۰، سعادۃ الدارین صـ۸۹)

حضرت سیّدنا حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فرمان

۸ــــ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فرمان ہے کہ دُرود پاک پڑھنا دُرود پاک پڑھنے والے کو اور اس کی اولاد اور اولاد کی اولاد کو رنگ دیتا ہے۔ (سعادۃ الدارین صـ۸۹)

حضرت سیّدنا عُمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فرمان

۹ــــ حضرت عُمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمان جاری کیا کہ جُمعہ کے دن علم کی اشاعت کرو اور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم پر دُرود پاک کی کثرت کرو۔ (سعادۃ الدارین صـ۸۹، القول البدیع صـ۱۹۲)

حضرت وھب بن منبہ رضی اللہ عنہ کا ارشادِ مُبارک

۱۰ــــ فرمایا نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم پر دُرود پاک پڑھنا اللہ تعالےٰ کی عبادت ہے۔

(سعادۃ الدارین صـ۸۹)

سیدنا امام زین العابدین جگر گوشہ شہیدِ کربلا رضی اللہ عنہ کا ارشادِ گرامی

۱۱۔۔۔ امام عالی مقام امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اہلسنّت وجماعت کی علامت اللہ تعالیٰ کے پیارے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درُود پاک کی کثرت کرنا ہے۔ (سعادت الدارین ص۹)

سیدنا امام جعفر صادق رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا فرمانِ عالی

۱۲۔۔۔ آپ نے فرمایا کہ جب جمعرات کا دن آتا ہے تو عصر کے وقت اللہ تعالیٰ آسمان سے فرشتے زمین پر اتارتا ہے ان کے پاس چاندی کے ورق اور سونے کے قلم ہوتے ہیں۔ جمعرات کی عصر سے لے کر جمعہ کے دن غروب آفتاب تک زمین پر رہتے ہیں اور وُہ نبی اکرم شفیع اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درُود پاک پڑھنے والوں کا درُود پاک لکھتے ہیں۔ (سعادت الدارین ص۹، القول البدیع ص۱۹۵)

سیدنا امام شافعی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا ارشادِ مبارک

۱۳۔۔۔ فرمایا میں اس چیز کو محبوب رکھتا ہوں کہ انسان ہر حال میں درُود پاک کثرت سے پڑھے۔ (سعادت الدارین ص۹)

حضرت ابنِ نعمان رحمۃ اللہ علیہ کا قولِ مبارک

۱۴۔۔۔ فرمایا کہ اہلِ علم کا اس پر اجماع (اتفاق) ہے کہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

پر درُود پاک پڑھنا سب عملوں سے افضل ہے، اور اس سے انسان دُنیا میں بھی اور آخرت میں بھی کامیابیاں حاصل کر لیتا ہے۔ (سعادۃ الدارین صفحہ ۸۹)

حضرت علامہ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ کا ایمان افروز ارشاد

۱۵۔ فرمایا کہ رسُول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم کی تعظیم کرنا یہ ایمان کا راستہ ہے اور یہ بھی مسلّم کہ تعظیم کا درجہ محبّت سے بھی بالا تر ہے۔ لہٰذا ہم پر لازم ہے کہ جیسے غُلام اپنے آقا کی یا بیٹا اپنے باپ کی تعظیم و توقیر کرتا ہے اس سے بھی بڑھ کر زیادہ سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم کی تعظیم و توقیر کریں۔ پھر اس کے بعد آپ نے آیات و احادیثِ مُبارکہ اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے طریقے ذکر فرمائے جو کہ سرکارِ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم کی کمال تعظیم و توقیر پر دلالت کرتے ہیں اور فرمایا یہ ان حضرات کا حِصّہ تھا جو سر کی آنکھوں سے حضُور کا مشاہدہ کرتے تھے اور آج تعظیم و توقیر کے طریق میں یہ بھی ہے کہ جب حضُور صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلّم کا ذکرِ پاک جاری ہو تو ہم صلوٰۃ وسلام پڑھیں پھر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ بھی حضُور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر درُود پاک بھیجتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے فرشتے بھی حالانکہ فرشتے شریعتِ مطہرہ کے پابند نہیں ہیں تو وہ درُود پاک پڑھ کر اللہ تعالیٰ کا قُرب حاصل کرتے ہیں۔ لہٰذا ہم ان فرشتوں سے زیادہ اولیٰ، احق، احریٰ، اَخلق ہیں کہ درُود پاک پڑھیں اور قُرب حاصل کریں۔

(سعادۃ الدارین صفحہ ۸۹)

صلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہٖ سیدنا محمد و آلہٖ وسلم

غوثوں کے غوث محبوبِ سبحانی قطبِ ربانی غوثِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا ارشادِ گرامی

۱۶— آپ نے فرمایا علیکم بلزوم المساجد وکثرۃ الصلوٰۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم یعنی اے ایمان والو تم مسجدوں اور اللہ تعالیٰ کے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم پر درود پاک کو لازم کرلو۔ (فتح ربانی ص۱۲)

حضرتِ عارف صاوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فرمانِ مبارک

۱۷— فرمایا کہ درود پاک انسان کو بغیر شیخ (مرشد) کے اللہ تعالیٰ تک پہنچا دیتا ہے کیونکہ باقی اذکار (اوراد و وظائف) میں شیطان دخل اندازی کرلیتا ہے اس لیے مرشد کے بغیر چارہ نہیں لیکن درود پاک میں مرشد خود سیدِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم ہیں لہٰذا شیطان دخل اندازی نہیں کرسکتا۔ (سعادۃ الدارین ص۹)

علامہ حافظ شمس الدین سخاوی رحمۃ اللہ علیہ کا قولِ مبارک

۱۸— امام سخاوی نے بعض بزرگوں سے نقل فرمایا، ایمان کے راستوں میں سے سب سے بڑا راستہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم پر درود پاک پڑھنا ہے۔ محبت کے ساتھ، ادائے حق کی خاطر، تعظیم و توقیر کے لیے اور درود پاک پر مواظبت (ہمیشگی) کرنا یہ ادائے شکر ہے۔ اور رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کا شکر ادا کرنا واجب ہے کیونکہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے ہم پر بڑے بڑے انعام ہیں۔ رسولِ مکرم شفیعِ معظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم ہماری دوزخ سے

نجات کا سبب ہیں، وُہ ہمارے جنت میں جانے کا ذریعہ ہیں، وُہ ہمارے معمولی معمولی عملوں سے فوزِ عظیم حاصل کر لینے کا ذریعہ ہیں، وُہ ہمارے شاندار اور بلند ترین مراتب حاصل کر لینے کا ذریعہ ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم۔ (سعادۃ الدارین ص۹)

علامہ فاسی قلیشی رحمۃ اللہ تعالیٰ کا قولِ مُبارک

۱۹ــــ فرمایا کہ وُہ کونسا وسیلہ شفاعت ہے اور کونسا عمل ہے جو زیادہ نفع دینے والا ہو، اس ذاتِ والا صفات پر درُود پاک پڑھنے سے جس ذاتِ بابرکات پر اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے درُود پاک بھیجتے ہیں، بس اس ذاتِ والا صفات پر درُود پاک پڑھنا نُورِ اعظم ہے اور یہ وُہ تجارت ہے جس میں خسارہ نہیں اور درُود پاک پڑھنا اولیائے کرام کے لیے صبح و شام کی عادت بن چکی ہے۔

اے میرے عزیز تُو درُود پاک کو مضبُوط پکڑ لے، اس کی برکت سے تیرا غیب پاک ہوگا اور تیرے اعمال پاکیزہ ہوں گے اور تُو انتہائی اُمیدوں کو حاصل کر لے گا اور تُو قیامت کے دشوار ترین دن کے ہولوں سے امن میں رہے گا۔

(سعادۃ الدارین ص۹، القول البدیع ص۱۲۹)

حضرت علامہ عراقی رحمۃ اللہ تعالیٰ کا قولِ مُبارک

۲۰ــــ فرمایا اے میرے عزیز تُو اس ذات پر درُود پاک کی کثرت کر جو سیدالسادات (سارے سرداروں کے سردار) ہیں جو سعادتوں کی کان ہیں کیونکہ اس ذاتِ والا صفات پر درُود پاک پڑھنا خوشیوں کے حاصل کرنے کا ذریعہ ہے

اور نفیس ترین رحمتوں کے حاصل کرنے اور ہر نقصان پہنچانے والی چیز سے بچنے کا ذریعہ ہے اور تیرے لیے ہر درُود پاک کے بدلے زمین و آسمان کے مالک کی طرف سے دس رحمتوں کا نزول اور دس گناہوں کا مٹانا اور دس درجوں کے بلند کرنے کا انعام ہے اور ساتھ ہی فرشتوں کی تیرے لیے رحمت و بخشش کی دُعائیں شامل ہیں۔

(سعادۃ الدارین ص۹۱)

عارف باللہ سیدنا امام شعرانی رضی اللہ عنہ کا ارشادِ مُبارک

۲۱ــــ فرمایا کہ ہم سے رسُولِ اکرم شفیع اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے عہد لیا گیا ہے کہ ہم صبح و شام حضُور کی ذاتِ بابرکات پر درُود پاک کی کثرت کریں اور یہ کہ ہم اپنے مُسلمان بھائیوں کو درُود پاک پڑھنے کا اجر و ثواب بتائیں اور ہم ان کو سیدِ دوعالم نورِ مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی محبت و عظمت کے اظہار کے لیے درُود پاک پڑھنے کی پُوری رغبت دلائیں اور اگر مُسلمان بھائی روزانہ صبح و شام ہزار سے دس ہزار بار تک درُود پاک پڑھنے کا ورد بنالیں تو یہ سارے عملوں سے افضل ہوگا اور درُود پاک پڑھنے والے کو چاہیئے کہ وُہ باوضو ہو، اور حضورِ قلب کے ساتھ پڑھے، کیونکہ یہ بھی مناجات ہے نماز کی طرح۔ اگرچہ اس میں وضو شرط نہیں ہے نیز فرمایا کہ درُود پاک رسُول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے دربار میں قرب حاصل کرنے کا ذریعہ ہے اور حضُور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم جیسا کائنات میں کوئی اور نہیں ہے کہ جس کو اللہ تعالیٰ نے دُنیا و آخرت میں صاحبِ حل و عقد اور صاحبِ بست و کشاد (مختار) بنایا ہو۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔

لہٰذا جو شخص اس آقا کی صدق و محبت کے ساتھ خدمت کرے (درود پاک پڑھے) اس کے لیے بڑے بڑوں کی گردنیں جھک جاتی ہیں اور سب مسلمان اس کی عزت کرتے ہیں جیسے کہ بادشاہوں کے مقربوں کے بارے میں مشاہدہ کیا جا سکتا ہے۔ پھر فرمایا کہ شیخ نورالدین شونی رحمۃ اللہ علیہ روزانہ دس ہزار بار درود پاک پڑھا کرتے تھے اور شیخ احمد زواوی رحمۃ اللہ علیہ روزانہ چالیس ہزار بار درود پاک پڑھا کرتے تھے۔ (سعادۃ الدارین صہ ۹۱)

سیدنا ابوالعباس تیجانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا ارشادِ گرامی

۲۲۔۔۔فرمایا جب کہ نبی اکرم حبیبِ محترم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم پر درود پاک پڑھنا ہر خیر کی چابی ہے، غیوب و معارف کی چابی ہے، انوار و اسرار حاصل کرنے کی چابی ہے۔ تو جو شخص اس سے الگ ہوگیا وہ کٹ گیا اور دھتکارا گیا۔ اس کو اللہ تعالیٰ کے قرب سے کچھ حصہ نہیں ہے۔ (سعادۃ الدارین صہ ۹۲)

نیز آپ نے کسی مرید کی طرف بطور نصیحت خط لکھا تو اس میں فرمایا اللہ تعالےٰ کے ذکر میں سے وہ ذکر جس کا فائدہ بہت بڑا ہے اور جس کا پھل بڑا میٹھا ہے جس کا انجام شاندار ہے وہ ہے اللہ تعالیٰ کے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم پر درود پاک پڑھنا حضورِ قلب کے ساتھ کیونکہ درود پاک دنیا و آخرت کی ہر خیر کا جالب (کھینچنے والا) ہے اور ہر شر کا دافع ہے اور جس نے یہ نسخہ استعمال کر لیا وہ اللہ تعالیٰ کے بڑے بڑے دوستوں میں سے ہوگا۔

(سعادۃ الدارین صہ ۹۲)

حضرت خواجہ عطا اللہ رحمۃ اللہ علیہ کا ارشادِ گرامی

۲۳۔۔۔فرمایا کہ جو شخص نفلی نماز روزہ نہیں کر سکتا تو چاہیے کہ وُہ کثرت سے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرے اور نبیِّ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم پر کثرت سے درُود پاک پڑھے کیونکہ نبیِّ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا ہے جو کوئی مجھ پر ایک بار درُود پاک پڑھے اس پر اللہ تعالیٰ دسؔ درُود بھیجتا ہے۔ تو اگر انسان عمر بھر کی ساری نیکیاں بجا لائے اور ادھر ایک بار حبیبِ خدا نبی مصطفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم پر درُود پاک پڑھے تو یہ ایک بار کا درُود پاک عمر بھر کی نیکیوں سے وزنی ہوگا۔ کیونکہ اے عزیز تو ان پر درُود پاک پڑھے گا اپنی وسعت کے مطابق اور اللہ تعالیٰ جلّ شانہٗ تجھ پر رحمت بھیجے گا اپنی شانِ ربوبیت کے مطابق اور یہ اِس وقت ہے کہ وُہ ایک کے بدلے ایک بھیجے اور اگر وُہ ایک کے بدلے دسؔ بھیجے تو کون اندازہ کر سکتا ہے۔ (سعادۃ الدارین ص۹۳)

والحمد للہ ربّ العٰلمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ حبیبہٖ سیدنا محمّد وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وازواجہ الطّاہرات المطہرات امہات المومنین وذرّیتہٖ الی یوم الدین۔

امام محدّث علّامہ قسطلانی شارحِ صحیح بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا قولِ مُبارک

۲۴۔۔۔فرمایا کہ اس محبوبِ کریم اور رسُولِ عظیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلّم کا سب سے اولیٰ واعلیٰ، افضل، اکمل، اشفیٰ، ازہر و انور ذکرِ پاک آپ کی ذات پاک پر درُود پاک پڑھنا ہے۔ (سعادۃ الدارین ص۹۴)

اللّٰھم ارزقنا ھذا فی کل وقت وحین یارب العٰلمین والصلوٰۃ والسلام علٰی حبیبہٖ ورسولہٖ ونورِ عرشہٖ وزینۃ فرشہٖ وقاسم رزقہٖ وسید خلقہٖ ومھبط وحیہٖ وعلٰی آلہٖ واصحابہٖ وبارک وسلم۔

حضرت شاہ عبدالرحیم والدِ ماجد شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا قولِ مبارک

۲۵۔ آپ نے فرمایا "بِمَا وَجَدْنَا مَا وَجَدْنَا" (القول الجمیل عربی ص۱۰۳)

یعنی ہم نے جو کچھ بھی پایا ہے (خواہ وہ دُنیاوی انعامات ہوں خواہ اُخروی) سب کا سب درود پاک کی برکت سے پایا ہے۔

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا فرمانِ مبارک

۲۶۔ ازاں جملہ آنست کہ خوانندہ درود از رسوائی دُنیا محفوظ ماند و خللے در آبرو... یعنی درود پاک کے فضائل میں سے یہ ہے کہ اس کا پڑھنے والا دُنیا کی رسوائی سے محفوظ رہتا ہے اور اس کی آبرو میں کوئی کمی نہیں آتی۔

سیدی المکرم حضرت علی خواص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشادِ گرامی

۲۷۔ فرمایا جس کسی کو کوئی حاجت درپیش ہو تو وہ ہزار مرتبہ پوری توجہ کے ساتھ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم پر درود پاک پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے دُعا مانگے۔ انشاء اللہ حاجت پوری ہوگی۔

(حجۃ اللہ علی العٰلمین ص۷۴۲)

پیکرِ عشق و محبت علامہ یوسف بن اسماعیل نبہانی علیہ الفضل الربانی کا قولِ مبارک

۲۸۔۔۔آپ نے نقل فرمایا کہ درود پاک اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَلَّتْ حِیْلَتِیْ اَدْرِکْنِیْ روزانہ تین سو بار دن رات میں پڑھے اور مصیبتوں اور پریشانیوں کے وقت ایک ہزار بار پڑھے یہ حل مشکلات کیلئے تریاقِ مجرب ہے۔ (حجۃ اللہ علی العالمین ص۷۴۲)

حضرت شیخ عبدالعزیز تقی الدین رحمۃ اللہ علیہ کا ارشادِ گرامی

۲۹۔۔۔آپ نے تسہیل المقاصد سے نقل فرمایا کہ ساری نفل عبادتوں سے درود پاک افضل ہے۔ (نزہۃ الناظرین ص۳۲)

شیخ المحدثین شاہ عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہ کا قولِ مبارک

۳۰۔۔۔آپ اخبار الاخیار کے اختتام پر دربارِ الٰہی میں دُعا کرتے ہیں یا اللہ میرے پاس کوئی ایسا عمل نہیں ہے جو کہ تیری درگاہ بے کس پناہ کے لائق ہو میرے سارے عمل کوتاہیوں اور فساد نیت سے ملوث ہیں سوا ایک عمل کے ۔۔۔ وُہ عمل کون سا ہے، وُہ ہے تیرے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں نہایت انکساری، عاجزی اور محتاجی کے ساتھ درود و سلام کا تحفہ حاضر کرنا۔ اے میرے رب کریم وُہ کون سا مقام ہے جہاں اس درود و سلام کی مجلس کی نسبت زیادہ خیر و برکت اور رحمت کا نزول ہوگا۔ اے میرے پروردگار مجھے

سچا یقین ہے کہ یہ (درود و سلام) والا عمل تیرے دربارِ عالی میں قبول ہوگا اس عمل کے رد ہو جانے یا رائیگاں جانے کا ہرگز ہرگز کوئی راستہ نہیں ہے کیونکہ جو اس درود و سلام کے دروازے سے آئے اُسے اس کے رد ہو جانے کا خوف نہیں ہے۔ (اخبار الاخیار صفحہ ۳۲۶)

فقیہ ابو لیث سمرقندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قولِ مبارک

۳۱ — فرمایا اگر درود پاک کا کوئی اور فائدہ نہ ہوتا سوائے اس کے کہ اس میں شفاعت کی نوید ہے تو بھی عقلمند پر واجب تھا کہ وہ اس سے غافل نہ ہوتا چہ جائیکہ اس میں بخشش ہے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے بندے پر صلوات ہیں۔

(تنبیہ الغافلین صفحہ ۱۶۱)

حضرت توکل شاہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا ارشادِ گرامی

۳۲ — فرمایا کہ بندہ جب عبادت اور یادِ خدا میں مشغول ہوتا ہے تو اس پر فتنے اور آزمائشیں بکثرت وارد ہوتی ہیں اور درود شریف کا بڑا عمدہ خاصہ یہ ہے کہ اس کا ورد رکھنے والے پر کوئی فتنہ اور ابتلاء نہیں آتا اور حفاظتِ الٰہی شاملِ حال ہو جاتی ہے۔ (ذکرِ خیر صفحہ ۱۹۴)

۳۳ — نیز فرمایا کہ ہم نے دیکھا ہے کہ بلیات جب اُترتی ہیں تو گھروں کا رُخ کرتی ہیں مگر جب درود پاک پڑھنے والے کے گھر پر آتی ہیں تو وہ فرشتے جو درود پاک کے خادم ہیں وہ اس گھر میں بلاؤں کو نہیں آنے دیتے بلکہ ان کو

پڑوس کے گھروں سے بھی دُور پھینک دیتے ہیں۔ (ذکرِ خیر صد ۱۹۴)

شیخ الاولیاء خواجہ حسن بصری قدس سرہٗ کا ارشادِ مبارک

۳۴۔ فرمایا جو شخص چاہتا ہو کہ اسے حوضِ کوثر سے بھر بھر کر جام پلائے جائیں، وُہ یوں درُود پاک پڑھے:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ وَاَوْلَادِهٖ وَذُرِّیَّتِهٖ وَاَھْلِ بَیْتِهٖ وَاَصْھَارِهٖ وَاَنْصَارِهٖ وَاَشْیَاعِهٖ وَمُحِبِّیْهِ وَعَلَیْنَا مَعَھُمْ اَجْمَعِیْنَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ۔ (نزہۃ المجالس صد ۱۰۵ ج ۲)

سیّدی عبدالعزیز دبّاغ رضی اللہ تعالٰی عنہ کا قولِ مُبارک

۳۵۔ سوال۔ جنّت صرف درُود پاک ہی سے کیوں وسیع ہوتی ہے؟
جواب۔ اس لیے کہ جنّت نُورِ مصطفٰے صلّی اللہ تعالٰی علیہ وآلہٖ وسلّم سے پیدا شدہ ہے۔ (الابریز صد ۵۵۴)

حضرت سیّد محمد اسماعیل شاہ کرمانوالے رحمۃ اللہ علیہ کا ارشادِ گرامی

۳۶۔ آپ درُود پاک کو اسمِ اعظم قرار دیتے تھے۔ (خزینۂ کرم صد ۲۹)
جیسے اسمِ اعظم سے سارے کام ہو جاتے ہیں، یوں ہی درُود پاک سے بھی سارے کے سارے کام خواہ وُہ دُنیاوی ہوں یا اخروی پُورے ہو جاتے ہیں۔

تُو ان کا بن کر تو دیکھ اور اگر تو ان سے بیگانہ رہے اور کہتا پھرے کہ میرا فلاں کام نہیں ہوا اور فلاں نہیں ہوا تو قصور تیرا اپنا ہے۔ (فقیر ابو سعید غفرلہٗ)

شیخ المشائخ سیّد محمّد بن سلیمان جزولی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشادِ گرامی

۳۷۔۔۔ دربارِ الٰہی میں عرض کرتے ہیں، یا اللہ درُود بھیج اس ذات پر کہ جس پر درُود پاک پڑھنے سے گناہ جھڑ جاتے ہیں یا اللہ درُود بھیج اس ذاتِ گرامی پر کہ جس ذاتِ والا صفات پر درُود پاک پڑھنے سے اولیاء کرام کے درجے حاصل ہوتے ہیں، یا اللہ درُود بھیج اس حبیب پر کہ جس پر درُود پاک پڑھنے سے چھوٹوں پر بھی تیری رحمت نچھاور ہوتی ہے اور بڑوں پر بھی، یا اللہ درُود بھیج اس پیارے رسُول صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم پر کہ جس پر درُود پاک پڑھنے سے ہم اس جہان میں بھی ناز و نعمت میں رہیں اور اس جہاں میں بھی صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم۔

حضرت علّامہ فاسی صاحبِ مطالع المسرات رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشادِ گرامی

۳۸۔۔۔ فرمایا اللہ تعالیٰ نے بندوں کے لیے درُود پاک کو اپنی رضا اور اپنے قرب حاصل کرنے کا سبب بنایا ہے لہٰذا جو شخص جتنا درُود پاک زیادہ پڑھے گا اتنا ہی وُہ رضا اور قُرب کا حقدار ہو گا اور زیادہ اس بات کا لائق ہو گا کہ اس کے سارے کام انجام پذیر ہوں اور اس کے گناہ بخش دیئے جائیں اور اس کی سیرت پاکیزہ ہو اور اس کا دل روشن ہو۔ (مطالع المسرات صـ۳)

خواجہ شیخ مظہر رحمۃ اللہ علیہ کا ارشادِ گرامی

۳۹۔۔۔فرمایا بادشاہوں اور بڑے لوگوں کی عادت ہے کہ جو اُن کے دوستوں کی عزت و توقیر کرے اس کی عزت افزائی کرتے ہیں، اس سے اظہارِ محبت کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ سارے بادشاہوں کا بادشاہ ہے وُہ اس وصفِ کمال کے زیادہ لائق ہے لہٰذا جو شخص اس کے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم و عزت کرے ان سے محبت کرے ان پر درُود پاک پڑھے تو وُہ اللہ تعالیٰ سے اس کے صلہ میں رحمت حاصل کرے گا اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے اور اس کے درجے اللہ تعالیٰ بلند کرے گا۔ (درۃ الناصحین ص۱۹۷)

مفسرِ قرآن حضرت علامہ اسماعیل حقی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشادِ گرامی

۴۰۔۔۔فرمایا بزرگانِ دین نے فرمایا ہے کہ توبہ کرنے والے کو چاہیے کہ وُہ توبہ کے وقت عاجزی کرے اور حبیبِ خُدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درُود پاک پڑھے کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم تو ہر نبی اور ہر ولی کے شفیع ہیں، اسی لیے سیدنا ابوالبشر آدم علیہ السلام نے بوقتِ توبہ اللہ تعالیٰ کے دربار اس کے حبیب محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا وسیلہ پیش کیا تھا۔

(تفسیر رُوح البیان ص۴۹۵)

حضرت مولانا ملا معین کاشفی رحمۃ اللہ علیہ کا قولِ مُبارک

۴۱۔۔۔فرمایا کہ اللہ تعالیٰ غنی اور غیر محتاج ہونے کے باوجود اپنے محبوب

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم پر درود بھیج رہا ہے لہٰذا مومنین کے لیے تو زیادہ درود پاک پڑھنا ضروری ہے کیونکہ وُہ محتاج بھی ہیں اور بے نیاز بھی نہیں ہیں صلی اللہ تعالیٰ علی النبی الامی الکریم وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم۔ (معارج النبوۃ صفحہ ۳۱۷)

۴۲ ـــ نیز ریاض الانس سے نقل فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کو اُمت کے لیے شفیع بنایا ہے۔ حضور قیامت کے دن شفاعت فرمائیں گے اور آج اس دُنیا میں اُمت اپنے آقا پر درود پاک پڑھ کر آخرت میں حضور شفیع المذنبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم کی شفاعت کی مستحق ہو رہی ہے لہٰذا درود پاک قبولیت شفاعت کا بیعانہ ہے جو کہ ربّ العٰلمین جل جلالہٗ کی بارگاہ میں جمع رہے گا۔ (معارج النبوۃ صفحہ ۳۱۸)

مفسرِ قرآن امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشادِ گرامی

۴۳ ـــ فرمایا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم پر درود پاک پڑھنے کا حکم اس لیے دیا گیا ہے تاکہ رُوحِ انسانی جو کہ جبلی طور پر ضعیف ہے۔ اللہ تعالیٰ کے انوار کی تجلیات قبول کرنے کی استعداد حاصل کر لے۔ جس طرح آفتاب کی کرنیں مکان کے روشن دان سے اندر جھانکتی ہیں تو اس سے مکان کے در و دیوار روشن نہیں ہوتے لیکن اگر اس مکان کے اندر پانی کا طشت یا آئینہ رکھ دیا جائے اور آفتاب کی کرنیں اس پر پڑیں تو اس کے عکس سے مکان کی چھت اور در و دیوار چمک اٹھتے ہیں یوں ہی اُمت کی روحیں اپنی فطری کمزوری کی وجہ سے ظلمت کدہ میں پڑی ہوئی ہیں۔ وُہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے

رُوح انور سے جو کہ سُورج سے بھی روشن تر ہے اس کی نُورانی کرنوں سے روشنی حاصل کر کے اپنے باطن کو چمکا لیتی ہیں اور یہ استفادہ صرف درُود پاک سے ہوتا ہے اسی لیے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ اِنّ اَولی النّاس بی یَوم القیامۃ اَکثرھُم علی صلوٰۃ۔ (معارج النبوۃ صہ ۳۱۵)

حضرت خواجہ ضیاء اللہ نقشبندی مجدّدی قدس سرّہٗ کا قول مُبارک

۴۴۔ فرمایا کہ جاننا چاہیے کہ سب سے بڑھ کر سعادت اور بہترین عبادت سید دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درُود پاک پڑھنا ہے اس لیے کہ درُود پاک کی کثرت سے حبیبِ خُدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی محبت غالب آجاتی ہے جو کہ تمام سعادتوں کی سردار ہے اور اس کے ذریعہ سے انسان اللہ تعالیٰ کی پاک درگاہ میں قبولیت حاصل کر لیتا ہے اور درُود پاک کی برکت سے سب سیئات حسنات سے تبدیل ہو جاتی ہیں۔ (مقاصد السالکین صہ ۵۳)

سیّدنا کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قولِ مُبارک

۴۵۔ فرمایا کہ کوئی دن ایسا نہیں آتا کہ جس دن میں ستر ہزار فرشتے روضہ منوّرہ پر حاضری نہ دیتے ہوں۔ روزانہ ستر ہزار فرشتے دربارِ رسالت میں حاضری دیتے ہیں۔ اور روضۂ انور کو گھیر لیتے ہیں اور اپنے نُورانی پروں کے ساتھ روضۂ مطہرہ کو چھوتے ہیں اور درُود پاک پڑھتے رہتے ہیں جب شام ہوتی ہے تو وہ آسمان کی طرف پرواز کر جاتے ہیں اور ستر ہزار اور آجاتے ہیں۔ صبح ہوتی ہے تو وہ

پرواز کر جاتے ہیں اور دُوسرے ستر ہزار حاضر ہو جاتے ہیں اور یہ سلسلہ تا قیامت جاری رہے گا۔ جب قیامت کا دن آئے گا تو سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم ستر ہزار فرشتوں کے جلو میں تشریف لائیں گے اور انہیں فرشتوں کے ساتھ میدانِ حشر کی طرف روانہ ہوں گے۔

مولای صلِّ وسلّم دائمًا ابدًا   علیٰ حبیبک خیر الخلق کلّھم

حضرت خضر اور حضرت الیاس علیہما السّلام کا ارشادِ گرامی

۴۶ ــــ دونوں حضرات علیہما السلام فرماتے ہیں کہ ہم نے رسُولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کو فرماتے سُنا کہ جو شخص مجھ پر درُود پاک پڑھے اللہ تعالیٰ اس کے دل کو یوں پاک کر دیتا ہے جیسے کہ پانی کپڑے کو پاک کر دیتا ہے۔ (القول البدیع ۱۳۳)

سیّدنا امام شعرانی قدس سرّہٗ کا ارشادِ گرامی

۴۷ ــــ درُود پاک کی کثرت کی کم از کم مقدار کے متعلق فرمایا بعض علما کا قول ہے کہ کثرت کی کم از کم تعداد سات سو بار دن کو اور سات سو بار رات کو روزانہ اور بعض علماء نے فرمایا کثرت کی کم از کم مقدار تین سو پچاس بار دن کو اور تین سو پچاس بار رات کو روزانہ ہے۔ (افضل الصلوات صلاۃ ۳۱)

۴۸ ــــ نیز فرمایا ہمارا طریقہ یہ ہے کہ ہم درُود پاک کی اتنی کثرت کریں کہ ہم حالتِ بیداری میں سیّدِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کے حضور حاضر ہوں جیسے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین حاضر ہوتے تھے اور ہم سرکار سے دینی امور

کے بارے میں اور ان احادیث مبارکہ کے بارے میں سوال کریں جن کو حفاظ نے ضعیف کہا ہے اور اگر ہمیں یہ حاضری نصیب نہ ہو تو ہم دُرود پاک کی کثرت کرنے والوں سے شمار نہ ہوں گے۔ (افضل الصلوات ص۱۳۱)

جیسے کہ حضرت علامہ جلال الدین سیوطی قدس سرہٗ بیداری کی حالت میں جاگتے ہوئے ۷۵ بار سید دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی زیارت باسعادت سے مشرف ہوئے، خود فرماتے ہیں کہ "میں اب تک بیداری کی حالت میں سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی زیارت سے ۷۵ بار نوازا گیا ہوں اور جن احادیثِ مُبارکہ کو محدثین نے ضعیف کہا ہے میں اُن کے بارے میں رسُولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم سے پوچھ لیا کرتا ہوں"۔ (میزان کبریٰ ص۴۲)

۴۹ — نیز امام شعرانی نے فرمایا اے بھائی اللہ تعالیٰ تک پہنچنے کے راستوں میں سے قریب تر راستہ ہے رسُولِ اکرم شفیعِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم پر دُرود پاک پڑھنا لہٰذا جو شخص سیدِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی دُرود پاک والی خاص خدمت نہ کر سکے اور اللہ تعالیٰ تک پہنچنے کا ارادہ کرے تو وُہ محال کا طالب ہے یعنی یہ ناممکن ہے ایسے شخص کو حجابِ حضرت اندر داخل ہی نہیں ہونے دے گا اور ایسا شخص جاہل ہے، اسے دربارِ الٰہی کے آداب کا پتہ ہی نہیں، ایسے کی مثال اس کسان کی ہے جو بادشاہ کے ساتھ بلا واسطہ ملاقات کرنا چاہتا ہے۔ (افضل الصلوات ص۱۳۱)

۵۰ — نیز فرمایا اے میرے عزیز تجھ پر لازم ہے کہ تُو دُرود پاک کی کثرت کرے کیونکہ جو رسُولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے خدام ہوں گے

سید الکونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے اکرام کی وجہ سے قیامت کے دن ان کے ساتھ دوزخ کے زبانیہ (فرشتے) کسی قسم کا تعرض نہیں کریں گے۔ (افضل الصلوات ص۳)

حشر میں ڈھونڈا ہی کریں ان کو قیامت کے سپاہی
پر وہ کس کو ملے جو تیرے دامن میں چھپا ہو

۵۱۔ نیز فرمایا اے میرے عزیز اگر اعمال میں کوتاہی ہو مگر سرورِ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی حمایت حاصل ہو تو یہ زیادہ نافع ہے اس سے کہ اعمالِ صالحہ بہت ہوں لیکن سیدِ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی حمایت حاصل نہ ہو۔ (افضل الصلوات ص۳)

۵۲۔ شیخ اکبر شیخ محی الدین ابنِ عربی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اہلِ محبت کو چاہیے کہ وہ درود پاک پڑھنے پر صبر و استقلال کے ساتھ ہمیشگی کریں، یہانتک کہ بجنت جاگیں اور وہ جانِ جہاں خود قدم رنجہ فرمائیں اور شرفِ زیارت سے نوازیں۔ ("نورِ بصیرت" از میاں عبدالرشید، روزنامہ نوائے وقت)

۵۳۔ ڈاکٹر عبدالمجید ملک نے علامہ محمد اقبال سے دریافت کیا کہ آپ حکیم الامت کیسے بن گئے؟ تو علامہ اقبال نے بلا توقف فرمایا یہ تو کوئی مشکل نہیں، آپ چاہیں تو آپ بھی حکیم الامت بن سکتے ھیں۔ ملک صاحب نے استعجاب سے پوچھا "وہ کیسے" تو علامہ اقبال نے فرمایا میں نے گن کر ایک کروڑ مرتبہ درود شریف پڑھا ہے اگر آپ بھی اس نسخہ پر عمل کریں تو آپ بھی حکیم الامت بن سکتے ہیں۔

(روزنامہ نوائے وقت ۲۱ اپریل ۱۹۸۹ء)

تیسرا باب

درود پاک کے متعلق واقعات

وہ دانائے سبل ختم الرسل مولائے کل جس نے

غبار راہ کو بخشا فروغ وادی سینا

نگاہ عشق و مستی میں وہی اول وہی آخر

وہی قرآں وہی فرقاں وہی یسیں وہی طہ

وَمَا أَرْسَلْنٰكَ
إِلَّا
رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ
اور ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عالمین کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے

بلغ العلیٰ بکمالہ
کشف الدجیٰ بجمالہ
حسنت جمیع خصالہ
صلوا علیہ وآلہ

واقعات

دُنیوی مصیبتوں اور پریشانیوں کا دفعیہ دُرود پاک سے
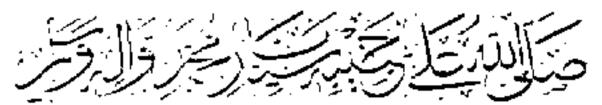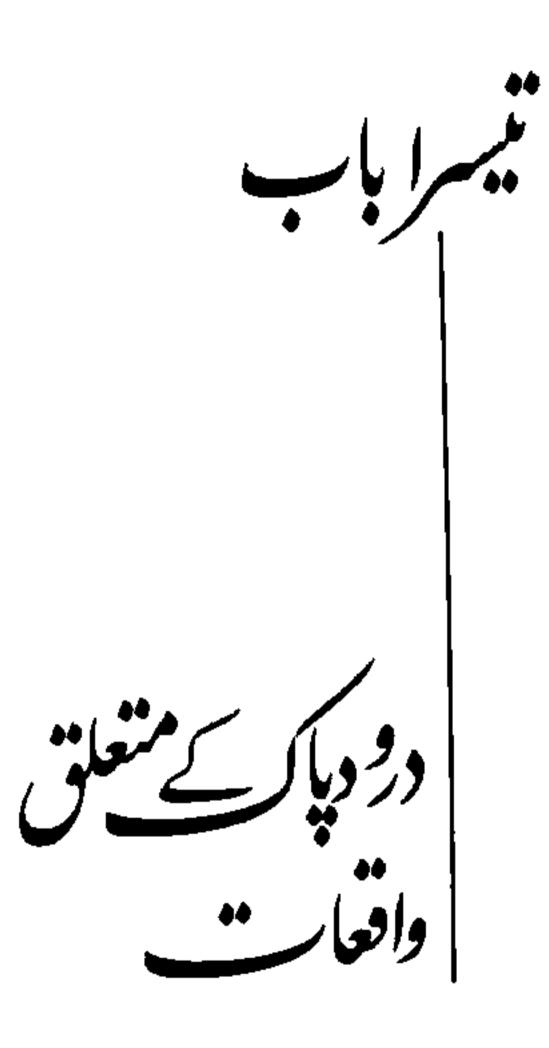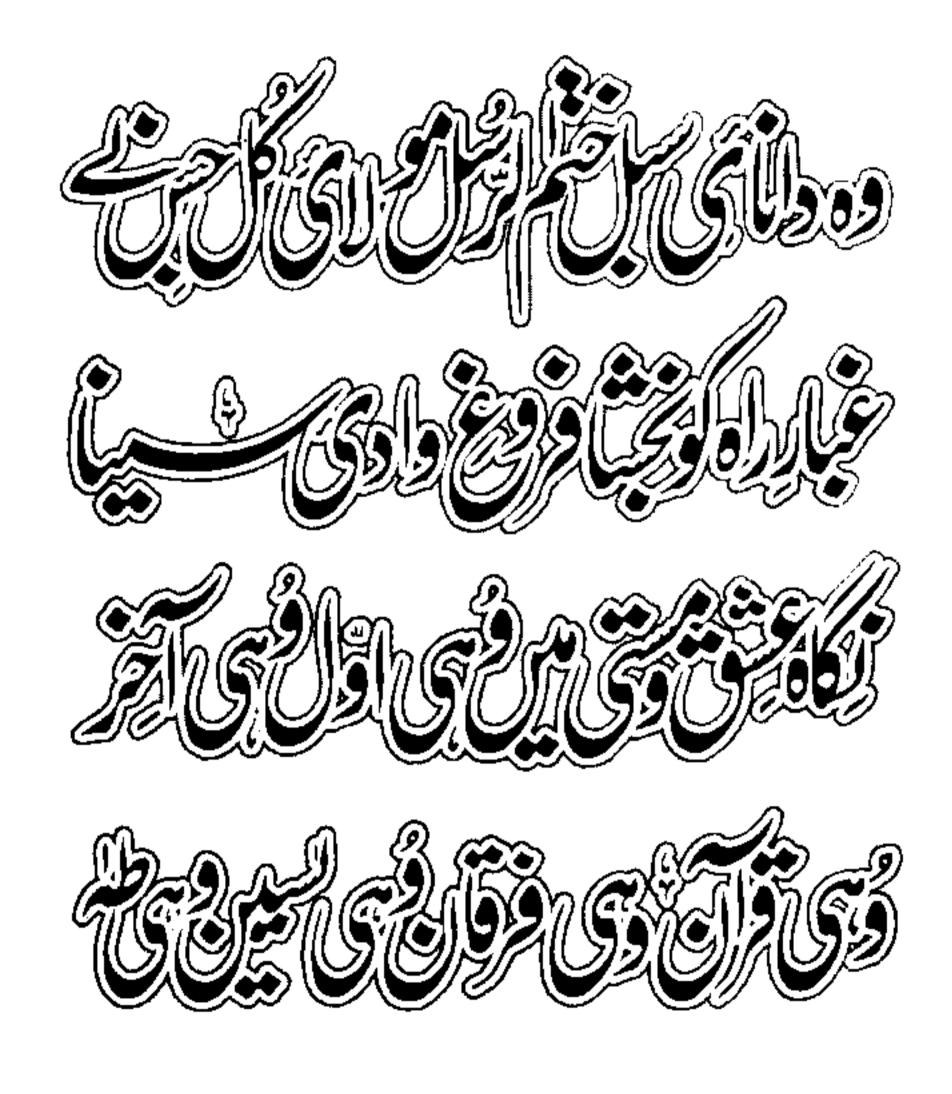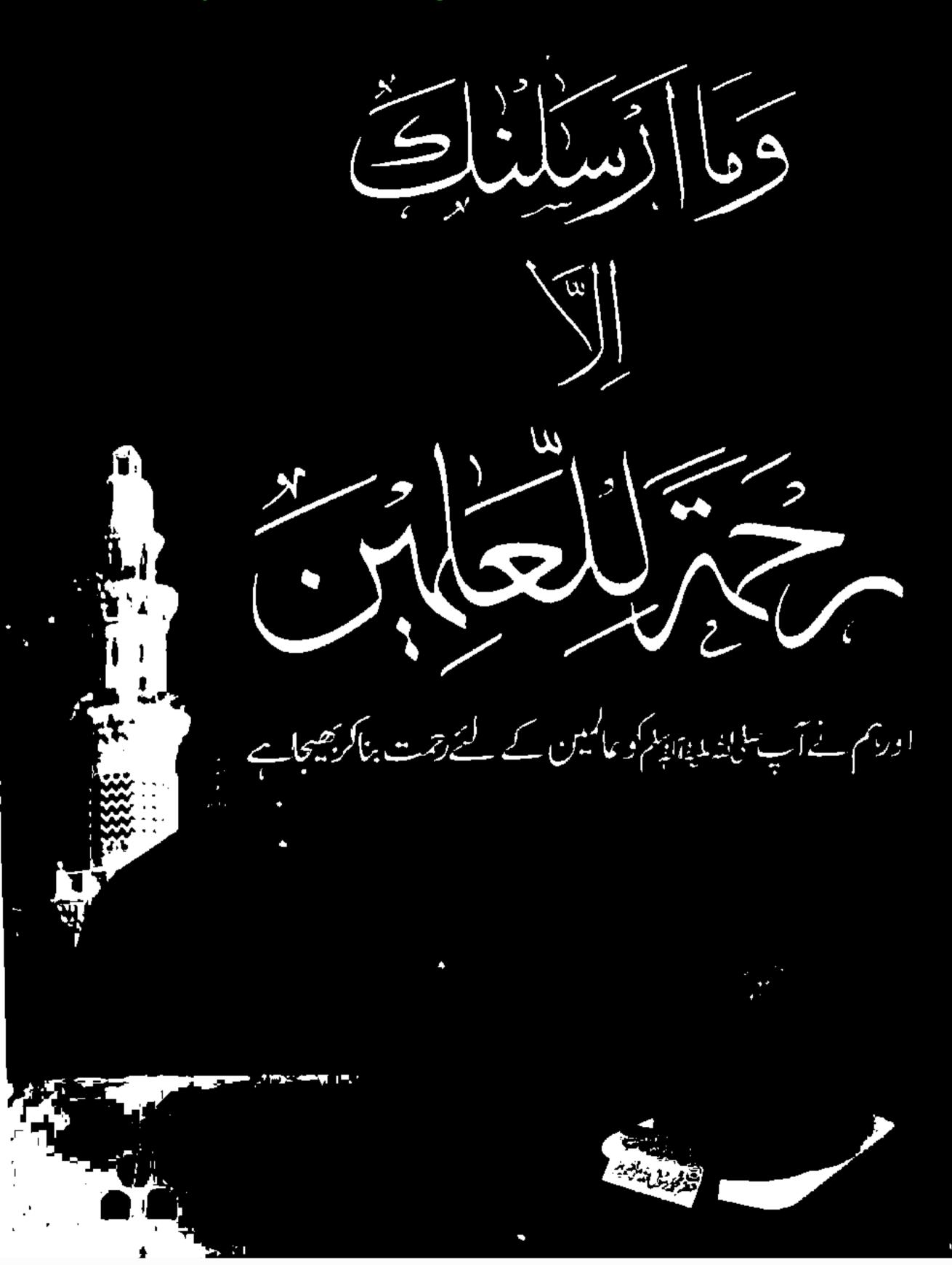
ا۔۔۔ کسی شخص نے کسی دوست سے تین ہزار دینار قرض لیا اور واپسی کی تاریخ مقرر ہو گئی۔ مگر ہوتا وہی ہے جو اللّٰہ تعالیٰ کو منظور ہو۔ اُس شخص کا کاروبار معطّل ہو گیا اور وُہ بالکل کنگال ہو کر رہ گیا۔

قرض خواہ نے تاریخِ مقررہ پر پہنچ کر قرضہ کی واپسی کا مطالبہ کیا۔ اُس مقروض نے معذرت چاہی کہ بھائی میں مجبور ہوں میرے پاس کوئی چیز نہیں ہے۔ قرض خواہ نے قاضی کے ہاں دعوٰی دائر کر دیا۔ قاضی صاحب نے اُس مقروض کو طلب کیا اور سماعت کے بعد اُس مقروض کو ایک ماہ کی مہلت دی اور فرمایا کہ اس قرضہ کی واپسی کا انتظام کرو۔ مقروض عدالت سے باہر آیا اور سوچنے لگا کہ کیا کروں (ممکن ہے کہ اُس نے کہیں سے یہ پڑھا ہو یا علمائے کرام سے یہ سُنا ہو کہ رسُولِ اکرم صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے، جس بندے پر کوئی مصیبت کوئی پریشانی آجائے تو وُہ مجھ پر درُودِ پاک کی کثرت کرے کیونکہ درُود پاک مصیبتوں پریشانیوں کو لے جاتا ہے اور رزق بڑھاتا ہے) الحاصل اُس نے عاجزی اور زاری کے ساتھ مسجد کے گوشے میں بیٹھ کر درُود پاک پڑھنا شروع کر دیا جب ستائیس دن گزر گئے تو اُسے رات کو ایک خواب دکھائی دیا، کوئی کہنے والا کہتا ہے

اے بندے! تو پریشان نہ ہو، اللہ تعالیٰ کارساز ہے تیرا قرض ادا ہو جائے گا۔ تو علی بن عیسیٰ وزیرِ سلطنت کے پاس جا اور جا کر اُسے کہہ دے کہ قرضہ ادا کرنے کے لیے مجھے تین ہزار دینار دیدے۔

فرمایا جب میں بیدار ہوا تو بڑا خوشحال تھا۔ پریشانی ختم ہو چکی تھی لیکن یہ خیال آیا کہ اگر وزیر صاحب کوئی دلیل یا نشانی طلب کریں تو میرے پاس کوئی دلیل نہیں ہے۔ دوسری رات ہوئی جب آنکھ سو گئی تو قسمت جاگ اُٹھی۔ مجھے آقائے دوجہاں، رحمتِ دوعالم شفیعِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا دیدار نصیب ہوا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے بھی علی بن عیسیٰ وزیر کے پاس جانے کا ارشاد فرمایا، جب آنکھ کھلی تو خوشی کی انتہا نہ تھی۔ تیسری رات پھر اُمّت کے والی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم تشریف لاتے ھیں اور پھر حکم فرماتے ہیں کہ وزیر علی بن عیسیٰ کے پاس جاؤ اور اُسے یہ فرمان سُنا دو۔ عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم)! (فداک ابی وامی) میں کوئی دلیل یا علامت چاہتا ہوں جو کہ اس ارشاد کی صداقت کی دلیل ہو۔ یہ سُن کر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے میری عرض کی تحسین فرمائی اور فرمایا کہ اگر وزیر تجھ سے کوئی علامت دریافت کرے تو کہہ دینا اس کی سچائی کی علامت یہ ہے کہ آپ نمازِ فجر کے بعد کسی کے ساتھ کلام کرنے سے پہلے پانچ ہزار بار درود پاک کا تحفہ دربارِ رسالت میں پیش کرتے ہو جسے اللہ تعالیٰ اور کراماً کاتبین کے سوا کوئی نہیں جانتا۔

یہ فرما کر سیّدِ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم تشریف لے گئے۔ میں بیدار ہوا، نمازِ فجر کے بعد مسجد سے باہر قدم رکھا اور آج مہینہ پورا ہو چکا تھا میں وزیر صاحب

کی رہائش گاہ پر پہنچا اور وزیر صاحب سے سارا قصّہ کہہ سُنایا جب وزیر صاحب نے کوئی دلیل طلب کی اور میں نے حضُور محبُوبِ کبریا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کا ارشاد سنایا تو وزیر صاحب خوشی اور مسرّت سے چمک اُٹھے اور فرمایا، "مرحبا! برسُولِ اللہ حقًا" اور پھر وزیر صاحب اندر گئے اور نو ہزار دینار لے کر آ گئے۔ اُن میں سے تین ہزار گن کر میری جھولی میں ڈال دیے اور فرمایا یہ تین ہزار قرضہ کی ادائیگی کے لیے اور پھر تین ہزار اور دیے کہ یہ تیرے بال بچّے کا خرچ اور پھر تین ہزار اور دیے اور فرمایا یہ تیرے کاروبار کے لیے، اور ساتھ ھی وداع کرتے وقت قسم دے کر کہا اے بھائی! تو میرا دینی اور ایمانی بھائی ہے خُدارا یہ تعلق و محبت نہ توڑنا اور جب بھی آپ کو کوئی کام، کوئی حاجت درپیش ہو، بلا روک ٹوک آجانا میں آپ کے کام دل و جان سے کیا کروں گا۔ فرمایا کہ میں وُہ رقم لے کر سیدھا قاضی صاحب کی عدالت میں پہنچ گیا اور جب فریقین کو بلاوا ہوا تو میں قاضی صاحب کے ہاں پہنچا اور دیکھا کہ قرض خواہ مبہوت کھڑا ہے۔

میں نے تین ہزار دینار گن کر قاضی صاحب کے سامنے رکھ دیے، اب قاضی صاحب نے سوال کر دیا کہ بتا تو یہ اتنی دولت کہاں سے لے آیا ہے؟ حالانکہ تُو مفلس اور کنگال تھا۔ میں نے سارا واقعہ بیان کر دیا۔ قاضی صاحب یہ سُن کر خاموشی سے اُٹھ کر گھر گئے اور گھر سے تین ہزار دینار لے کر آ گئے اور فرمایا ساری برکتیں وزیر صاحب ہی کیوں لوٹ لیں، میں بھی اُسی سرکار کا غلام ہوں، تیرا یہ قرضہ میں ادا کرتا ہوں جب صاحبِ دَین (قرضے والے) نے یہ ماجرا دیکھا تو وُہ بولا کہ ساری رحمتیں تم لوگ ہی کیوں سمیٹ لو، میں بھی انکی رحمت

کا حقدار ہوں، یہ کہہ کر اُس نے تحریر کر دیا کہ میں نے اِس کا قرض اللہ جل جلالہٗ و رسُول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے لیے معاف کر دیا۔ اور پھر مقروض سے قاضی صاحب سے کہا آپ کا شکریہ! لیجیے اپنی رقم سنبھال لیجیے! تو قاضی صاحب نے فرمایا اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے رسُول (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) کی محبت میں جو دینار لایا ہوں وُہ واپس لینے کو ہرگز تیار نہیں ہوں، یہ آپ کے ہیں آپ لے جائیں۔

تو میں بارہ ہزار دینار لے کر گھر آ گیا اور قرضہ بھی معاف ہو گیا۔ یہ برکت ساری کی ساری درُود پاک کی ہے۔ (جذب القلوب ص ۲۶۳ بتصرف)

مشکل جو سر پہ آ پڑی تیرے ہی نام سے ٹلی
مشکل کشا ہے تیرا نام، تجھ پر درُود اور سلام

۲۔۔۔ایک شخص کے ذمہ پانچ صد درہم قرضہ تھا، مگر حالات ایسے تھے کہ وُہ قرضہ ادا نہیں کر سکتا تھا۔ اس کو نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا عالمِ رویا میں دیدار نصیب ہوا۔ اس نے اپنی پریشانی کی شکایت کی۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے اُمتی کی پریشانی کی کہانی سُن کر فرمایا، تم ابوالحسن کیسائی کے پاس جاؤ اور میری طرف سے اُسے کہو کہ وُہ تمہیں پانچ سو درہم دے، وُہ نیشاپور میں ایک سخی مرد ہے۔ ہر سال دس ہزار غریبوں کو کپڑے دیتا ہے اور اگر وُہ کوئی نشانی طلب کرے تو کہہ دینا کہ تم ہر روز دربارِ رسالت میں سو بار درُود پاک کا تحفہ حاضر کرتے ہو، مگر کل تم نے درُود پاک نہیں پڑھا۔

وُہ شخص بیدار ہوا اور ابوالحسن کیسائی کے پاس پہنچ گیا اور اپنا حالِ زار بیان

کیا مگر اُس نے کچھ توجہ نہ دی پھر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا پیغام دیا تو اس نے نشانی طلب کی اور جب نشانی بیان کی تو ابو الحسن سُنتے ہی تخت سے زمین پر کود پڑا، اور دربارِ الٰہی میں سجدہ شکر ادا کیا اور پھر کہا لے بھائی یہ میرے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان ایک راز تھا۔ کوئی دُوسرا اِس راز سے واقف نہ تھا۔ واقعی کل میں درُود پاک پڑھنے سے محروم رہا تھا۔

پھر ابو الحسن کیسائی نے اپنے کارندوں کو حکم دیا کہ اسے پانچ سو کے بجائے دو ہزار پانچ سو درہم دے دو۔ اور ابو الحسن کیسائی نے عرض کیا اے بھائی یہ ہزار درہم آقائے دوجہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے پیغام اور بشارت لانے کا شکرانہ ہے اور یہ ہزار درہم آپ کے یہاں قدم رنجہ فرمانے کا شکرانہ ہے اور پانچ سو درہم سرکار کے حکم کی تعمیل ہے۔ اور مزید کہا کہ آپ کو آئندہ کوئی ضرورت درپیش ہو تو میرے پاس تشریف لایا کریں۔ (معارج النبوۃ صـ ۳۲۹ جلد اوّل)

۳ــــ ایک مولوی صاحب نے ایک شخص کو بطور وظیفہ روزانہ پڑھنے کے لیے درُود پاک بتا دیا اور ساتھ ہی کچھ فوائد دُرود پاک کے سُنا دیے۔

وُہ شخص بڑے شوق و ذوق سے دن رات درُود پاک پڑھتا رہا، اور ایسا اس میں محو ہوا کہ دُنیا کے کام چھوٹ گئے اُس کی بیوی فاجرہ تھی جب کبھی خاوند کو دیکھتی تو اُسکے مُنہ سے درُود پاک کا ورد جاری رہتا اُسے بے حد ناگوار معلوم ہوتا۔ ایک دن وُہ عورت بولی ارے بدبخت! کیا تم ہر وقت صَلِّ علیٰ مُحمّد کہتے رہتے ہو اس کو چھوڑ دو اور مرد بنو! کچھ کما کر لاؤ، مگر اس کا خاوند باوجود ایسی طعن و تشنیع کے درُود پاک کا وِرد نہ چھوڑتا تھا۔ اتّفاق سے وُہ شخص کسی مہاجن

کا مقروض تھا۔ اُس نے مطالبہ کیا' یہ نہ دے سکا۔ مہاجن نے عدالت میں دعویٰ دائر کر دیا۔

اب اس کی عورت کو اور بھی موقع مل گیا، خُوب زبان درازی کی اور خاوند کو بُرا بھلا کہا، وُہ مردِ صالح تنگ آ کر آدھی رات کو اُٹھا اور دربارِ الٰہی میں نہایت ہی زاری کی اور عاجزی سے عرض کی یا اللہ! تو سب کچُھ جانتا ہے میں بیوی اور مہاجن سے لاچار ہو گیا ہوں، تُو بے سہاروں کا سہارا ہے تُو حاجت مندوں کا حاجت روا ہے۔ دریائے رحمت جوش میں آیا اور اس مردِ صالح پر اللہ تعالےٰ نے نیند مسلّط کر دی اور اس نے خواب میں دیکھا کہ ایک بزرگ نہایت ہی حسین و جمیل پاکیزہ صُورت سامنے آئے اور نہایت شیریں زبان سے گویا ہوئے، اے پیارے! کیوں اتنے بے قرار ہو؟ گھبراؤ نہیں! تمہارا کام بن جائے گا۔ میں خود تمہارا مددگار ہوں۔ اس مردِ صالح نے عرض کی کہ آپ کون ہیں؟ فرمایا "میں وہی ہوں جن پر تُو درُود پاک پڑھتا رہتا ہے"۔

یہ سُن کر بہت خوش ہوا اور دِل کی ساری کی ساری بیقراری دُور ہو گئی، اور پھر سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ وسلّم نے فرمایا گھبرانے کی ضرورت نہیں، تم صبح وزیرِ اعظم کے پاس جانا اور اُس کو وظیفہ کی مقبُولیت کی خوشخبری سُنانا جب وُہ مردِ درویش بیدار ہوا اور صبح کو اپنے ٹوٹے پھوٹے لباس کے ساتھ وزیرِ اعظم کی رہائش گاہ کی طرف روانہ ہوا۔ دروازہ پر جا کر دربانوں سے کہا میں وزیر صاحب سے ملنا چاہتا ہوں، دربان اُس کی حیثیت اور لباس دیکھ کر مُسکرا دیئے اور کہا کیا آپ وزیرِ اعظم کے ساتھ ملاقات کرنے کے قابل ہیں؟ چلو یہاں سے بھاگو!

لیکن اِن دربانوں میں ایک رحم دل بھی تھا، اس کو رحم آگیا اور کہا بھائی!
ٹھہر جا، میں وزیر صاحب سے عرض کرتا ہوں اگر اجازت ہوگئی تو ملاقات کر لینا
جب وزیر صاحب سے ماجرا بیان کیا گیا تو انہوں نے کہا اس آدمی کو بلالو، جب
وُہ وزیر کے ہاں پہنچا تو وزیر کے استفسار پر سارا واقعہ بیان کر دیا۔ وزیرِ اعظم وظیفہ
کی خوشخبری سُن کر بہت خوش ہوا اور اسے بجائے ایک سو کے تین سو روپے دے
کر رخصت کیا۔

جب وُہ مردِ صالح روپے لے کر گھر پہنچا اور بیوی کو دیا تو وُہ بھی خوش
ہوگئی۔ بیوی کو روپے دینے کے بعد وُہ اپنے کام (درود پاک پڑھنے) میں مشغول
ہوگیا۔ جب مقدمہ کی تاریخ آئی تو وُہ ۱۰۰ سو روپیہ لے کر عدالت میں جا پہنچا اور
حاکم کے سامنے رکھ دیا۔ قرضہ خواہ مہاجن وُہ روپیہ دیکھ کر حاکم سے کہنے لگا جناب!
یہ روپیہ کہیں سے چوری کر کے لایا ہے کیونکہ اس کے پاس تو کُچھ بھی نہیں تھا۔
یہ سُن کر حاکم نے پُوچھا بتاؤ! یہ روپیہ کہاں سے لیا ہے؟ ورنہ قید کر لیے جاؤ گے۔
اس نے کہا یہ بات وزیرِ اعظم سے معلوم کرو کہ میرے پاس روپیہ کہاں سے آیا ہے
حاکم نے وزیرِ اعظم کی خدمت میں خط لکھا، وزیر صاحب نے خط پڑھ کر جواب
لکھا "جج صاحب خبردار! خبردار! اگر اس بندے کے ساتھ ذرا بھی بے ادبی
کرو گے تو معزول کر دیے جاؤ گے۔ جج یہ جواب پڑھ کر خوفزدہ ہوگیا اور اس
مردِ صالح کو اپنی کرسی پر بٹھایا اور بڑی خاطر داری کی اور جو ۱۰۰ سو روپیہ اس مردِ صالح
نے دیا تھا وُہ واپس کر کے مہاجن کو اپنی طرف سے ۱۰۰ سو روپیہ دے دیا۔
مہاجن نے جب یہ منظر دیکھا تو خیال کیا کہ جب وزیرِ اعظم اور حاکم بھی اس

کے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ خدا بھی اس کے ساتھ ہے۔ اُس نے وُہ سوروپیہ واپس دے دیا۔ معلوم ہوا کہ درُود پاک دونوں جہان کی مُرادیں پُوری کرتا ہے کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے۔

ہر کہ سازد وِردِ جاں صلِّ علیٰ!
حاجتِ دارین او گردد روا!

جس نے صلِّ علیٰ کو وِردِ جاں بنالیا اس کی دونوں جہان کی حاجتیں پُوری ہوں گی۔ (وعظِ بے نظیر ص۲۵)

سبق: اِن تینوں واقعات سے اور آئندہ کے واقعات سے یہ روزِ روشن کی طرح واضح ہوجاتا ہے کہ رسُولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم اللہ تعالیٰ کی عطا سے ہر اُمتی کو جانتے ہیں اور اُن کی پریشانیوں سے بھی واقف ہیں اور یہی عقیدہ اکابر اہلِ سُنّت وجماعت کا ہے۔ چنانچہ حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی قدس سرہٗ "تفسیر عزیزی" میں آیتِ مُبارکہ وَيَكُونَ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ تمہارے رسُول تم پر قیامت کے دن بدیں وجہ گواہی دیں گے کہ وُہ نُورِ نبوت سے ہر مومن کے رتبے کو جانتے ہیں اور یہ بھی جانتے ہیں کہ اس کے ایمان کی حقیقت کیا ہے؟ اور یہ بھی جانتے ہیں کہ میرے فلاں اُمتی کی ترقی میں کیا چیز رکاوٹ بنی ہوتی ہے؟

الحاصل رسُولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم تمہارے گناہوں کو بھی جانتے ہیں اور تمہارے ایمان کے درجات کو بھی جانتے ہیں اور وُہ تمہارے اچھے بُرے عملوں کو بھی جانتے ہیں اور تمہارے اخلاص ونفاق کو بھی جانتے ہیں۔

(تفسیر عزیزی ص۵۱۸ سورۂ بقرہ)

بلکہ سرورِ دوعالم نورِ مجسّم شفیعِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے خود فرمایا بیشک اللہ تعالیٰ نے ساری دُنیا میرے سامنے کردی ہے اور میں دُنیا کی طرف اور جو کچھ قیامت کے دن تک اس میں ہونے والا ہے سب کچھ دیکھ رہا ہوں جیسے کہ میں اپنے ہاتھ کی اِس ہتھیلی کو دیکھ رہا ہوں۔ (اس حدیث مبارکہ کو سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے روایت کیا ہے)۔ (مواہب لدنیہ و شرحہ للزرقانی ص۲۱۴ ج۷)

نیز صاحبِ تفسیر "روح المعانی" رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تفسیر میں آیتِ مبارکہ یَآ اَیُّهَا النَّبِیُّ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا کی تفسیر کرتے ہوئے لکھا ہے، اے پیارے نبی! ہم نے آپ کی اُمت پر آپ کو شاہد بنایا ہے کہ آپ اُن کے احوال کی نگرانی فرماتے ہیں اور اُن کے عملوں کو ملاحظہ فرماتے ہیں اور آپ کی امت سے تصدیق و تکذیب یا ہدایت و گمراہی جو کچھ صادر ہوتا ہے آپ اس کے بھی گواہ ہیں۔ (تفسیر روح المعانی ص۴۵، جز ۲۲)

(مزید اس مسئلہ کی تفصیل درکار ہو تو فقیر کا رسالہ "الیواقیت والجواہر" کا مطالعہ کریں)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو عقائدِ اہلسنت وجماعت پر قائم رکھے اور اسی پر خاتمہ بالخیر ہو!۔

۴ــــ حضرت ابو عبداللہ رصاع اپنی کتاب تحفہ میں لکھتے ہیں کہ بغداد میں ایک شخص فقیر حاجتمند عیال دار، صابر و عابد رہتا تھا ایک دن وہ رات کو نماز کے لیے اُٹھا تو اُس کے بچے بھوک کی وجہ سے رو رہے تھے، جب وہ نماز سے فارغ ہوا تو اُس نے بچوں اور بیوی کو بلایا اور کہا بیٹھو اور اللہ تعالیٰ کے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم پر درود پاک پڑھو اور دیکھو کہ اللہ تعالیٰ کیسے درود پاک

کی برکت سے ہمیں غنی کرتا ہے اپنے فضل وجود اور احسان سے۔

لہٰذا وہ سب بیٹھ گئے اور درودِ پاک پڑھنا شروع کر دیا۔ درودِ پاک پڑھتے پڑھتے بچے تو سو گئے، اور اللہ تعالیٰ نے اُس مردِ صالح پر بھی نیند طاری کر دی جب آنکھ سو گئی تو قسمت جاگ اُٹھی۔ اور وہ شاہِ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے دیدار کی دولت سے مشرف ہوا۔ اور آقائے دوجہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے تسلی دی اور فرمایا جب اللہ تعالیٰ کے حکم سے صبح ہو گی تو اے پیارے اُمتی! تجھے فلاں مجوسی کے گھر جانا ہو گا اور اسے میرا سلام کہنا، نیز یہ کہنا کہ تیرے حق میں جو دُعا ہے وہ قبول ہو چکی ہے اور تجھے اللہ تعالیٰ کے رسول فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے دیئے میں سے مجھے (یعنی قاصد کو) دے۔

یہ فرما کر رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم تشریف لے گئے اور وہ مردِ صالح بیدار ہوا تو مسرت و شادمانی انتہا کو پہنچی ہوئی تھی، لیکن اُس نے دل میں سوچا کہ جس نے خواب میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا اُس نے الحق حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) کو ہی دیکھا۔ کیونکہ شیطان (العیاذ باللہ) حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شکل میں نہیں آ سکتا۔ اور پھر یہ بھی محال ہے کہ حضور علیہ السلام مجھے ایک آگ کے پجاری مجوسی کی طرف بھیجیں، اور پھر اُس کو سلام بھی فرمائیں یہ کیسے ہو سکتا ہے؟ پھر سو گیا تو پھر قسمت کا ستارہ چمکا، پھر نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے وہی حکم دیا۔

جب صبح ہوئی تو مجوسی کے گھر پوچھتا ہوا پہنچ گیا۔ مجوسی کا گھر تلاش کرنے میں کوئی دشواری نہ ہوئی کیونکہ وہ بہت مالدار تھا اُس کا کاروبار وسیع تھا

جب مجوسی کے سامنے ہوا تو چونکہ مجوسی کے کارندے کافی تھے، اُس نے اسے اجنبی دیکھ کر پُوچھا، کیا آپ کو کوئی کام ہے؟ اُس مردِ صالح نے فرمایا" وُہ میرے تیرے درمیان علیحدگی کی بات ہے۔

اُس نے نوکروں، غلاموں کو حکم دیا کہ وُہ باہر چلے جائیں۔ جب تخلیہ ہو گیا تو مردِ صالح نے کہا تجھے ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے سلام فرمایا ہے۔ یہ سُن کر مجوسی نے سوال کیا، کون تمہارا نبی ہے؟ فرمایا محمد صلی اللہ علیہ وسلم یہ سُن کر مجوسی نے کہا کیا آپ کو معلوم نہیں کہ میں مجوسی ہوں اور میں اُن کے لائے ہوئے دین کو نہیں مانتا۔ اِس پر اُس مردِ صالح نے فرمایا میں جانتا ہوں، لیکن میں نے دو بار حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا ہے اور مجھے اسی بات کی تاکید فرمائی ہے۔ یہ سُن کر مجوسی نے اللہ تعالیٰ کی قسم دلائی کہ کیا واقعی تجھے تمہارے نبی نے بھیجا ہے۔ اس نے کہا اللہ تعالیٰ شاھد ہے۔ اور مجھے یہی فرمایا ہے۔

پھر مجوسی نے پُوچھا، "اور کیا کہا ہے؟ اس نیک مرد نے کہا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے مزید یہ فرمایا ہے کہ تُو اللہ تعالیٰ کے دیے ہوئے میں سے مجھے کچھ دے اور یہ کہ تیرے حق میں دُعا قبول ہے۔ اِس مجوسی نے پُوچھا تجھے معلوم ہے کہ وُہ کونسی دُعا ہے؟ اس نے جواباً فرمایا مجھے علم نہیں، پھر مجوسی نے کہا میرے ساتھ اندر آ، میں تجھے بتاؤں وُہ کونسی دُعا ہے۔ جب میں اندر گیا اور بیٹھے تو مجوسی نے کہا آپ اپنا ہاتھ بڑھائیں تاکہ میں آپ کے ہاتھ پر اسلام قبول کروں اور اُس نے ہاتھ پکڑ کر کہا۔

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔

اِسلام قبول کر لینے کے بعد اس نے اپنے ہم نشینوں کو کارندوں کو بُلایا اور فرمایا "سُن لو! میں گمراہی میں تھا اللہ تعالیٰ نے مجھے ہدایت دی ہے میں نے ہدایت قبول کر لی اور میں نے تصدیق کی اور میں ایمان لایا ہوں اللہ تعالیٰ سُبحانہٗ پر اور اُس کے نبی محمد مصطفےٰ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم پر۔

لہٰذا تم میں سے جو ایمان لے آئے تو اُس کے پاس جو میرا مال ہے وُہ اس پر حلال ہے۔ اور جو ایمان نہ لائے وُہ میرا مال ابھی واپس کر دے اور آئندہ نہ وُہ مجھے دیکھے نہ میں اسے دیکھوں۔ تو چونکہ اُس کے مال سے کافی مخلوق تجارت کرتی تھی، اِس کے اعلان سے اکثر اُن میں سے ایمان لے آئے اور جو ایمان نہ لائے، وُہ اُس کا مال واپس کر کے چلے گئے پھر اُس نے اپنے بیٹے کو بُلایا اور فرمایا بیٹا! "میں نے اِسلام قبول کر لیا ہے، لہٰذا اگر تو بھی اِسلام قبول کر لے تو تُو میرا بیٹا اور میں تیرا باپ ہوں ورنہ آج سے نہ تُو میرا بیٹا اور نہ میں تیرا باپ"!

یہ سُن کر بیٹے نے کہا اَبّاجان! جو آپ نے راستہ اختیار کیا ہے میں اس کی مخالفت ہرگز نہیں کروں گا۔ لیجیے سُن لیجیے۔

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللهِ

صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ۔

پھر اُس نے اپنی بیٹی کو بُلایا جو کہ اپنے ہی بھائی کے ساتھ شادی شدہ تھی اور یہ مجوسیوں کے مذہب کے مطابق تھا۔ اُس نے اپنی بیٹی سے بھی وہی کچھ کہا جو اپنے بیٹے سے کہا تھا۔ یہ سُن کر بیٹی نے کہا مجھے قسم ہے خُدا کی! میرا شادی کے دن سے آج تک اپنے بھائی کے ساتھ ملاپ نہیں ہوا بلکہ مجھے سخت نفرت

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم

رہی ہے۔ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ۔

یہ سُن کر باپ بہت خوش ہوا۔ پھر اُس نے مردِ صالح سے کہا، کیا آپ چاہتے ہیں کہ میں آپ کو وہ دُعا بتاؤں جس کی قبولیت کی خوشخبری آپ لائے ہیں اور وُہ کیا چیز ہے جس نے رسُول اکرم، نبیِ محترم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کو مُجھ سے راضی کیا ہے؟ مردِ صالح نے فرمایا ہاں! ضرور بتائیں!

اُس نے کہا جب میں نے اپنی بیٹی کی شادی اپنے بیٹے سے کی تھی تو میں نے عام دعوت کی تھی۔ سب لوگوں کو کھانا کھلاتا رہا حتیٰ کہ کیا شہری کیا دیہاتی سب کھا گئے۔ جب سب کھا کر فارغ ہو کر چلے گئے تو چونکہ میں تھک کر چُور ہو چکا تھا میں نے مکان کی چھت پر بستر لگوایا تاکہ آرام کروں، اور میرے پڑوس میں ایک سیّد زادی جو کہ سیّدنا امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اولاد میں سے ہے۔ اور اس کی چھوٹی چھوٹی بچیاں رہتی تھیں۔ جب میں اُوپر لیٹا تو میں نے ایک صاحبزادی سے سُنا وُہ اپنی والدہ محترمہ سے کہہ رہی تھیں، امّی جان! آپ نے دیکھا کہ ہمارے پڑوسی مجوسی نے کیا کیا ہے؟ ہمارا اُس نے دل دُکھایا ہے۔ سب کو کھلایا مگر ہمیں اُس نے پُوچھا تک نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے ہماری طرف اچھی جزا نہ دے۔

جب میں نے اُس شہزادی سے یہ بات سُنی تو میرا دل پھٹ گیا، اور سخت کوفت ہوئی، ہائے! میں نے ایسا کیوں کیا؟ میں جلدی سے نیچے اُترا اور پُوچھا کہ یہ کتنی شاہزادیاں ہیں، تو مجھے بتایا گیا کہ تین شہزادیاں ہیں اور ایک ان کی والدہ محترمہ ہے۔

میں نے کھانا چُنا اور چار بہترین جوڑے کپڑوں کے لیے اور کچھ نقدی رکھ کر نوکرانی کے ہاتھ اُن کے گھر بھیجا اور خود میں دوبارہ مکان کی چھت پر چڑھ کر بیٹھ گیا۔ جب وُہ چیزیں جو میں نے حاضر کی تھیں ان کے ہاں پہنچیں تو وُہ بہت خوش ہوئیں اور شہزادیوں نے کہا "امّی جان! ہم کیسے یہ کھانا کھالیں حالانکہ بھیجنے والا مجوسی ہے۔" یہ سُن کر اُن شہزادیوں کی والدہ محترمہ نے فرمایا بیٹی! یہ اللّٰہ تعالیٰ کا رزق ہے اُس نے بھیجا ہے۔ تو شہزادیوں نے کہا ہمارا مطلب یہ نہیں ہے بلکہ ہمارا مطلب یہ ہے کہ ہم اس کھانے کو ہرگز نہیں کھاسکتیں جب تک وُہ مجوسی ہے۔ پہلے اُس کے لیے اپنے نانا جان کی شفاعت سے اِس کے مُسلمان ہونے اور اس کے جنّتی ہونے کی اللّٰہ تعالیٰ سے دُعا کریں۔

اُن شہزادیوں نے دُعا کرنا شروع کی اور اُن کی والدہ محترمہ آمین کہتی رہیں لہٰذا یہ وُہ دُعا ہے جس کی قبولیت کی بشارت حبیبِ خُدا صلّی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم نے تیرے ہاتھ بھیجی ہے۔ اور اب میں حضور صلّی اللّٰہ تعالیٰ علیہٖ وآلہٖ وسلّم کے حکم کی تعمیل یوں کرتا ہوں کہ جب میں نے اپنی بیٹی کی شادی اپنے بیٹے سے کی تھی تو میں نے ساری جایئداد میں سے نصف ان لڑکے لڑکی کو دی تھی، اور نصف میں نے رکھا تھا اور اب چونکہ ہم سب مُسلمان ہو گئے ہیں اور اس مُبارک اسلام نے دونوں (بہن بھائی) کے درمیان جُدائی کر دی ہے، اب وُہ مال جو اِن کو دیا تھا وُہ آپ کا ہے آپ لے جائیں۔ (سعادۃ الدارین ص۱۳۵)

سبق: اس واقعہ سے یہ سبق ملا کہ سادات کرام کی خدمت کرنے سے اللّٰہ تعالیٰ اور اس کے حبیب صلّی اللّٰہ تعالیٰ علیہٖ وآلہٖ وسلّم راضی ہوتے ہیں
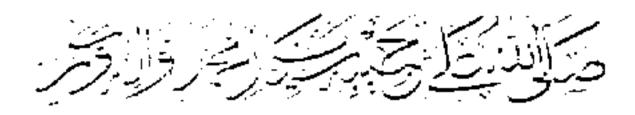
اور اس کے عوض جنّت اور شفاعت نصیب ہوتی ہے۔ اور یہ کہ نبی اکرم شفیعِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم اپنی اُمّت کے ہر فرد سے باذن اللہ واقف ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہٖ سیدنا محمد وآلہٖ وسلّم۔

تنبیہ : سوال :۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کی شریعتِ مطہرہ کا قانون ہے کہ غیر مُسلم کو سلام مت کہو تو خود حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم نے اُس مجوسی کو کیوں سلام فرمایا تھا ؟

جواب :۔ ہم اہلسنّت وجماعت کا عقیدہ ہے کہ رسُولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم باذنِ اللہ دلوں کے احوال جانتے ہیں لہٰذا ہمارے عقیدہ پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ کیونکہ ہمارے نبی تاجدارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم نے اللہ تعالیٰ کی عطا سے اُس مجوسی کے دل میں ایمان دیکھ لیا تھا۔ اور اُس کے ایمان کی بنا پر اُسے سلام بھیجدیا۔

مگر جن لوگوں کا عقیدہ ہے کہ رسُول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کو دلوں کے حالات کا علم نہیں ہے۔ ان پر یہ وزنی اعتراض ہے کہ ان کے نزدیک نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم حکمِ شرع کی خلاف ورزی کرنے پر (معاذ اللہ ثم معاذ اللہ) غلطی کے ترکیب ہوتے ہیں۔

اَللّٰھُمَّ احفظنا من تفوہ مثل ھٰذا القول الخبیث
و وفقنا لتمسك مسلك اھل السُنّة والجماعة
واحشرنا معھم۔

۵ ــــ مستری بابا نُور محمد سوڈیوال والے بیان کرتے ہیں کہ میں مکّہ مکرمہ

گیا وہاں ایک دفعہ ایسا ہوا کہ میرے پاس سے خرچہ ختم ہوگیا، کوئی روپیہ پیسہ نہ تھا میں مزدوری کے لیے نکلا تو مجھے کوئی کام نہ ملا، یوں ہی تین دن گزر گئے ایک دن میں نے حرم شریف میں بیٹھ کر صبح صبح درود پاک پڑھنا شروع کر دیا اچانک مجھے اونگھ آگئی۔

جب طبیعت سنبھلی تو دیکھا میرے پاس ایک اعرابی بیٹھا ہوا تھا اور مجھے کہہ رہا تھا میرے سر میں درد ہے مجھے دَم کر دو۔ میں نے اُسے دَم کیا اور وہ مجھے بیس ریال دے کر چلا گیا۔ اس کے بعد وہ ہر سوموار کو آتا، دَم کراتا اور مجھے دس ریال دے کر چلا جاتا۔ اُس وقت مجھے حضرت صاحب کا ارشاد مبارک یاد آیا کہ درود پاک پڑھنے سے تمام مشکلات ختم ہو جاتی ہیں۔ (خزینہ کرم ص۲۵۲)

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی حَبِیْبِكَ الْمُصْطَفٰی وَنَبِیِّكَ
الْمُجْتَبٰی وَعَلٰی اٰلِہٖ واصحابہٖ کلما ذکرك وذکرہ
الذاکرون وکلما غفل عن ذکرك وذکرہ الْغٰفِلُوْن

۶ــــ حضرت قاضی شرف الدین بارزی رحمۃ اللّٰہ علیہ نے اپنی کتاب "توثیق عری الایمان" میں حضرت شیخ محمد بن موسیٰ ابن نعمان کا واقعہ نقل فرمایا ہے، شیخ ابنِ نعمان نے فرمایا ۶۳۷ھ میں ہم حج سے واپس آرہے تھے قافلہ رواں دواں تھا کہ مجھے راستہ میں حاجت پیش آئی اور میں اپنی سواری سے اُترا، پھر مجھ پر نیند غالب ہوگئی اور میں سو گیا۔ اور بیدار اس وقت ہوا جب سورج غروب ہونے کو تھا۔ میں نے بیدار ہو کر دیکھا کہ میں غیر آباد جنگل میں ہوں۔ میں بڑا خوف زدہ ہوا، اور ایک طرف کو چل دیا، لیکن مجھے معلوم نہیں تھا کہ

جس طرف جانا ہے؟ اور اُدھر رات کی تاریکی چھا گئی۔ مجھ پر اور زیادہ خوف اور دہشت طاری ہوئی۔ پھر مصیبت پر مصیبت یہ کہ پیاس کی شدت تھی اور پانی کا نام ونشان تک نہ تھا، گویا میں ہلاکت کے کنارے پہنچ چکا تھا اور موت کا مُنہ دیکھ رہا تھا۔

زندگی سے نا اُمید ہو کر رات کی تاریکی میں یُوں ندا دی :

"یَا مُحَمَّدَاہْ ! یَا مُحَمَّدَاہْ ! اَنَا مُسْتَغِیْثٌ بِکَ

یارسُول اللہ ! یا حبیب اللہ ! میں آپ سے فریاد کرتا ہوں میری فریاد رسی کیجیے !

میں نے ابھی یہ کلام پُورا بھی نہ کیا تھا کہ میں نے آواز سُنی "اِدھر آؤ" ! میں نے دیکھا کہ ایک بزُرگ ہیں، انہوں نے میرا ہاتھ تھام لیا۔ بس اُن کا میرے ہاتھ کو تھامنا تھا کہ نہ تو کوئی تھکاوٹ رہی نہ پریشانی اور نہ پیاس، مجھے اُن سے اُنس سا ہو گیا، پھر وُہ مجھے لے کر چلے، چند قدم چلے تھے کہ سامنے وہی حاجیوں کا قافلہ جا رہا تھا اور امیرِ قافلہ نے آگ روشن کی ہوئی تھی، اور وُہ قافلہ والوں کو آواز دے رہا تھا۔

اچانک میں کیا دیکھتا ہوں کہ میری سواری میرے سامنے کھڑی ہے۔ میں مارے خوشی کے پکار اُٹھا اور اُن بزرگ نے فرمایا "یہ تیری سواری ہے" اور مجھے اُٹھا کر سواری پر بٹھا کر چھوڑ دیا۔ اور وُہ واپس ہونے پر فرمانے لگے "جو ہمیں طلب کرے اور ہم سے فریاد کرے ہم اُسے نامُراد نہیں چھوڑتے"۔ اُس وقت مجھے پتہ چلا کہ یہی تو حبیبِ خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم ہیں۔ یہی تو اُمت کے

والی اور اُمت کے غمخوار ھیں۔(صلّی اللّٰہ تعالٰی علیہ وآلہٖ وسلّم) اور جب سرکار واپس تشریف لے جارہے تھے تو اُس وقت میں دیکھ رہا تھا کہ رات کی تاریکی میں حضور صلّی اللّٰہ تعالٰی علیہ وآلہٖ وسلّم کے انوار چمک رہے تھے، پھر مجھے سخت کوفت ہوئی کہ ہائے قسمت! میں نے حضور صلّی اللّٰہ تعالٰی علیہ وآلہٖ وسلّم کی دست بوسی کیوں نہ کی؟ ہائے میں کیوں آپ کے قدموں سے لپٹ گیا! (نزہۃ الناظرین)

۷ ـــ کتاب مصباح الظلام میں ہے کہ حضرت ابوحفص حدّاد رضی اللّٰہ عنہ، فرماتے ھیں میں مدینہ منورہ حاضر ہوا، ایک وقت ایسا آیا کہ کھانے کو کچھ نہ تھا بھوک انتہا کو پہنچ چکی تھی، یوں ہی پندرہ دن گزر گئے۔

جب میں زیادہ ہی نڈھال ہوگیا تو میں نے اپنا پیٹ روضۂ اقدس کے ساتھ لگا دیا اور کثرت سے درود پاک پڑھا اور عرض کی یارسول اللّٰہ! (صلّی اللّٰہ تعالٰی علیہ وآلہٖ وسلّم) اپنے مہمان کو کچھ کھلائیے، بھوک نے نڈھال کردیا ہے۔ وھیں پر اللّٰہ تعالٰی نے مجھ پر نیند غالب کردی اور سرکار دوعالم صلّی اللّٰہ تعالٰی علیہ وآلہٖ وسلّم کی زیارت سے مشرف ہوا۔ سیدنا صدیق اکبر حضور علیہ السّلام کے دائیں جانب اور فاروق اعظم بائیں جانب ہیں اور حیدر کرار سامنے ہیں، رضی اللّٰہ تعالٰی عنہم۔

مجھے مولا علی شیر خدا رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ نے بلایا اور فرمایا "اُٹھ! سرکار تشریف لائے ہیں" میں اُٹھا اور دست بوسی کی۔ آقائے دوجہاں صلّی اللّٰہ تعالٰی علیہ وآلہٖ وسلّم نے مجھے روٹی عنایت فرمائی، میں نے آدھی کھالی تو آنکھ کھل گئی، میں بیدار ہوا تو آدھی روٹی میرے ہاتھ میں تھی۔ (سعادۃ الدارین، نزہۃ الناظرین)

صلی اللہ تعالیٰ حبیبہ المصطفےٰ ورسولہ المجتبیٰ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلّم۔

(ان دونوں واقعات کو فقیر نے یک جا کر کے بیان کر دیا ہے)

۸ ـــ حضرت شیخ موسیٰ ضریر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں ایک مرتبہ شورِ دریا میں بحری جہاز پر سوار ہوا۔ اچانک طوفان آگیا اقلابیہ کی آندھی چل گئی اور یہ ایسا طوفان تھا کہ اس کی زد میں آنے والا شاید ہی بچا ہو۔

پریشانی حد سے بڑھ گئی۔ جہاز والے زندگی سے نااُمید ہو گئے۔ میری آنکھ لگ گئی، آنکھ سو گئی تو قسمت جاگ اُٹھی، میں زیارتِ جمالِ مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم سے سرفراز ہوا۔ اُمت کے والی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم فرما رہے ہیں "اے میرے اُمتی! پریشان نہ ہو، جہاز پر سوار لوگوں کو کہدے کہ وُہ ہزار مرتبہ درُودِ نجاتی پڑھیں۔ یہ فرمان سُنتے ہی میری آنکھ کھل گئی۔

میں نے جہاز والوں سے کہا گھبراؤ نہیں! کوئی فکر کی بات نہیں، اُٹھو، ! درُود پاک پڑھو! ہم نے ابھی تین سو بار ہی پڑھا تھا کہ ہوا تھم گئی، طوفان ختم ہو گیا، اور ہم درُود پاک کی برکت سے صحیح سلامت منزلِ مقصود پر پہنچ گئے۔ یہ بیان کر کے علامہ شمس الدین سخاوی قدس سرہٗ نے فرمایا کہ حضرت حسن بن علی اسوانی کا ارشاد ہے جو شخص کسی مہم یا پریشانی اور مصیبت میں ہو وُہ اس درُود پاک کو ہزار مرتبہ محبت و شوق سے پڑھے اللہ تعالیٰ اس کی مصیبت ٹال دیگا اور وُہ اپنی مُراد میں کامیاب ہوگا۔ (القول البدیع ص۲۹، نزہۃ الناظرین ص۱۳)

۹ ـــ ایک مرتبہ چند کافر ایک جگہ بیٹھے تھے ایک سائل آیا اور اُس نے اُن سے کچھ سوال کیا، انہوں نے تمسخر کے طور پر کہہ دیا کہ تم علی (رضی اللہ عنہ)

کے پاس جاؤ! وُہ تمہیں کچھ دیں گے۔

سائل جب حضرت مولیٰ علی شیرِ خدا کرم اللہ وجہہ الکریم کے پاس آیا اور اُس نے کہا "للّٰہ! مجھے کچھ دیجیے، تنگدست ہوں"۔

آپ کے پاس اُس وقت بظاہر کوئی چیز نہ تھی لیکن فراست سے جان گئے کہ کافروں نے تمسخر کے لیے بھیجا ہے۔ آپ نے دس بار درود پاک پڑھ کر سائل کی ہتھیلی پر پھونک مار کر فرمایا ہتھیلی کو بند کر لو اور وہاں جا کر کھولنا جب سائل کافروں کے پاس آیا تو اُنہوں نے پُوچھا تجھے کیا ملا ہے؟ اس نے مُٹھی کھولی تو سونے کے دیناروں سے بھری ہوئی تھی۔ یہ دیکھ کر کئی کافر مُسلمان ہو گئے۔

(راحۃ القلوب ملفوظات شیخ الاسلام فریدالدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ ص۹۱)

۱۰ــــ ایک بادشاہ بیمار ہوا، بیماری کی حالت میں چھ مہینے گزر گئے، کہیں سے آرام نہ آیا۔ بادشاہ کو پتہ چلا کہ حضرت شیخ شبلی رضی اللہ عنہ یہاں آئے ہوئے ہیں، اُس نے عرض کر بھیجا کہ تشریف لائیں، جب آپ تشریف لائے تو دیکھ کر فرمایا فکر نہ کرو! اللہ تعالیٰ کی رحمت سے آج ہی آرام ہو جائے گا۔ آپ نے درود پاک پڑھ کر اس کے جسم پر ہاتھ پھیرا تو اُسی وقت وُہ تندرست ہو گیا یہ ساری برکت درود پاک کی ہے۔ (راحۃ القلوب ص۹۱)

۱۱ــــ جب شیخ الاسلام حضرت فریدالدین گنج شکر قدس سرہ نے مندرجہ بالا درود پاک کے فضائل بیان فرمائے تو اچانک پانچ درویش حاضر ہوئے، سلام عرض کیا تو آپ نے فرمایا بیٹھ جاؤ! وُہ بیٹھ گئے اور عرض کی ہم مسافر ہیں، خانہ کعبہ کی زیارت کے لیے جا رہے ہیں لیکن خرچہ پاس نہیں ہے۔ مہربانی
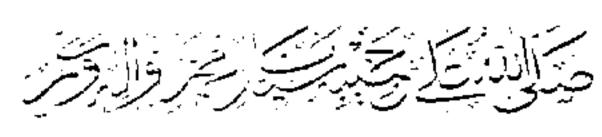
فرمایئے! یہ سُن کر حضرت خواجہ نے مراقبہ کیا اور سر اُٹھا کر کھجور کی چند گٹھلیاں لیں اور کچھ پڑھ کر اُن پر پھونکا اور اُن درویشوں کو دے دیں۔ وُہ حیران ہو گئے کہ ہم ان گٹھلیوں کو کیا کریں گے؟

شیخ الاسلام قدس سرہٗ نے فرمایا حیران کیوں ہوتے ہو؟ ان کو دیکھو تو سہی، جب دیکھا تو وُہ سونے کے دینار تھے۔ آخر شیخ بدر الدین اسحاق سے معلوم ہوا کہ حضرت خواجہ نے درُود پاک پڑھ کر پھونکا تھا اور وُہ گٹھلیاں درُود پاک کی برکت سے دینار بن گئے تھے۔ (راحۃ القلوب صفحہ ۹۱)

۱۲ ــــ محمد بن فاتک نے بیان کیا کہ ہم شیخ القرا ابُوبکر بن مجاہد رضی اللہ عنہ سے پڑھتے تھے کہ ایک دن ایک شخص آیا جس نے پھٹی پُرانی پگڑی باندھ رکھی تھی اور لباس بھی اس کا پھٹا پُرانا تھا۔

ہمارے استاد اُٹھے اور اسے اپنی جگہ بٹھا کر خیریت پُوچھی، اُس آنے والے نے عرض کی "آج میرے گھر بچہ پیدا ہوا ہے اور گھر والے مجھ سے گھی وغیرہ کا مطالبہ کرتے ھیں جبکہ میرے پاس کچھ بھی نہیں ہے۔" شیخ ابُوبکر بن مجاھد فرماتے ہیں کہ میں پریشانی کے عالم میں رات کو سویا، تو غریبوں کے والی، بے سہاروں کے سہارے حبیبِ خُدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم جلوہ گر ہوئے اور فرمایا "یہ کیا پریشانی ہے؟ جاؤ! علی بن عیسیٰ وزیر کے ہاں! اور اسے میرا سلام کہو اور اُسے مزید کہو کہ وُہ ۱۰۰ سَو دینار تمہیں دے دے۔ اسکی سچائی کی علامت یہ بیان کرنا کہ تم ہر جُمعہ کی رات ۱۰۰۰ ہزار بار مجھ پر درُود پاک پڑھتے ہو اور گذشتہ شب جُمعہ تم نے ۷۰۰ سات سو بار درُود پاک پڑھا تھا کہ بادشاہ کی طرف سے آپ کو بُلاوا آ گیا تھا۔

آپ وہاں گئے اور باقی درُود پاک آپ نے واپس آکر پڑھا تھا۔

حضرت شیخ ابُوبکر اُٹھے اور اُس شخص کو ساتھ لیا اور وزیر صاحب کے گھر پہنچ گئے، اور وزیر سے فرمایا "یہ آپ کی طرف رسُول اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کی طرف سے قاصد ہے" اور واقعہ کہہ سُنایا، یہ سُنتے ھی وزیر صاحب فوراً کھڑے ہوگئے اور بڑی تعظیم و توقیر کی اور اُن کو اپنی مسند پر بٹھایا اور غلام کو حُکم دیا کہ وُہ دیناروں والی تھیلی لائے۔

وزیر صاحب نے ہزار دینار لاکر سامنے رکھ دیے اور عرض کیا "اے شیخ آپ نے سچ فرمایا ہے یہ بھید میرے اور میرے رَب کے درمیان تھا" پھر وزیر صاحب نے عرض کیا حضرت! یہ سَو دینار قبول کریں یہ اس بچّے کے باپ کے لیے ھیں، اور سَو دینار گن کر اور حاضر کیے اور کہا یہ اس لیے کہ آپ سچی بشارت لے کر تشریف لائے ہیں اور سَو دینار مزید پیش کیے کہ آپ کو یہاں آنے میں تکلیف اُٹھانا پڑی۔ یوں کرتے کرتے انھوں نے ہزار دینار حاضر کیے، مگر حضرت شیخ ابوبکر نے فرمایا ہم اتنے ھی لیں گے جتنے ہمیں آقائے دوجہاں صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم نے لینے کو فرمایا ہے۔

(سعادۃ الدارین ص۱۲۳، رونق المجالس ص۱۱)

۱۳—— حضرت ابو محمّد جزری رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ میرے گھر کے دروازے پر شاہی باز" آیا تھا، لیکن ہائے میری قسمت! کہ میں اسے شکار نہ کرسکا اور چالیس سال گزرنے کو ھیں، بہتیرے جال پھینکتا ہوں مگر ایسا "باز" پھر ہاتھ نہیں آیا۔ کسی نے پُوچھا وُہ کونسا "باز" تھا تو فرمایا ایک دن جب میں رباط (سرائے)

میں تھا۔ نمازِ عصر کے بعد ایک درویش سرائے میں داخل ہوا وُہ نوجوان تھا رنگ زرد، بال بکھرے ہوئے، ننگے پاؤں۔

اُس نے آکر تازہ وضو کیا اور دو رکعت پڑھ کر سر گریبان میں ڈال کر بیٹھ گیا اور درُود پاک پڑھنا شروع کر دیا، مغرب تک یونہی مشغول رہا۔ نمازِ مغرب کے بعد پھر درُود پاک پڑھنے لگا۔ اچانک شاہی پیغام آیا کہ آج سرائے والوں کی بادشاہ کے ہاں دعوت ہے۔

میں اُس درویش کے پاس گیا اور پُوچھا تُو بھی ہمارے ساتھ بادشاہ کے ہاں ضیافت پر چلے گا؟ اُس نے کہا مجھے بادشاہوں کے ہاں جانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے، لیکن آپ میرے لیے گرم گرم حلوا لیتے آئیں۔

میں نے اُس کی بات کو پھینک دیا کہ یہ ہمارے ساتھ کیوں نہیں جاتا (ہم اس کے باپ کے نوکر نہیں ہیں) اور میں نے سوچا کہ یہ بیچارہ ابھی نیا نیا اِس راہ چلا ہے اسے کیا معلوم؟

الحاصل ہم اُسے چھوڑ کر چلے گئے اور شاہی مہمان بن گئے۔ وہاں ہم نے کھانا کھایا، نعت خوانی ہوئی۔ رات کے آخری حصّے میں ہم فارغ ہو کر واپس لوٹ آئے۔ جب میں سرائے میں داخل ہوا تو دیکھا کہ وُہ درویش اسی طرح بیٹھا ہوا درُود پاک پڑھنے میں محو ہے۔ میں بھی مصلّے بچھا کر بیٹھ گیا لیکن مجھے نیند نے دبا لیا۔ آنکھ لگ گئی تو دیکھتا ہوں کہ ایک جگہ اجتماع ہے اور کوئی کہہ رہا ہے کہ یہ حبیبِ خُدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم ہیں، اور یہ ارد گرد انبیائے کرام علیٰ نبیّنا وعلیہم الصّلوٰۃ والسّلام ہیں۔ میں آگے بڑھا اور حضور علیہ الصّلوٰۃ والسّلام

کی بارگاہ میں حاضر ہو کر سلام عرض کیا، حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے چہرۂ انور دُوسری طرف پھیر لیا۔ میں نے دُوسری طرف ہو کر سلام عرض کیا تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے رُخِ انور دُوسری طرف کر لیا۔ کئی بار ایسا ہوا تو میں ڈر گیا اور عرض کی "یارسُول اللہ! (صلی اللہ علیہ وسلم) مجھ سے کونسی غلطی ہو گئی کہ آپ توجہ نہیں فرما رہے ہیں"۔

فرمایا میری اُمّت کے ایک درویش نے تجھ سے ذرا سی خواہش ظاہر کی (حلوا طلب کیا) مگر تُو نے اُس کی پروا نہیں کی۔ یہ سُن کر میں گھبرا کر بیدار ہوا اور ارادہ کیا کہ میں اُس درویش کو جسے معمولی جان کر نظر انداز کر دیا تھا حالانکہ یہ تو سچا موتی ہے، یہ تو یگانۂ روزگار ہے، یہ وُہ ہے جس پر حبیبِ خُدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی نظرِ عنایت ہے ضرور کھانا لا کر دوں گا۔ لیکن میں جب اُس جگہ پر پہنچا جہاں وُہ بیٹھ کر درُود پاک پڑھ رہا تھا وہاں کچھ بھی نہیں تھا، وُہ وہاں سے جا چکا تھا۔

ہائے قسمت! کہ شکار ہاتھ سے نکل گیا ہے۔ اچانک میں نے سرائے کے گیٹ کے بند ہونے کی آہٹ سُنی، خیال کیا شاید وہی ہو۔ میں نے جلدی سے باہر نکل کر جھانکا، دیکھا تو وہی جا رہا ہے۔ میں آوازیں دیتا رہا لیکن سُنے۔ آخر میں نے آواز دی "اے اللہ کے بندے! آ میں تجھے کھانا لا کر دوں۔ یہ سُن کر اُس نے فرمایا ہاں! میری ایک روٹی کے لیے ایک لاکھ ۲۴ ہزار نبی رسُول (علیٰ نبیّنا وعلیہم الصلوٰۃ) سفارش کریں تو پھر تُو مجھے روٹی لا کر دیگا مجھے تیری روٹی کی ضرورت نہیں ہے۔ اور وُہ مجھے اسی حیرانی میں چھوڑ کر

چلا گیا۔ (سعادۃ الدارین صفحہ ۱۳۲)

اللہ تعالیٰ لاکھوں کروڑوں رحمتیں نازل فرمائے ایسے لوگوں پر جن کے دل میں عشقِ رسول بستا ہے جنہوں نے درود پاک کے ذریعہ نبیوں کے نبی، رسولوں کے رسول حبیبِ خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کا قرب حاصل کر لیا اور وہ اس میدان میں بازی جیت کر لے گئے۔ رحمہم اللہ تعالیٰ و رفع درجاتہم۔

۱۴۔۔۔ ۱۹۶۵ء کی پاک و بھارت جنگ میں سیالکوٹ کے محاذ پر جب بھارت نے شرمن ٹینکوں، ٹینک شکن توپوں، بکتر بند گاڑیوں اور خودکار ہتھیاروں کے ساتھ حملہ کر دیا۔ تو ایس اے زبیری کا بیان ہے، مجھے حکم ملا کہ اللہ تعالیٰ کے سہارے دشمن پر حملہ کر دو۔ چنانچہ میں اور میرے ساتھی صرف چار ٹینکوں کے ساتھ درود پاک پڑھتے ہوئے دشمن پر چڑھ دوڑے۔ بس ہمارے دیکھتے ہی دیکھتے دشمن کے شرمن ٹینک آگ میں لپٹ چکے تھے اور جس غرور کے ساتھ دشمن نے ہم پر حملہ کیا تھا وہ خاک میں مل چکا تھا۔

(روزنامہ کوہستان ۱۵ اکتوبر ۱۹۶۵ء)

۱۵۔۔۔ انور قدوائی لکھتے ہیں کہ میرے والد صاحب امیر الدین قدوائی کے علامہ راغب احسن کے ساتھ برادرانہ تعلقات تھے۔ پاکستان کے معرضِ وجود میں آنے پر علامہ صاحب کلکتہ والے مکان کی چوتھی منزل میں مقیم تھے۔ بھارتی حکومت نے اُن کی گرفتاری کے وارنٹ جاری کر دیئے۔ سپرنٹنڈنٹ پولیس چند دیگر افسرانِ علاقہ کے ساتھ آپ کی گرفتاری کے لیے آیا اور مکان کو گھیرے میں لے لیا۔ علامہ صاحب کو بھی خبر لگی، آپ نے اپنے ضروری کاغذات

بغل میں لے لیا اور کمرے سے باہر آگئے، دُرود پاک پڑھنا شروع کر دیا۔ آپ سیڑھیاں اُتر رہے تھے، اور عملہ پولیس سیڑھیاں چڑھ رہا تھا، مگر کوئی بھی آپ کو نہ دیکھ سکا۔ حالانکہ سپرنٹنڈنٹ پولیس آپ کو جانتا پہچانتا تھا۔ علامہ صاحب ہوائی اڈہ پر پہنچے، اپنے نام پر ڈھاکہ کے لیے ٹکٹ خریدا اور بذریعہ ہوائی جہاز کلکتہ سے ڈھاکہ پہنچ گئے۔

یہ واقعہ علامہ راغب حسن نے ایک خط میں اپنے دوست امیرالدین قدوائی کو تحریر کیا اور دُرود شریف کی برکت بیان کی کہ یہی اسم اعظم ہے۔ (افزینۂ کرم[۹۹])

۱۶۔۔۔ ایک شخص دربارِ رسالت میں حاضر ہوا اور دُوسرے شخص کے خلاف دعوٰی کر دیا کہ اس نے میرا اُونٹ چوری کر لیا ہے، اور دو گواہ بھی لے آیا۔ اُن دونوں نے گواہی بھی دے دی۔

نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُس کے ہاتھ کاٹنے کا ارادہ[۱] فرمایا تو مدعی علیہ نے عرض کی یا رسُول اللہ! (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ اُونٹ کو حاضر کرنے کا حکم دیجیے، پھر اُونٹ سے پُوچھ لیجیے کہ اصل حقیقت کیا ہے؟ میں اللہ تعالیٰ کی رحمت سے اُمید کرتا ہوں کہ وہ اُونٹ کو بولنے کی قوت عطا فرمائے گا۔ چنانچہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اُونٹ کو پیش کرنے کا حکم دیا، اُونٹ آیا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا "اے اُونٹ! میں کون ہوں؟ اور یہ ماجرا کیا ہے؟"

---

[۱] رسُول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم مختار ہیں خواہ وہ ظاہری شہادت پر حکم لگائیں یا باطنی ثبوت جو نبوت سے ثابت ہو اس پر حکم لگائیں۔ (کما فی المدارک)

اُونٹ فصیح زبان سے بولا کہ آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں حقاً حقاً یا رسول اللہ! (صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم) اِس میرے مالک کا ہاتھ نہ کاٹیں کیونکہ مدعی منافق ہے اور دونوں گواہ بھی منافق ہیں۔ اِنھوں نے حضور (صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم) کی عداوت اور دُشمنی کی بنا پر میرے مالک کا ہاتھ کاٹنے کا منصوبہ بنایا ہے۔

حضور صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم نے اُونٹ کے مالک سے پُوچھا وُہ کونسا عمل ہے جس کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے تجھے اِس مصیبت سے بچا لیا ہے۔ عرض کیا حضور میرے پاس کوئی بڑا عمل نہیں ہے لیکن ایک عمل ہے وُہ یہ کہ اُٹھتا بیٹھتا آپ کی ذاتِ گرامی پر دُرود پاک پڑھتا رہتا ہوں۔ حضور صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا اس عمل پر قائم رہ۔

اللہ تعالیٰ تجھے دوزخ سے یوں ہی بری کر دے گا جیسے تجھے ہاتھ کٹ جانے سے بری کیا ہے۔ (سعادۃ الدّارین ص۱۳۶)

اور "نزہۃ المجالس" میں اتنا زیادہ ہے کہ حضور صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم نے اُسے فرمایا اے میرے پیارے صحابی جب تُو پُل صراط پر گزرنے لگے گا تو تیرا چہرہ یوں چمکے گا جیسے چودھویں رات کا چاند چمکتا ہے۔ (نزہۃ المجالس ص۱۰۶ جلد ۲)

یہ ساری برکتیں دُرود پاک کی ہیں۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ علی النَّبِیِّ الامّی الکریم وَ
علٰی آلہٖ وَاصحابہٖ واولادہٖ وَازواجہٖ الطاھرات
الطیبات امھات المومنین الٰی یوم الدِّین

۱۷۔۔۔ ایک شخص پر ظالم بادشاہ کا عتاب نازل ہوا، اُس کا بیان ہے کہ میں جنگل کی طرف بھاگ گیا۔ ایک جگہ ایک خط کھینچ کر یہ تصور کیا کہ یہ آقائے دوجہاں کا روضۂ مقدسہ ہے، اور میں نے ایک ہزار بار درود پاک پڑھ کر دربارِ الٰہی میں عرض کی یا اللہ! میں اس روضۂ اطہر والے کو تیرے دربار میں شفیع بناتا ہوں مجھے اِس ظالم بادشاہ کے خوف سے امن عطا فرما۔ ہاتف سے ندا آئی "میرا حبیب بہت اچھا شفیع ہے، وُہ اگرچہ مسافت میں بہت دُور ہے لیکن مرتبے اور بزرگی میں قریب ہے، جا! ہم نے تیرے دُشمن کو ہلاک کر دیا ہے۔"

جب میں واپس آیا تو پتہ چلا کہ وُہ ظالم بادشاہ مر گیا ہے۔ (نزہۃ المجالس ص۲)

۱۸۔۔۔ ایک شخص کو بول (پیشاب کی بندش) کا عارضہ لاحق ہوا جب وُہ علاج معالجہ سے عاجز آ گیا تو اُس نے عالمِ زاہد عارف باللہ شیخ شہاب الدین ابنِ ارسلان کو خواب میں دیکھا اور اُن کی خدمت میں اُس عارضہ کی شکایت کی، آپ نے فرمایا "ارے بندۂ خدا! تو تریاق مجرب کو چھوڑ کر کہاں کہاں بھاگا پھرتا ہے، لے پڑھ! اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى رُوْحِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِي الْأَرْوَاحِ وَصَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى قَلْبِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِي الْقُلُوْبِ وَصَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى جَسَدِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِي الْأَجْسَادِ وَصَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى قَبْرِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِي الْقُبُوْرِ۔ (نزہۃ المجالس ص۲)

جب میں بیدار ہوا تو میں نے یہ درود پاک پڑھنا شروع کر دیا تو اللہ تعالیٰ نے مجھے شفا دیدی۔ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ۔

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

۱۹۔۔۔ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا، سلام کیا تو حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ نے فرمایا مرحبا! اے بھائی! میں نے رات عالم رویا میں رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی ہے۔ مجھے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے پانی کا ڈول دیا میں نے اس سے سیر ہوکر پیا ہے جس کی ٹھنڈک میں ابھی تک محسوس کر رہا ہوں
میں نے پوچھا حضرت آپ پر یہ عنایت کس وجہ سے ہے؟
فرمایا کثرتِ درود پاک کی وجہ سے۔ (سعادۃ الدارین ص۱۳۴)

مولای صلِّ وسلّم دائماً ابداً علیٰ حبیبک خیر الخلق کلّہم

۲۰۔۔۔ علی بن عیسیٰ وزیر نے فرمایا کہ میں کثرت سے درود پاک پڑھا کرتا تھا اتفاقاً مجھے بادشاہ نے وزارت سے معزول کر دیا تو میں نے خواب میں دیکھا کہ میں دراز گوش پر سوار ہوں اور پھر دیکھا کہ آقائے دوجہاں رحمۃ للعٰلمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم تشریف فرما ہیں۔ میں براہِ ادب جلدی سے نیچے اتر کر پیدل ہو لیا۔ تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے علی! اپنی جگہ واپس چلا جا۔ آنکھ کھل گئی، صبح ہوئی تو بادشاہ نے مجھے بلا کر وزارت سونپ دی۔ یہ برکت درود پاک کی ہے۔ (سعادۃ الدارین ص۱۳۴)

اِس واقعہ میں رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا وزیر صاحب کو فرمانا کہ اپنی جگہ واپس جاؤ! اس کا مطلب یہ ہے کہ ہم نے تمہیں کرسی وزارت پر بحال کر دیا ہے۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم۔

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ۔

- کشتیِ نوح میں، نارِ نمرود میں — بطنِ ماھی میں یونس کی فریاد پر
آپ کا نام نامی اے صلِّ علیٰ — ہر جگہ ہر مصیبت میں کام آگیا

۲۱۔۔۔ حضرت ابوسعید شعبان قرشی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ مکہ مکرمہ میں ۷۱۱ھ میں بیمار ہوگیا، یہاں تک کہ موت کے قریب پہنچ گیا تو میں نے وہ قصیدہ جس میں میں نے دو جہاں کے سردار، رفیع الشان، شفیع اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی مدح لکھی تھی، پڑھ کر جنابِ الٰہی میں فریاد کی اور شفا طلب کی اور میری زبان درود پاک کے ورد سے تر تھی۔

جب صبح ہوئی تو مکہ مکرمہ کا ایک باشندہ شہاب الدین احمد آیا اور کہا آج رات میں نے بڑا اچھا خواب دیکھا ہے کہ میں اپنے گھر سویا ہوا تھا اور اذان کا وقت تھا میں نے دیکھا کہ میں حرم شریف میں بابِ عمرہ کے پاس کھڑا ہوں اور کعبہ مکرمہ کی زیارت کر رہا ہوں۔ اچانک رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم تشریف لائے۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم چل رہے ہیں اور خلقِ خدا محوِ نظارہ ہے۔

میرے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم بابِ مدرسہ منصوریہ سے گزر کر بابِ ابراہیم کی طرف تشریف لا کر رباط حوری کے دروازے کے پاس ضیاحوی کے چبوترے پر تشریف لائے۔ اور تو اس چبوترے پر بیٹھا تھا، تیرے نیچے سبز رنگ کا جائے نماز تھا، اور تو رکن یمانی کی طرف منہ کر کے بیت اللہ کی زیارت کر رہا تھا۔

جب حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم تیرے سامنے تشریف لائے تو

اپنے داہنے دستِ مُبارک کی شہادت کی انگشتِ مُبارکہ سے اشارہ فرمایا اور دو مرتبہ فرمایا " وعلیک السلام یاشعبان !" یہ میں اپنے کانوں سے سُن رہا تھا، اور اپنی آنکھوں سے دیکھ رہا تھا۔

میں نے شیخ شہاب الدّین احمد سے پُوچھا کہ میں اس وقت کس حال میں تھا؟ تو فرمایا تو اپنے قدموں پر کھڑا عرض کر رہا تھا " یاسیّدی! یا رسُول اللہ صَلَّی اللہ عَلَیْکَ وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ " ! پھر حُضور صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم باب صفا سے اُوپر چڑھ گئے۔ اور تو اپنے مکان کی طرف لوٹ گیا۔ یہ سُن کر میں نے شیخ شہاب الدّین احمد سے کہا اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے، اور آپ پر احسان کرے۔ اگر میری جان میرے ہاتھ میں ہوتی تو میں آپ کی خدمت میں بطور نذرانہ پیش کر دیتا۔ (سعادۃ الدارین ص۱۴۱)

۲۲ —— شیخ ابوالقاسم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میرے گھر شیخ ابوعمران بردعی تشریف لائے، اتفاق سے وہاں حضرت شیخ ابوعلی خراز بھی موجود تھے۔ میں نے دونوں کے لیے کھانا تیار کیا۔ میرے والد ماجد کو زکام کا ایسا عارضہ تھا کہ ان کا ناک بند رہتا تھا۔ یہ معلوم کر کے شیخ ابوعمران نے شیخ ابوعلی سے کہا " آپ ابوالقاسم کے والد صاحب کی ہتھیلی میں دَم کریں۔ انہوں نے میرے والد کی ہتھیلی میں پھُونک لگائی تو اتنی زیادہ نہ تھی پھر شیخ ابوعمران نے والد صاحب کی ہتھیلی میں پھُونک لگائی۔

تو اللہ تعالیٰ کی قسم! نہایت تیز خوشبُو کستوری جیسی مہکی اور اس خوشبُو سے میرے والد ماجد کے نتھنے پھٹ گئے اور خُون رسنے لگا۔ خوشبُو سارے گھر میں پھیل گئی، یہانتک کہ ہمارے ہمسایوں تک پہنچ گئی۔ دُرود پاک کی برکت سے

شیخ ابوالقاسم کے باپ کو شفا نصیب ہوگئی۔ (سعادۃ الدارین ص۱۴۲)

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ رَحْمَۃ
لِّلعٰلمین شفیع المذنبین وَعَلٰی آلِہٖ وَ اصحابہٖ
وذریتہ وَازواجہ الطاھرات امھات
المومنین بعدد رمل الصحاری والقفار و بعدد
اوراق النباتات والاشجار و بعدد قطر
الامطار و بعدد کل ذرۃ و ورقۃ و قطرۃ
مائۃ الف الف مرۃ والحمد للہ رب العٰلمین۔

۲۳ ـــ بغداد میں ایک تاجر رہتا تھا جو کہ بہت مالدار، صاحبِ ثروت تھا، اس کا کاروبار اتنا وسیع تھا کہ سمندروں اور خشکی میں اُس کے قافلے رواں دواں رہتے تھے لیکن اتفاق سے گردش کے دن آگئے۔

کاروبار ختم ہوگیا، قرضے سر پر چڑھ گئے، ہاتھ خالی ہوگئے۔ قرض خواہوں نے پریشان کر دیا۔ ایک صاحبِ دَین آیا اُس نے اپنے قرضہ کا مطالبہ کیا، مقروض نے معذرت کی لیکن صاحبِ دَین نے کہا ہم نے تیرے ساتھ وفا کا معاملہ کیا تھا مگر تجھ میں وفا نہیں پائی۔ مقروض نے کہا خُدا کے لیے مجھے رسوا نہ کر، میرے ذمّے اور لوگوں کے بھی قرضے ہیں، آپ کی سختی کے باعث وُہ بھی بھڑک اٹھیں گے۔ حالانکہ میرے پاس کچھ بھی نہیں ہے۔ صاحبِ دَین نے کہا میں تجھے ہرگز نہیں چھوڑوں گا اور وُہ اُسے عدالت میں قاضی کے ہاں لے گیا۔

قاضی صاحب نے پُوچھا تُو نے اس سے قرض لیا ہوا ہے؟ مقروض نے

کہا ہاں لیا تھا، لیکن اِس وقت میرے پاس کوئی چیز نہیں کہ میں ادا کرسکوں قاضی صاحب نے ضامن مانگا۔ اور کہا ضامن دو، ورنہ جیل جاؤ! میں ضامن لینے گیا مگر کوئی شخص ضمانت اٹھانے کے لیے تیار نہ ہوا۔

صاحبِ دَین نے اُسے جیل بھیجنے کا مطالبہ کیا۔ مقروض نے منت سماجت کی لیکن کِسی کو رحم نہ آیا۔ آخر کار صاحبِ دَین سے عرض کیا کہ اللّٰہ تعالیٰ کے نام پر مجھے آج رات بچوں میں گزارنے کی مہلت دی جائے، کل میں خود حاضر ہو جاؤں گا اور پھر مجھے بیشک جیل بھجوا دینا۔ پھر میری قبر بھی وہیں ہوگی، مگر یہ کہ اللّٰہ تعالیٰ کوئی سبیل بنا دے۔

یہ سُن کر صاحبِ دَین نے ایک رات کے لیے بھی ضامن مانگا۔ مقروض نے کہا اس رات کے لیے میرے ضامن مدینے کے تاجدار ہیں۔ صلی اللّٰہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم۔ صاحبِ دَین نے منظور کر لیا اور وہ مقروض گھر آگیا، لیکن حد درجہ غمزدہ اور پریشان دیکھ کر بیوی نے سبب پُوچھا تو سارا ماجرا کہہ سُنایا اور بتایا کہ آج کی رات کے لیے آقائے دوجہاں صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو ضامن دے کر آیا ہوں۔

بیوی جو کہ نہایت ہی بیدار بخت عورت تھی، اُس نے تسلی دی کہ غم نہ کرو، فکر کی کوئی بات نہیں۔ جس کے ضامن رسُول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہوں وُہ کیوں مغموم و پریشان ہو؟ یہ سُن کر غم کافور ہوئے، ڈھارس بندھ گئی۔ رات کو درُود پاک پڑھنا شروع کر دیا، اور درُود پاک پڑھتے پڑھتے سو گیا تو اُمت کے والی صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے اور تسلی دی اور بشارت

سُنائی (میرے پیارے اُمتی کیوں پریشان ہے؟ فکر مت کر!) تم صبح صبح بادشاہ کے وزیر کے پاس جانا اور اُسے کہنا تمہیں اللّٰہ تعالٰی کے رسُول نے سلام فرمایا ہے اور فرمایا ہے کہ میری طرف سے پانچ صد دینار قرضہ ادا کردو، کیونکہ قاضی نے اس کے بدلے مجھے جیل بھیجنے کا حکم صادر کیا ہے اور میں اللّٰہ تعالٰی کے حبیب (صلّی اللّٰہ تعالٰی علیہ وآلہٖ وسلّم) کی ضمانت پر آج باہر ہُوں، اور اس امر کی صداقت کہ مجھے رسُولِ اکرم صلّی اللّٰہ تعالٰی علیہ وآلہٖ وسلّم نے یوں فرمایا ہے۔ اس کی نشانی یہ ہے کہ آپ محبُوبِ کبریا (صلّی اللّٰہ تعالٰی علیہ وآلہٖ وسلّم) پر ہر رات ہزار مرتبہ درُود پاک پڑھتے ہیں، لیکن گذشتہ رات آپ کو غلطی لگ گئی اور آپ شک میں پڑ گئے کہ پُورا ہزار مرتبہ پڑھا گیا ہے یا نہیں حالانکہ وُہ تعداد پُوری تھی۔

یہ فرما کر اُمّت کے والی تشریف لے گئے اور وُہ مقروض بیدار ہوا تو بڑا ہی خوش تھا۔ صبح نماز پڑھ کر وزیر صاحب کی رہائش گاہ پر پہنچا تو وُہ دروازے پر کھڑے تھے، اور سواری تیار تھی پہنچ کر فرمایا "السّلام علیکم"! وزیر صاحب نے سلام کا جواب دیتے ہوئے پُوچھا کون ہو؟ کہاں سے آئے ہو؟ فرمایا آیا نہیں ہوں بھیجا گیا ہوں۔ وزیر نے استفسار کیا، کِس نے بھیجا ہے؟ فرمایا مجھے اللّٰہ کے رسُول صلّی اللّٰہ تعالٰی علیہ وآلہٖ وسلّم نے بھیجا ہے۔ پُوچھا کس لیے بھیجا ہے؟ فرمایا اِس لیے کہ آپ میرا قرضہ جو کہ پانچ صد دینار ہے ادا کر دیں۔ جب وزیر نے نشانی طلب کی تو سیّد المرسلین صلّی اللّٰہ تعالٰی علیہ وآلہٖ وسلّم کا فرمان سُنا دیا۔

وزیر صاحب سنتے ہی اُسے مکان کے اندر لے گئے اور بہترین جگہ پہ بٹھا

کر عرض کیا ایک مرتبہ پھر مجھے میرے آقا کا پیغام سُنا دیجیے۔ وزیر سُن کر باغ باغ ہوگیا اور اُس آنے والے کی دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا کہ یہ رحمتِ دو عالم اُمّت کے والی صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کی زیارت کرکے آیا ہے نیز وزیر صاحب نے کہا مرحبا برسُول اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم۔

پھر وزیر صاحب نے اُسے پانچ صد دینار دیے کہ یہ آپ کے گھر والوں کے لیے، پھر پانچ سو دیا کہ یہ آپ کے بچّوں کے لیے، پھر پانچ سو دیا، یہ اس لیے کہ آپ خوشخبری لائے ھیں، اور پھر پانچ سو دینار پیش کیے کہ آپ نے سچا خواب سُنایا ہے۔

وُہ مقروض یہ رقم لے کر خوشی خوشی گھر آیا اور اُن میں سے پانچ صد دینار گِن کر لے لیے اور صاحبِ دَین کے گھر آیا اور اُسے کہا چلو میرے ساتھ قاضی کی عدالت میں چلو اور اپنا قرضہ وصُول کر لو!۔

جب قاضی کی عدالت میں پہنچے تو قاضی صاحب اُٹھ کر کھڑے ہو گئے اور اُنھوں نے اِس مقروض کو مؤدبانہ سلام پیش کیا اور کہا کہ رات مدینے کے تاجدار احمد مختار صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم عالمِ رویا میں تشریف لائے تھے اور مجھے حُکم دیا کہ اِس مقروض کا قرضہ ادا کر دے، اور اتنا اپنے پاس سے دے دے۔ یہ سُن کر صاحبِ دَین نے کہا میں نے قرضہ معاف کیا اور پانچ سو میں اس کو بطورِ نذرانہ پیش کرتا ہوں، کیونکہ مجھے بھی سرکارِ دو عالم حبیبِ مکرّم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم نے یوں ھی حُکم دیا ہے وُہ شخص خوشی خوشی گھر واپس آ گیا تو اُس کے پاس چار ہزار دینار تھے۔ (سعادۃ الدارین ص۱۴۷)

مشکل جو سر پہ آپڑی تیرے ہی نام سے ٹلی
مشکل کُشا ہے تیرا نام، تجھ پر درُود اور سلام

دامنِ مصطفٰے سے جو لپٹا یگانہ ہوگیا
جس کے حضور ہو گئے اُس کا زمانہ ہوگیا

۲۴۔۔۔حضرت شیخ ابوالحسن بن حارث لیثی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ جو کہ پابند شرع اور متبع سُنّت اور درُود پاک کی کثرت کرنے والے تھے فرماتے ھیں کہ مُجھ پر گردش کے دن آگئے۔ فقر و فاقہ کی نوبت آگئی اور عرصہ گزر گیا۔ یہاں تک کہ عید آگئی اور میرے پاس کوئی چیز نہ تھی کہ جس سے میں بچوں کو عید کرا سکوں، نہ کوئی کپڑا، نہ کھانے کو کوئی چیز۔

چاندرات جب ہر طرف خوشیاں تھیں، میرے لیے نہایت ہی کرب و پریشانی کی رات تھی۔ رات کی کچھ گھڑیاں گزری ہوں گی کہ کسی نے میرا دروازہ کھٹکھٹایا اور یُوں معلوم ہوتا تھا کہ میرے دروازے پر کچھ لوگ ھیں۔ جب میں نے دروازہ کھولا تو دیکھا کہ کافی لوگ ھیں۔ اُنھوں نے شمعیں (قندیلیں) اُٹھائی ہوئی ہیں اور اُن میں سے ایک سفید پوش جو کہ اپنے علاقے کا رئیس تھا۔ وُہ آگے آیا، ہم حیران رہ گئے کہ یہ اِس وقت کیوں آئے ہیں؟ اُس رئیس نے کہا کہ میں آپ کو بتاؤں کہ ہم یہاں کیوں آئے ہیں، آج رات میں سویا تو کیا دیکھتا ہوں کہ شاہِ کونین اُمّت کے والی صلّی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلّم تشریف لائے ہیں اور مجھے فرمایا کہ ابوالحسن اور اُس کے بچے بڑی تنگدستی اور فقر و فاقہ کے دن گزار رہے ہیں۔ تجھے اللہ تعالٰی نے بہت کچھ دے رکھا

ہے۔ جا! جا کر اُن کی خدمت کر، اُس کے بچوں کے کپڑے لے جاؤ، اور دیگر ضروریات خرچ وغیرہ تاکہ وُہ اچھے طریقے سے عید کر سکیں اور خوش ہو جائیں۔ لہٰذا یہ کچھ سامان عید کے لیے قبول کیجیے! اور میں درزی بھی ساتھ لایا ہوں جو یہ کھڑے ہیں، لہٰذا آپ بچوں کو بلائیں تاکہ اُن کے لباس کی پیمائش کر لیں اور کپڑے سل جائیں پھر اس نے درزیوں کو حکم دیا کہ پہلے بچوں کے کپڑے تیار کرو بعد میں بڑوں کے۔ یہ سب کچھ صبح ہونے سے پہلے تیار ہو گیا اور گھر والوں کے ساتھ خوشی سے عید منائی۔ (سعادۃ الدارین صفحہ ۱۴۸)

یہ برکتیں ساری کی ساری درُود پاک کی ہیں۔

عزیز علیہ ما عنتم حریص علیکم بالمؤمنین رؤف رحیم۔ اللہ تعالیٰ کے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کو اپنی اُمت پر ایسی شفقت ہے کہ اِتنی والدین کو اپنی اولاد پر شفقت نہیں ہو سکتی۔

صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی حَبِیْبِہٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ۔

درُود پاک کی برکت سے دُنیاوی انعامات اور بشارتیں

۲۵ ـــ ایک نیک صالح بزرگ محمد بن سعید بن مطرف فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے اُوپر لازم کیا ہوا تھا کہ اِتنی مقدار درُود پاک پڑھ کر سویا کروں گا اور روزانہ پڑھتا رہا۔ ایک دن میں اپنے بالاخانے میں درُود پاک پڑھ کر بیٹھا تھا کہ میری آنکھ لگ گئی۔ اتفاق سے میری بیوی اُسی بالاخانے میں سوئی ہوئی

تھی۔ کیا دیکھتا ہوں کہ وہ ذاتِ گرامی جس پر میں درُود پاک پڑھا کرتا تھا، یعنی آقائے دوجہاں رسُولِ مکرم شفیعِ معظم صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم بالاخانے کے دروازے سے اندر تشریف لے آئے۔ حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم کے نُور سے بالاخانہ جگمگا اٹھا۔

پھر سرکار محبُوبِ کبریا، صاحبِ لولاک صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم میرے قریب تشریف لائے اور فرمایا اے میرے پیارے اُمتی جس منہ سے تُو مجھ پر درُود پاک پڑھا کرتا ہے آ! میں اس کو بوسہ دوں۔

مجھے یہ خیال کرکے (چہ نسبت خاک را با عالمِ پاک) شرم آئی تو میں نے اپنا منہ پھیر لیا، رحمتِ دوعالم نُورِ مجسم صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم نے میرے رُخسار پر بوسہ دیا تو ایسی خوشبُو مہکی جس کے آگے دُنیاوی تمام خوشبوئیں ہیچ تھیں اور اس خوشبُو کی مہک کی وجہ سے میری بیوی بیدار ہوگئی، اور ہم کیا دیکھتے ہیں کہ سارا گھر خوشبُو سے مہک رہا ہے بلکہ میرے رُخسار سے آٹھ روز تک خوشبُو کی لپٹیں نکلتی رہیں

(القول البدیع ص۱۳۵، سعادۃ الدارین ص۱۲۳، جذب القلوب ص۲۶۵)

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی حَبِیْبِكَ اطیب الطیبین
اطھر الطاھرین اکرم الاولین والاخرین
وَعَلٰی آلِهٖ واَصْحَابِهٖ وَ ذُرِّیَّتِهٖ وازواجه الطاھرات
الطیبات امھات المؤمنین الٰی یوم الدین
فی کل یوم مائۃ الف الف مرۃ۔

۲۶ — ایک شخص خواب میں رسُولِ اکرم صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم کی زیارت

سے مشرف ہوا تو عرض کیا یا رسول اللہ! (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم) فلاں نے آپ کی یہ حدیث بیان کی ہے کہ جو شخص جمعہ کے دن مجھ پر سو بار درود پاک پڑھے اُس کے اسّی سال کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔

یہ سُن کر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا اُس نے سچ کہا ہے۔

صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی حَبِیْبِہٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

(نزہۃ المجالس ص ۱۱۳)
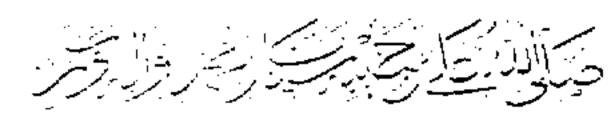
۲۷۔۔۔ ایک بزرگ فرماتے ہیں میں حج کرنے گیا تو وہاں ایک آدمی کو دیکھا جو ہر جگہ کثرت سے درود پاک پڑھتا ہے، حرم شریف میں دیکھا، طواف کرتے دیکھا، منیٰ میں دیکھا، عرفات میں دیکھا۔ قدم اُٹھاتا ہے تو درود پاک قدم رکھتا ہے تو درود پاک۔

آخر میں نے سوال کیا اے اللہ کے بندے! یہاں ہر مقام کی علیحدہ علیحدہ دُعائیں ہیں، نوافل ہیں مگر تُو ہر جگہ پر درود پاک ہی پڑھتا ہے۔

یہ سُن کر اُس نے بتایا کہ میں اپنے باپ کے ساتھ حج کے ارادہ سے خراسان سے چلا، جب ہم کوفہ پہنچے تو میرا باپ بیمار ہو گیا اور پھر بیماری دن بدن بڑھتی گئی حتیٰ کہ میرا باپ فوت ہو گیا، تو میں نے اُس کا چہرہ کپڑے سے ڈھانپ دیا۔ تھوڑی دیر بعد جب میں نے باپ کے چہرے سے کپڑا اٹھایا تو دیکھا کہ میرے باپ کا چہرہ گدھے کا سا ہو گیا ہے میں بہت گھبرایا اور پریشان ہوا اور مجھے تشویش لاحق ہوئی کہ میں کسی کو کیسے کہہ سکتا ہوں کہ تجہیز و تکفین میں میری اعانت کرو۔

میں باپ کی میت کے پاس مغموم و پریشان ہو کر اپنا سر زانو میں ڈال کر

بیٹھ گیا۔ اُونگھ آگئی اور دیکھا کہ ایک بزرگ نہایت ہی حسین وجمیل پاکیزہ صورت تشریف لائے اور قریب آکر میرے باپ کے چہرہ سے کپڑا اُٹھایا، ایک نظر دیکھا اور دوبارہ ڈھانپ دیا، پھر مجھے فرمایا تُو پریشان کیوں ہے؟

مَیں نے عرض کی مَیں پریشان اور غمگین کیوں نہ ہوں کہ میرے باپ کا یہ حال ہے۔ فرمایا تجھے بشارت ہو کہ اللّٰہ تعالیٰ نے تیرے باپ پر فضل وکرم کر دیا ہے۔ اور کپڑا ہٹا کر مجھے دکھایا۔ میں نے دیکھا تو میرے باپ کا چہرہ بالکل ٹھیک ہوگیا ہے اور چودھویں کے چاند کی طرح چمک رہا ہے۔ جب وُہ بزرگ جانے لگے تو میں نے اُن کا دامن تھام لیا اور عرض کیا کہ آپ یہ تو بتاتے جائیں کہ آپ کون ہیں؟ آپ کا تشریف لانا ہمارے لیے باعثِ برکت و رحمت ہوا، آپ نے میری بیکسی میں مجھ پر رحم فرمایا۔

یہ سُن کر فرمایا میں ہی شفیع مجرماں ہوں ہیں ہی گناہگاروں کا سہارا ہُوں ـــــ میرا نام محمد مصطفےٰ ہے (صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم)۔ یہ سُنتے ہی میرا دل باغ باغ ہوگیا۔ پھر میں نے عرض کیا یا رسُول اللّٰہ! صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم خُدا کے لیے یہ تو فرمایئے کہ میرے باپ کا چہرہ کیوں تبدیل ہوگیا تھا؟

فرمایا کہ تیرا باپ سُود خور تھا۔ اور قانُونِ قُدرت ہے کہ سُود خور کا چہرہ یا دُنیا میں تبدیل ہوگا یا آخرت میں۔ اور تیرے باپ کا چہرہ دُنیا میں ہی تبدیل ہوگیا تھا۔ لیکن تیرے باپ کی یہ عادت تھی کہ رات بستر پر لیٹنے سے پہلے سَو بار (اور بعض کتابوں میں تین سو بار اور بعض میں کثرت سے) مجھ پر درُود پاک پڑھا کرتا تھا۔ پھر اُس پر جب یہ مصیبت آئی تو اُس نے مجھ سے
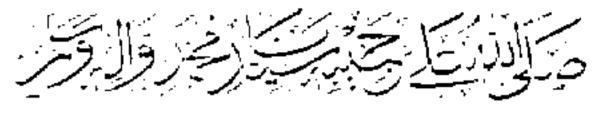
فریاد کی تھی اور میں ہر اُس شخص کا فریاد رس ہوں جو مجھ پر درُود پاک کی کثرت کرے
وانا غیاث، لمن یکثر الصّلوٰۃ علیّ۔

(سعادۃ الدارین صـ۱۲۵، نزہۃ الناظرین صـ۳۲، رونق المجالس، تنبیہ الغافلین صـ۱۹۱)

"وعظِ بے نظیر" میں اتنا زیادہ ہے کہ جب صبح ہوئی تو میں کیا دیکھتا ہوں کہ لوگ چاروں طرف سے جوق در جوق آرہے ہیں۔ میں حیران تھا کہ اُن کو کس نے خبر کردی ہے. میں نے اُن آنے والوں سے پُوچھا کہ تمھیں کیسے پتہ چلا' انھوں نے بتایا ہم نے ایک ندا سُنی ہے کہ جو چاہے اُس کے گناہ بخش دیے جائیں وُہ فلاں جگہ فلاں شخص کی نمازِ جنازہ میں شریک ہوجائے۔ پھر نہایت ہی احتیاط سے تجہیز و تکفین کی گئی اور بڑی عزت و شان کے ساتھ نمازِ جنازہ پڑھ کر دفن کردیا گیا۔ (وعظِ بے نظیر صـ۲۴)

۲۸ــــ حضرت شیخ عبدالواحد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا میں حج کے لیے روانہ ہوا تو میرے ساتھ ایک اور آدمی ہولیا، میں نے اُس کو دیکھا کہ وُہ کھڑا ہو تو درُود پاک، بیٹھا ہو تو درُود پاک، جائے تو درُود پاک، آئے تو درُود پاک پڑھتا ہے۔

میں نے اُس سے اِس کا سبب دریافت کیا تو اس نے بتایا کچھ سال ہوئے میں اپنے باپ کے ساتھ مکۃ مکرمہ روانہ ہوا جب ہم حاضری دے کر واپس ہوئے تو ایک منزل پر ہم اُترے اور آرام کیا۔ میں سوگیا تو خواب میں کسی نے آکر کہا اے اللہ کے بندے! اُٹھ تیرا باپ فوت ہوگیا ہے اور اُس کا حال دیکھ! اس کا چہرہ سیاہ ہوگیا ہے۔ میں گھبرا کر اُٹھا، باپ کے منہ سے کپڑا

اُٹھایا تو دیکھا وُہ فوت ہو چکا تھا اور اس کا چہرہ سیاہ ہو چکا تھا۔

میں غمزدہ اور پریشانی کی حالت میں بیٹھا تھا کہ مجھے پھر نیند آگئی، میں نے عالم رویا میں دیکھا کہ میرے باپ کے پاس چار سوڈانی کھڑے ہیں، اُن کے ہاتھوں میں لوہے کی گُرزیں ہیں، ایک سر کے پاس تھا، ایک پاؤں کے پاس، ایک دائیں جانب اور چوتھا بائیں جانب تھا۔ ابھی وُہ مارنے نہ پائے تھے کہ اچانک ایک بُزرگ حسین وجمیل چہرہ، سبز پیراہن زیبِ تن سے تشریف لائے۔

آتے ہی فرمایا پیچھے ہٹ جاؤ! یہ سُن کر وُہ چاروں پیچھے ہٹ گئے اور اُس مردِ بزرگ نے میرے باپ کے چہرہ سے کپڑا ہٹایا اور منہ پر ہاتھ مبارک پھیر دیا۔ میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا اُٹھ! اللہ تعالیٰ نے تیرے باپ کا چہرہ منوّر اور روشن کر دیا ہے۔ میں نے عرض کی آپ کون ہیں؟ تو فرمایا میں محمد رسول اللہ ہوں (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم)۔

میں نے آگے بڑھ کر کپڑا اٹھایا تو میرے باپ کا چہرہ روشن اور جگمگا رہا تھا۔ پھر میں نے اچھے طریقے سے کفن دفن کر دیا اور بتایا کہ میرا باپ کثرت سے درُود پاک پڑھا کرتا تھا۔ (سعادۃ الدارین صفحہ ۱۲۶)

ہر کہ باشد عامل صلّوا مدام	آتشِ دوزخ شود بروے حرام
بر محمد می رسانم صد سلام	آں شفیعِ مجرماں یوم القیام

۲۹ــــ "زہرۃ الریاض" میں ہے کہ ایک دِن جبریل علیہ السلام دربارِ رسالت میں حاضر ہوئے اور عرض کی یا رسول اللہ! (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) میں نے

آج ایک عجیب و غریب واقعہ دیکھا ہے۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا وہ واقعہ کیا ہے؟۔

جبرئیل علیہ السلام نے عرض کی یارسول اللہ! صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم مجھے کوہ قاف جانے کا اتفاق ہوا، وہاں میں نے آہ وفغاں، رونے چلانے کی آوازیں سُنیں۔ جدھر سے آوازیں آرہی تھیں میں اُدھر کو گیا تو مجھے ایک فرشتہ دکھائی دیا جس کو میں نے قبل اس کے آسمان پر دیکھا تھا، جو اُس وقت بڑے اعزاز و اکرام میں رہتا تھا۔ وہ ایک نُورانی تخت پر بیٹھا رہتا، ستر ہزار فرشتے اُس کے گرد صف بستہ کھڑے رہتے تھے۔ وہ جب سانس لیتا تھا تو اللہ تعالیٰ اُس سانس کے بدلے ایک فرشتہ پیدا کر دیتا تھا۔

لیکن آج میں نے اُسی فرشتہ کو کوہ قاف کی وادی میں سرگرداں و پریشاں آہ وزاری کنندہ دیکھا ہے۔ میں نے اُس سے پُوچھا کیا حال ہے؟ کیا ہوا؟

اس نے بتایا معراج کی رات جب میں اپنے نُورانی تخت پر بیٹھا تھا میرے قریب سے اللہ تعالیٰ کے حبیب نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم گزرے تو میں نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم و تکریم کی پرواہ نہ کی۔ اللہ تعالےٰ کو میری یہ ادا، یہ بڑائی پسند نہ آئی اور اللہ تعالیٰ نے مجھے ذلیل کر کے نکال دیا۔ اور اُس بلندی سے اس پستی میں پھینک دیا۔ پھر اُس نے کہا اے جبرئیل! اللہ کے دربار میں میری سفارش کردو کہ اللہ تعالیٰ میری اِس غلطی کو معاف فرمائے اور مجھے دوبارہ بحال کردے۔

یارسول اللہ! صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم! میں نے اللہ تعالیٰ کے دربارِ بے نیاز

میں نہایت عاجزی کے ساتھ معافی کی درخواست کی۔ دربارِ الٰہی سے ارشاد ہوا اے جبریل! اُس فرشتہ کو بتا دو اگر وُہ معافی چاہتا ہے، تو میرے نبی (صلّی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم) پر درُود پاک پڑھے۔

یارسُول اللّٰہ! (صلّی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم) جب میں نے اُس فرشتہ کو فرمانِ الٰہی سُنایا تو وُہ سُنتے ہی حضور (صلّی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم) کی ذاتِ گرامی پر درُود پاک پڑھنے میں مشغول ہوگیا۔ اور پھر میرے دیکھتے ہی دیکھتے اُس کے بال و پَر نکلنا شروع ہوگئے اور پھر وُہ اس ذِلّت و پستی سے اُڑکر آسمان کی بلندیوں پر جا پہنچا اور اپنی مسندِ اکرام پر براجمان ہوگیا۔ (معارج النبوۃ ص۲۱۷ جلد۱)

۳۰ــــ شبِ معراج سَرورِ دوعالم صلّی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم نے جو عجائبات دیکھے اُن میں سے ایک یہ دیکھا کہ حضور صلّی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم نے ایک فرشتہ دیکھا اُس کے پَر جلے ہوئے تھے۔

یہ دیکھ کر فرمایا اے جبریل! اِس فرشتے کو کیا ہوا؟ عرض کی یارسُول اللّٰہ! صلّی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم اِس فرشتے کو اللّٰہ تعالیٰ نے ایک شہر تباہ کرنے کے لیے بھیجا تھا اِس نے وہاں پہنچ کر ایک شیرخوار بچّے کو دیکھا تو اُسے رحم آگیا یہ اسی طرح واپس آگیا تو اللّٰہ تعالیٰ نے اِسے یہ سزا دی ہے۔

یہ سُن کر حبیبِ خُدا صلّی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا اے جبریل: کیا اِس کی توبہ قبول ہوسکتی ہے؟ جبریل علیہ السّلام نے عرض کی "قرآن کریم میں موجود ہے وانی لغفار لمن تاب۔ جو توبہ کرے میں اُسے بخش دیتا ہوں۔

یہ سُن کر سیدِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے دربارِ الٰہی میں عرض کی، یا اللہ! اس پر رحمت فرما! اِس کی توبہ قبول فرما۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اِس کی توبہ یہ ہے کہ آپ پر دس بار درُود پاک پڑھے۔ آپ نے اُس فرشتے کو حکم سُنایا تو اُس نے دس بار درُود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ نے اُس کو بال و پَر عطا فرمائے اور وُہ اُوپر کو اُڑ گیا اور ملائکہ میں یہ شور برپا ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے درُود پاک کی برکت سے "کروبیتین" پر رحم فرمایا ہے۔

(رونق المجالس صـ۱۱)

اللّٰھم صلِّ وسلِّم دائماً ابداً علیٰ حبیبک خیر الخلق کلّھم

۳۱—— ایک دِن حضرت توکّل شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہمارا ہمیشہ کا معمول تھا کہ ہم عشاء کے وقت درُود پاک کی دو تسبیح پڑھ کر سوتے تھے۔ اتفاقاً ایک دن ناغہ ہو گیا۔ ہم نے وضو کرتے ہوئے دیکھا کہ فرشتے بہت ہی خوش الحانی سے رسُول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی نعت پڑھ رہے ہیں، تعریف کر رہے ہیں اور اسی اثناء میں فرشتوں نے یہ بھی کہہ دیا کہ اے وضو کرنے والو! دو تسبیح درُود پاک کی پڑھ لیا کرو، ناغہ نہ کیا کرو! ۔ (ذکرِ خیر صـ۱۹۶)

۳۲—— حضرت ابوالحسن بغدادی نے ابنِ حامد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو اُنکی وفات کے بعد عالمِ رویاء میں دیکھا اور دریافت کیا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا کیا؟ فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے بخش دیا اور مجھ پر رحم فرمایا۔ پھر ابوالحسن بغدادی نے کہا مجھے کوئی ایسا عمل بتائیں جس کے سبب میں جنّتی ہو جاؤں۔

ابنِ حامد نے فرمایا ہزار رکعت نفل پڑھ اور ہر رکعت میں ہزار بار

قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَد پڑھ۔ ابوالحسن نے کہا مجھ میں اتنی طاقت نہیں۔ ابنِ حامد نے فرمایا اگر یہ نہیں کرسکتا تو ہر رات رسُول اکرم صلّی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم پر ہزار بار درُود پاک پڑھا کر! (القول البدیع ص۱۱)

۳۳۔ حضرت شیخ احمد بن ثابت مغربی قدس سرّہٗ نے فرمایا میں نے جو درُود پاک کی برکات دیکھی ہیں، اُن میں سے ایک یہ کہ میرا ایک دوست فوت ہوگیا اور میں نے اس کے احوال دریافت کیے تو اُس نے کہا اللّٰہ تعالےٰ نے مجھ پر رحم فرمایا اور اپنے فضل سے عزّت واکرام عطا کیا ہے۔

پھر میں نے پُوچھا اے بھائی! کیا آپ پر ہمارا حال بھی کچھ ظاہر ہوا ہے یا نہیں۔ اُس نے کہا اے بھائی! تجھے بشارت ہو کہ تُو اللّٰہ تعالیٰ کے نزدیک صدیقوں سے ہے۔ میں نے پُوچھا یہ کس وجہ سے ہے، تو اُس نے بتایا کہ اس وجہ سے کہ تُو نے درُود پاک کے متعلق کتاب لکھی ہے۔ (سعادۃ الدارین)

۳۴۔ نیز حضرت شیخ احمد بن ثابت مغربی قدس سرّہٗ نے فرمایا حکومت کے دو سپاہی تھے جن کو میں جانتا تھا، وُہ دونوں فوت ہوگئے۔ بعدازاں میں نے اُن دونوں کو دیکھا تو میں نے پُوچھا کیا تم دونوں فوت نہیں ہوچکے؟ دونوں نے کہا ہاں! ہم فوت ہوچکے ہیں پھر میں نے کہا خُدا کیلئے مجھے بتاؤ کہ تمہارا کیا حال ہے؟ دونوں نے کہا اللّٰہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ہم پر رحم فرمایا ہے۔

میں نے کہا تم جب فوت ہوئے تھے تو تم حکومت کے سپاہی تھے۔

اُنھوں نے کہا ہاں! ایسے ہی ہے لیکن ہم طاعون سے مرے تھے تو اللّٰہ تعالیٰ نے فضل وکرم فرمایا اور ہمیں بخش دیا۔ میں نے سوال کیا کہ میں تمہیں اللّٰہ تعالیٰ

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ محمد و آلہ وسلم

اور اُس کے پیارے رسُول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا واسطہ دے کر پُوچھتا ہوں کہ تم پر ہمارا حال بھی کچھ ظاہر ہوا ہے یا نہیں؟ انھوں نے کہا آپ کو خوشخبری ہو کہ آپ صدیقوں میں سے ہیں

پھر میں نے کہا میں تمھیں اللہ تعالیٰ اور رسُولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا واسطہ دے کر پُوچھتا ہوں کیا یہ سچ ہے؟ دونوں نے کہا ہاں! اللہ کی قسم! آپ کے لیے اللہ تعالیٰ کے نزدیک خیرِ کثیر ہے۔ میں نے پُوچھا یہ کس وجہ سے ہے؟ تو دونوں نے بتایا کہ آپ نے درُود پاک کے متعلق کتاب لکھی ہے، اس وجہ سے یہ اجر ہے۔

میں نے ایک دوست کے متعلق بھی سوال کیا جو فوت ہو چکا تھا۔ انھوں نے بتایا کہ وُہ خیریت سے ہے' تب میں بیدار ہو گیا۔

اللہ تعالیٰ کی رحمت سے اُمید رکھتا ہوں کہ وُہ ہمیں نفع دے اور رسُولِ اکرم شفیعِ معظّم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر کثرت سے درُود پاک پڑھنے کی محبت عطا فرمائے۔

(سعادۃ الدارین ص ۱۱۳)

۳۵ — نیز شیخ احمد بن ثابت مغربی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جو میں نے درُود پاک پڑھنے کے فیوض و برکات دیکھے اُن میں سے ایک یہ ہے کہ ایک دن میں رات کے آخری حصے میں اُٹھا، وضو کیا، نمازِ تہجد پڑھی اور دیوار کے ساتھ پشت لگا کر صبح کے انتظار میں بیٹھ گیا تو مجھے نیند آگئی۔ کیا دیکھتا ہوں کہ کچھ لوگ میرے قریب چل رہے ہیں، میں بھی اُن کے ساتھ ہو لیا اور ایک نوجوان کے پاس پہنچ گیا۔ چونکہ وُہ میرا ہم عمر تھا اس لیے مجھے اس سے انس ہوا تو میں جلدی سے

اُس کی طرف گیا تاکہ اُس سے پُوچھوں کہ آپ لوگ کون ھیں ؟ میں نے اُس سے سوال کیا اے اللّٰہ کے بندے! میں تجھ سے اللّٰہ تعالیٰ اور اُس کے حبیب پاک صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کے نام پر پُوچھتا ہوں کہ آپ کس مخلوق سے ھیں؟ اُس نے کہا ہم جن ہیں اور مُسلمان ہیں، اور ایک بزرگ جِن "عابد" نامی کی زیارت کے لیے جا رہے ہیں، مگر یہ اُس نے پست آواز میں کہا۔ پھر میں نے سوال دہرایا، اللّٰہ تعالیٰ اور ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کرام علیہم السّلام کے نام پر پُوچھتا ہوں کہ آپ لوگ کون ھیں؟ تو اُس نے بلند آواز سے کہا ہم مُسلمان جِنّ ہیں۔ اُس کی اِس بات کو سب نے سُن لیا۔

پھر ہم چلتے گئے یہاں تک کہ ایک شہر پہنچ گئے جس کو میں نہیں جانتا تھا، ہم شہر میں داخل ہوئے تو اُس نوجوان ساتھی نے مجھے قسم دلا کر کہا کہ ہمارے گھر چلو تاکہ میری والدہ آپ کی زیارت کرے۔ میں اُس کے ساتھ اُس کے گھر چلا تو اُس نے اپنی والدہ سے کہا اُمّی جان! یہ ہے احمد بِن ثابت۔

یہ سُن کر اُس کی والدہ نے پُوچھا آپ احمد بن ثابت ھیں؟ تو میں نے اُس کو سلام کیا اور کہا کہ آپ لوگوں کو کیسے معلوم ہے کہ میں احمد بن ثابت ہوں؟ اِس پر اُس کی والدہ نے بتایا ہم اُس وقت سے تجھے جانتے ہیں جب سے آپ نے درُود پاک کے متعلق کتاب لکھنا شروع کی تھی۔ میں نے مزید پُوچھا کیا تم کسی ولی اللّٰہ کو جانتے ہو؟ جس کے ساتھ تم ولیوں کا معاملہ کرتے ہو اور اس کی خدمت کرتے ہو تو اُس کی والدہ نے کہا ہم صرف سیّد محمّد سعدی کو جانتے ہیں جو علاقہ عروسی کے باشندے ھیں۔

میں نے کہا سُبحان اللہ! کیا اللہ تعالیٰ کا ولی صرف سید محمد سعدی ہی ہے
تو اُس نے کہا ہم صرف اُن کو جانتے ہیں، اوروں کو نہیں جانتے۔ وُہ مرد
ہے کہ تمہارے نزدیک چھپا ہوا ہے لیکن ہمارے جنوں کے ہاں اُس کی
ولایت ظاہر ہے۔

پھر میرے اُس ساتھی نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے اُس اللہ والے کے پاس
لے گیا جس کی زیارت کے لیے ہم چلے تھے، تو مَیں نے اُنھیں اُونچے مکان میں
دیکھا کہ ایک جماعت اُن کے ساتھ ہے اور وُہ ذکرِ الٰہی میں مشغول ہیں اور حبیبِ خدا
صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم پر دُرود پاک پڑھ رہے ہیں اور وُہ بار بار یوں عرض
کرتے ہیں ماطلعت شمس ولا قمر اضوء من وجهك يا
سيد البشر۔

اے انسانوں کے سردار! نہیں چمکا کبھی سُورج، نہ چاند، جو آپ کے
چہرۂ انور سے زیادہ روشن ہو۔ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم۔

اور جب اُس بزرگ نے مجھے دیکھا تو اُٹھ کھڑے ہوئے اور میرا ہاتھ پکڑ کر
مجھے سلام کرنے کے بعد اپنے پاس بٹھا لیا اور جو لوگ وہاں حاضر تھے وُہ خاموش
ہو گئے، وُہ بزرگ اپنے ہمنشینوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا یہ ہے احمد بن ثابت
یہ سُن کر اُن کے ہم نشیں کھڑے ہو گئے اور میرے پاس آ گئے، تو اُن بزرگ
سے میں نے کہا اے میرے آقا! میں اللہ تعالیٰ اور محمد مصطفےٰ صلّی اللہ تعالیٰ
علیہ وآلہٖ وسلّم کے نام پر سوال کرتا ہوں کہ آپ نے مجھے کیسے پہچانا ہو سکتا
ہے کہ وُہ احمد بن ثابت کوئی اور ہو جس کی تعریف آپ نے اپنے معتقدین سے

سے کی ہے۔ فرمایا نہیں! وہ آپ ہی ہیں۔

میں نے دریافت کیا کہ آپ مجھے کب سے جانتے ہیں تو فرمایا جب سے آپ نے درود پاک کے متعلق کتاب لکھنا شروع کی ہے اُس وقت سے ہم آپ کو جانتے ہیں۔ آپ کے لیے بشارت ہے کہ اللہ تعالیٰ کے دربار میں آپ کے لیے خیر و بھلائی ہے، اور آپ ڈریں نہیں۔ میں نے کہا اے آقا! مجھے خدا تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے لیے بتائیں کہ آپ کا نام اور نسب کیا ہے؟

فرمایا میرا نام عبداللہ خنجرہ بن محمد ہے اور میں شہر واق کا رہنے والا ہوں۔ میں یہاں جنوں کی ملاقات کے لیے آیا ہوں۔ تب وہ میری طرف متوجہ ہوئے اور وصیت فرمائی کہ درود پاک کی کثرت رکھنا اور فرمایا اس سے آپ کو فوائد کثیرہ حاصل ہوں گے۔ (سعادۃ الدارین ص۱۱۶)

۳۶— نیز شیخ احمد بن ثابت مغربی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جب میں نے درود پاک کے متعلق کتاب لکھنا شروع کی میں غار ملح میں تھا جو کہ شیخ علی مکی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قبر مبارک کے قریب ہے، میں نے تقریباً دو باب لکھے تھے کہ میرے پاس میرے پیر بھائی حضرت احمد بن ابراہیم حیدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لائے، اور ہم دونوں شیخ احمد بن موسیٰ کے ساتھ اکٹھے ہوئے۔

جب ہم نے عشاء کی نماز ادا کی اور ہر ایک نے اپنا اپنا وظیفہ پڑھا اور اپنے اپنے بستروں پر لیٹ گئے، میرے ساتھی تو سو گئے مگر میں درود پاک کے متعلق سوچ رہا تھا۔ جب ایک تہائی رات گزری تو شیخ احمد بن ابراہیم بیدار ہوئے

صَلَّى اللهُ عَلَى حَبِيبِهِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّآلِهِ وَسَلَّمَ

انھوں نے تازہ وضو کیا، نوافل پڑھے اور دُعا مانگ کر پھر سو گئے اور میں اپنے کام میں مشغول رہا۔ وُہ پھر بیدار ہوئے اور مجھ سے کہا اے بھائی! میرے لیے دُعا کرو کہ اللہ تعالیٰ مجھے اس دُعا سے نفع عطا کرے۔ میں نے کہا آپ کو میرے حال سے کیا ظاہر ہوا ہے کہ آپ کے لیے دُعا کروں۔

یہ سُن کر فرمایا میں نے خواب دیکھا ہے کہ ایک شخص منادی کر رہا ہے جو کوئی رسُول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم کی زیارت کرنا چاہتا ہے وُہ ہمارے ساتھ چلے تو آپ نے میرا ہاتھ پکڑ لیا اور ہم دونوں چلنے والوں کے ساتھ چل رہے ہیں، اچانک ایک مکان سامنے آگیا اُس کا دروازہ بند تھا اور سب لوگ منتظر تھے کہ کب کُھلے، چنانچہ میں آگے بڑھا تاکہ دروازہ کھولوں۔

میں نے کوشش کی لیکن مجھ سے دروازہ نہ کُھل سکا اور پھر آپ نے کہا پیچھے آجاؤ! میں کھولتا ہوں، آپ نے آگے بڑھ کر دروازہ کھولا تو کُھل گیا۔

جب دروازہ کُھلا تو میں آپ کو پیچھے ہٹا کے خود جلدی سے اندر داخل ہوا دیکھا تو رسُول اکرم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم جلوہ افروز ہیں۔

میں نے جب حضُور علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کو دیکھا تو سرکارِ دو عالم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم نے اپنا چہرۂ انور مجھ سے دُوسری طرف پھیر لیا، بلکہ چہرۂ انور ڈھانپ لیا اور مجھے فرمایا اے فلاں! پیچھے ہٹ جا! اور نبی کریم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم آپ کی طرف متوجہ ہوئے اور آپ کو پکڑ کر سینۂ انور کے ساتھ لگا لیا تو میں پریشان ہو کر بیدار ہوا اور وضو کر کے نوافل پڑھے، کچھ تلاوت کی اور یہ دُعا کر کے سو گیا کہ یا اللہ! مجھے پھر اپنے حبیب پاک علیہ السّلام

کی زیارت کرا ۔

جب میں سو گیا تو پھر منادی کی صدا سُنائی دی پھر آپ نے میرا ہاتھ پکڑا اور ہم نے بھاگنا شروع کیا جب اُس مکان پر پہنچے تو اُسی طرح اُسے بند پایا اور لوگ کھُلنے کے انتظار میں کھڑے ہیں، پھر میں اُسی طرح آگے بڑھا، مجھ سے دروازہ نہ کھُلا اور آپ نے آگے بڑھ کر کھولا اور اب بھی میں آپ سے پہلے جلدی سے اندر داخل ہوا تو دیکھا حبیب کبریا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم جلوہ افروز ہیں پھر مجھے فرمایا اے فلاں! مجھ سے دُور ہو جا! اور جب آپ حاضر ہوئے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے آپ پر بڑی شفقت فرمائی اور آپ کو پکڑ کر سینۂ انور کے ساتھ لگا لیا، تو مجھے یقین ہو گیا کہ آپ کا کوئی عمل ہے جس نے رحمۃ للعٰلمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو آپ سے راضی کر دیا ہے اس لیے میں کہتا ہوں کہ آپ میرے لیے دعائے خیر کریں۔

اِس واقعہ سے میں نے جان لیا کہ میری نیت خیر ہے اور میرا درُود پاک مقبول ہے، مردُود نہیں ہے۔ اور ہم اللہ تعالیٰ سے اُمید رکھتے ہیں کہ وُہ اپنا فضل ہم پر زیادہ کرے گا، اور ہم پر اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت سے احسان فرمائے گا بحرمت اُس ذاتِ اقدس کے جس پر وُہ خود اُسکے فرشتے اور جن و انس سب درُود بھیجتے ہیں۔ (سعادۃ الدارین ص۱۴۲)

۴۷۔۔۔۔ نیز حضرت شیخ احمد بن ثابت مغربی قدس سرہٗ نے فرمایا کہ میں نے درُود پاک کے فضائل جو دیکھے اُن میں سے ایک یہ ہے کہ ایک رات میں نے خواب دیکھا کہ دو آدمی آپس میں جھگڑتے ہیں، ایک نے کہا آ میرے ساتھ چل

رسُولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم سے فیصلہ کرا لیں۔

چنانچہ وُہ دونوں چلے تو میں بھی اُن کے پیچھے ہولیا، دیکھا تو سیدِ دوعالم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہٖ وسلّم ایک بلند جگہ پر جلوہ افروز ہیں، جب حاضر ہوئے تو ایک نے عرض کی یارسُول اللہ! (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم) اِس شخص نے مجھ پر گھر جلا دینے کا الزام لگایا ہے۔

یہ سُن کر شاہِ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا اس نے تجھ پر افترا کیا ہے، اِسے آگ کھا جائے گی۔ پھر میں بیدار ہوگیا، اور میں دربارِ رسالت میں کوئی عرض نہ کرسکا۔ پھر میں نے دربارِ الٰہی میں دُعا کی یا اللہ! مجھے پھر زیارتِ مصطفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم سے مشرّف فرما! دُعا کے بعد میں سوگیا، دیکھتا ہوں ندا آتی ہے کہ جو شخص رسُولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کی زیارت کرنا چاہتا ہے وُہ ہمارے ساتھ چلے۔ اور میں نے دیکھا کہ کافی لوگ ندا کرنے والے کے پیچھے جا رہے ہیں جن کے لباس سفید ہیں، تو میں نے ایک سے پُوچھا کہ خُدا تعالیٰ اور رسُول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کے لیے مجھے بتاؤ کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کہاں تشریف فرما ہیں؟

اُس نے کہا کہ سرکارِ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم فلاں مکان میں جلوہ گر ہیں۔ یہ سُن کر میں نے دُعا کی یا اللہ! دُرود پاک کی برکت سے مجھے اپنے حبیب پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم تک اُن لوگوں سے پہلے پہنچا دے تاکہ میں تنہائی میں زیارت کرسکوں اور اپنی مُراد حاصل کرسکوں تو مجھے کسی چیز نے بجلی کی طرح حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کے دربار میں حاضر کردیا اور میں

نے دیکھا کہ سرکارِ دو عالم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم تنہا قبلہ رُو تشریف فرما ہیں، اور حُضور صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کے چہرۂ انور سے نُور چمک رہا ہے۔ میں نے عرض کی اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یارسُولَ اللہ۔

یہ سُن کر حضور صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم نے "مرحبا" فرمایا تو میں اپنے چہرے کے ساتھ حضور صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کی گود مبارک میں لوٹ پوٹ ہوگیا۔ پھر میں نے عرض کی یارسُول اللہ! (صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم) مجھے کوئی نصیحت فرمائیے جس سے اللہ تعالیٰ مجھے نفع دے۔ فرمایا درُود پاک کی کثرت کرو پھر میں نے عرض کی حضور! آپ اِس بات کے ضامن ہوجائیں کہ ہم اللہ تعالیٰ کے ولی بن جائیں۔

تو فرمایا میں تیرا ضامن ہوں کہ تیرا ایمان پر خاتمہ ہوگا۔ پھر میں نے وہی عرض کی تو فرمایا کیا تجھے معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ کے ولی سارے کے سارے اللہ تعالیٰ سے دُعائیں کرتے ھیں کہ خاتمہ ایمان پر ہوجائے۔ لہٰذا میں تیرا ضامن ہوں کہ تیرا خاتمہ ایمان پر ہوگا۔

میں نے عرض کی ہاں! یارسُول اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم مجھے منظور ہے۔ پھر میرے دل میں خیال پیدا ہوا کہ اللہ تعالیٰ مجھے حضرت خضر علیہ السّلام کی زیارت کرائے۔ میں یہ دربارِ رسالت میں عرض کرنے ھی والا تھا کہ حضور صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا مجھ پر درُود پاک کی کثرت کو لازم پکڑ و اور اِس مقام کی زیارت اور ہر وہ بات جو تجھے درجات تک پہنچانے والی ہے ہم اُس کو پورا کریں گے۔

پھر میرے دل میں اس بات کی حشمت و رُعب پیدا ہوا کہ جب میں کون و مکاں، زمین و آسماں کے آقا کی زیارت سے نوازا گیا ہوں تو مجھے اور کیا چاہیے؟ تو میں نے عرض کی یا رسول اللہ! (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم) ہر نبی و رسول، ہر ولی اور حضرت خضر علیہ السلام نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے نُور سے ہی اقتباس کیا ہے اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بحرِ ذخار سے سب نے چلو بھرا ہے تو جب مجھے حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی زیارت ہو گئی تو گویا میں نے سب کی زیارت کر لی۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے۔

ازاں بعد باقی لوگ جن کو میں پیچھے چھوڑ آیا تھا وہ حاضر ہو گئے اور وہ بلند آواز سے پڑھتے آ رہے تھے الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ! جب وہ حاضر ہوئے تو میں آقائے دوجہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے حضور ایک جانب بیٹھا تھا۔

رسول اکرم شفیعِ معظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم اُن کی طرف متوجہ ہوئے اور اُن کو بشارتیں دیں، لیکن اُن کے ساتھ ایک شخص اور بھی آیا تھا اُس کو حضور صلی اللہ تعالیٰ نے دھتکار دیا، اور فرمایا اے مردود! اے آگ کے چہرے والے! تُو پیچھے ہٹ جا! میں نے اُس کی صورت دیکھی تو وہ اُن آنے والوں جیسی نہ تھی، کیونکہ وہ شیطان تھا۔

اور جب سیدِ دوعالم نُورِ مجسّم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم اُن حاضرین کے ساتھ گفتگو سے فارغ ہوئے تو فرمایا اب تم جاؤ! اللہ تعالیٰ تمھیں برکتیں عطا فرمائے اور مجھے میرے پوتے کے ساتھ (میری طرف اشارہ کر کے) رہنے دو۔

تو میں نے عرض کیا یا رسُول اللہ! (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) میں سیّد ہوں؟ فرمایا ہاں! تُو سیّد ہے۔ میں نے عرض کی کیا میں حُضور (صلی اللہ علیہ وسلم) کی اولاد پاک سے ہوں؟ فرمایا ہاں! تُو میری نسل پاک سے ہے۔ تو میں نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا۔ پھر میں نے عرض کیا حضور مجھے نصیحت فرمایئے جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ مجھے نفع دے۔ تو فرمایا تجھ پر لازم ہے کہ درُود پاک کی کثرت کرے اور تُو کھیل تماشے سے پرہیز کرے۔

میں بیدار ہوا تو سوچا وُہ کونسا کھیل تماشا ہے کہ اُسے ترک کردوں۔ بہتیرا غور کیا مگر مجھے معلوم نہ ہوسکا کہ وُہ کیا ہے؟ پھر میں نے خیال کیا شائد کوئی آئندہ رونما ہونے والی بات ہو "لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہ" فعلِ بد سے وہی بچ سکتا ہے جس پر اللہ تعالیٰ رحم فرمائے۔ (سعادۃ الدارین ص۱۵۰)

۳۸۔۔۔ ابوالفضل قرمسانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا میرے پاس ایک شخص خراسان سے آیا اور فرمایا مجھے خواب میں رسُولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا دیدار نصیب ہوا ہے۔ میں نے دیکھا کہ حُضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم مسجد نبوی (شرفہ اللہ تعالیٰ) میں جلوہ افروز ہیں اور مجھے حکم دیا کہ جب تو ہمدان میں جائے تو فضل بن زیرک کو میرا اسلام کہہ دینا، تو میں عرض گزار ہوا حضور اُس پر ایسا کرم کس وجہ سے ہے؟ فرمایا وُہ روزانہ سَو بار مجھ پر درُود پاک پڑھتا ہے۔ جب اس آنے والے نے سرکار کا پیغام مُبارک پہنچادیا تو وُہ بولے کہ وُہ درُود پاک مجھے بھی بتا دیجئے تو فرمایا میں روزانہ سَو بار یا اس سے زیادہ یہ درُود پاک پڑھتا ہوں:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی

صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی حَبِیْبِہٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

اٰلِ مُحَمَّدٍ جَزَی اللّٰہُ مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنَّا مَاھُوَ اَھْلُہٗ۔

اُس نے مجھ سے یہ درُود پاک یاد کرلیا اور قسم کھا کر کہنے لگا کہ میں آپ کو نہیں جانتا تھا اور نہ ہی آپ کا نام جانتا تھا، مجھے رسُولِ اکرم صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہٖ وسلم نے آپ کے متعلق بتایا ہے۔

لہٰذا میں نے اُس آنے والے کو کچھ ھدیہ دینا چاہا مگر اس نے قبول نہ کیا اور کہا کہ میں سیّد دوعالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہٖ وسلم کے پیغامِ مُبارک کو حُطامِ دُنیا کے بدلے نہیں بیچنا چاہتا۔ اور وُہ چلا گیا۔ (سعادۃ الدارین صـ۱۴۲)

۳۹۔۔۔ ایک بزرگ فرماتے ھیں کہ میں حضرت ابُوبکر بن مجاھد کے پاس تھا کہ حضرت شیخ شبلی تشریف لائے تو ابُوبکر بن مجاھد اُٹھ کر کھڑے ہوگئے، اُن سے معانقہ کیا اور دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا۔ میں نے عرض کیا آپ شبلی کے ساتھ ایسا سلوک کرتے ہیں؟ حالانکہ اہلِ بغداد ان کو دیوانہ خیال کرتے ہیں۔ تو آپ نے فرمایا میں نے اِن کے ساتھ وہی سلوک کیا ہے جو میں نے رسُولِ اکرم صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہٖ وسلم کو ان کے ساتھ کرتے دیکھا ہے، اور وُہ یُوں کہ میں عالمِ رویا میں حُضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہٖ وسلم کے دیدار سے مشرف ہوا ہُوں اور دیکھا کہ خواجہ شبلی وہاں حاضر ہوگئے تو سیّدِ دوعالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہٖ وسلم نے قیام فرمایا اور اُن کی آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا، تو میں نے عرض کیا یارسُول اللہ! (صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہٖ وسلم) شبلی پر اتنی عنایات کس وجہ سے ہے؟

فرمایا شبلی ہر نماز کے بعد پڑھتا ہے لَقَدْ جَآءَکُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ

أَنفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُم بِالْمُؤْمِنِينَ رَؤُوفٌ رَحِيمٌ ۝ فَإِن تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ۔ اور اس کے بعد تین بار درود پاک صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدِنَا يَا مُحَمَّدُ۔ پڑھتا ہے۔

اور پھر خواجہ شیخ شبلی رحمۃ اللہ علیہ تشریف لائے تو میں نے اُن سے پوچھا تو انھوں نے ایسا ہی ذکر کیا۔ (سعادۃ الدارین ص۱۲۳)

تنبیہ: بعض محققین نے فرمایا ہے کہ سرکارِ دوجہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم کے ذاتی نام نامی اسمِ گرامی کے ساتھ خطاب مذکور ہو وہاں صفاتی نام ذکر کرنا چاہیے۔ لہٰذا اگر بصیغۂ ندا درود پاک پڑھنا ہو تو یوں صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَنَا يَا حَبِيبَ اللّٰهِ پڑھا جائے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ادب کی توفیق عطا فرمائے۔

حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ نِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيرُ۔

ابنِ بشکوال نے اس واقعہ کو اُبوالقاسم خفّاف سے نقل کیا ہے۔ اس میں ہے کہ جب حضرت اُبوبکر بن مجاہد شیخ شبلی کے لیے اُٹھ کر کھڑے ہوگئے تو شاگردوں نے چہ میگوئیاں کیں اور پھر حضرت اُبوبکر بن مجاہد سے عرض کی کہ آپ کے پاس جب مملکت کا وزیر علی بن عیسٰی آتا ہے تو آپ اس کے لیے کھڑے نہیں ہوتے مگر شبلی کے لیے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ تو فرمایا کیا میں ایسے بزرگ کے لیے کھڑا نہ ہوں جس کا اکرام حبیبِ خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا ہو! میں نے خواب میں شفیعِ معظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم کی زیارت کی تو مجھے فرمایا اے ابنِ مجاہد! کل تیرے پاس ایک جنتی مرد آئے گا اس کی تعظیم کرنا اس لیے میں نے شیخ شبلی کی

تعظیم کی ہے۔

پھر چند راتوں بعد مجھے خواب میں زیارت نصیب ہوئی تو رحمۃ للعالمین شفیع المذنبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے ابوبکر! تجھے اللہ تعالیٰ عزت عطا فرمائے جیسے تُو نے ایک جنتی کی عزت کی ہے۔ تو میں نے عرض کی یارسول اللہ! (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) یہ کس سبب سے اس اکرام کا مستحق ہوا ہے؟ فرمایا یہ پانچوں نمازوں کے بعد مجھے یاد کرتا ہے (درود پاک پڑھتا ہے) اور پھر آیت مذکورہ پڑھتا ہے۔ اور اسّی سال گزر گئے یوں ہی کرتا ہے۔ (سعادۃ الدارین صـ۱۴۲)

۴۰ــــ حضرت یحییٰ کرمانی نے فرمایا ایک دن میں ابُو علی بن شاذان کے پاس تھا کہ ایک نوجوان داخل ہوا جس کو ہم میں سے کوئی بھی نہیں جانتا تھا۔ اُس نے ہمیں سلام کیا اور پُوچھا تم میں سے ابُو علی بن شاذان کون ہے؟ ہم نے اُنکی طرف اشارہ کیا تو اُنھوں نے کہا اے شیخ! میں خواب میں سید دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوا ہُوں۔ حُضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے حکم فرمایا کہ ابُو علی بن شاذان کی مسجد پُوچھ کر وہاں جانا اور جب تُو اُن سے ملاقات کرے تو میرا سلام اُن کو کہنا۔

یہ کہہ کر وُہ نوجوان چلا گیا اور حضرت ابُو علی آبدیدہ ہو گئے اور فرمایا مجھے تو کوئی ایسا عمل نظر نہیں آتا جس سے میں اس کرم و عنایت کا مستحق ہوا ہُوں مگر یہ کہ میں صبر کے ساتھ حدیثِ مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پڑھتا ہوں اور جب بھی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا نام پاک یا ذکر پاک آتا ہے تو میں درُود پاک پڑھتا ہوں اِس کے بعد شیخ ابو علی دو یا تین ماہ زندہ رہے اور

وصال فرما گئے، رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ۔ (سعادۃ الدارین ص۱۲۷)

۴۱۔۔۔حضرت ابوالمواہب شاذلی فرماتے ہیں میں خواب میں زیارتِ مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے نوازا گیا تو دیکھا کہ آقائے دوجہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے میرے منہ کو بوسہ دیا اور فرمایا میں اُس منہ کو بوسہ دیتا ہوں جو مجھ پر ہزار بار دِن میں اور ہزار بار رات میں درود پڑھتا ہے۔ پھر فرمایا اِنَّا اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَر۔ کتنا اچھا وِرد ہے، اگر تو اس کو رات میں پڑھا کرے اور فرمایا تیری یہ دُعا ہونی چاہیے۔ اَللّٰھُمَّ فَرِّجْ کُرُبَاتِنَا اَللّٰھُمَّ اَقِلْ عَثَرَاتِنَا اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ زَلَّاتِنَا اور درود پاک پڑھ کر یوں کہا کرے وَسَلَامٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

(سعادۃ الدارین ص۱۳۲)

۴۲۔۔۔نیز حضرت شیخ ابوالمواہب شاذلی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا مجھے خواب میں حضور سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی تو آپ نے فرمایا اے شاذلی! تو میری اُمت کے ایک لاکھ کی شفاعت کرے گا۔ میں نے عرض کیا اے آقا! میرے لیے یہ انعام کس وجہ سے ہے؟ تو فرمایا تو میرے دربار میں درود پاک کا ہدیہ پیش کرتا رہتا ہے۔ (سعادۃ الدارین ص۱۳۲)

۴۳۔۔۔نیز ابوالمواہب شاذلی قدس سرہ نے فرمایا میں نے ہزار بار درود پاک پڑھنا تھا تو میں نے جلدی جلدی پڑھنا شروع کر دیا تو مجھے رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے شاذلی! تجھے معلوم نہیں کہ جلد بازی شیطان کی طرف سے ہوتی ہے۔

پھر فرمایا آہستگی اور ترتیب سے یوں پڑھو اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ ۔ ہاں اگر وقت تھوڑا ہو تو پھر جلدی پڑھنے میں حرج نہیں ہے۔ پھر فرمایا یہ جو میں نے تجھ سے کہا ہے آہستہ آہستہ ٹھہر ٹھہر کر پڑھ! یہ افضل ہے ورنہ جیسے بھی تُو پڑھے یہ درُود پاک ہی ہے اور بہتر یہ ہے کہ جب تُو درُود پاک پڑھنا شروع کرے تو اوّل آخر درُودِ تامہ پڑھ لے خواہ ایک ہی بار پڑھے اور درُودِ تامہ یہ ہے :

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی سَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی آلِ سَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ ۝ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی سَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی آلِ سَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ فِی الْعٰلَمِیْنَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ۝ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

(سعادۃ الدارین صـ۱۳۲)

تنبیہ : اِس واقعہ سے اور اس کے ماقبل و مابعد دیگر واقعات سے معلوم ہوا کہ درُود پاک میں لفظ "سَیِّدِنَا" کہنا محبوب و مرغوب ہے۔

۴۴ــــ حضرت شریف نعمانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جو کہ حضرت شیخ محمد رحمۃ اللہ علیہ کے متوسلین میں سے تھے فرمایا میں نے خواب میں سیدِ دو عالم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کو دیکھا ایک بڑے خیمے میں جلوہ گر ہیں اور اُمت کے اولیاء کرام

حاضر ہو کر یکے بعد دیگرے سلام عرض کر رہے ہیں اور کوئی صاحب کہہ رہے ہیں کہ یہ فلاں ولی اللہ ہے اور یہ فلاں ہے اور آنے والے حضرات سلام عرض کر کے ایک جانب بیٹھتے جاتے ہیں۔

حتیٰ کہ ایک جمِ غفیر اور بہت سارے لوگ اکٹھے آرہے ہیں اور ندا دینے والا کہہ رہا ہے یہ محمد حنفی آرہے ہیں، جب وُہ سیّد العٰلمین اکرم الاوّلین والآخرین صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے تو آقائے دوجہاں صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم نے انھیں پاس بٹھالیا۔ پھر آپ سیدنا صدیق اکبر اور فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا میں اِس سے محبّت کرتا ہُوں مگر اس کی پگڑی جو کہ بغیر شملہ کے ہے۔ اور محمد حنفی کی طرف اشارہ فرمایا۔

یہ سُن کر سیدنا صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسُول اللہ! صلّی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہٖ وسلّم) اجازت ہو تو میں اس کے سر پر پگڑی باندھ دوں ؟ فرمایا ہاں! تو صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ نے اپنا عمامہ مُبارکہ لے کر حضرتِ محمد حنفی کے سر پر باندھ دیا اور بائیں جانب شملہ چھوڑ دیا۔

یہ خواب ختم ہوا اور جب حضرت شریف نعمانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے حضرت محمد حنفی رحمۃ اللہ علیہ کو سُنایا تو وُہ اور اُن کے ہمنشیں سب آبدیدہ ہو گئے۔ پھر حضرت محمد حنفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے شیخ شریف نعمانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے فرمایا آئندہ جب آپ کو سیدِ دوعالم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کی زیارت نصیب ہو تو آپ عرض کریں کہ محمد حنفی کے کونسے عمل کی وجہ سے یہ نظرِ عنایت ہے۔

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کچھ دنوں کے بعد شیخ شریف نعمانی زیارت کی نعمت سے سرفراز ہوئے اور وہ عرض پیش کر دی۔ رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا وہ جو درود پاک ہر روز مجھ پر خلوت میں مغرب کے بعد پڑھتا ہے اور وہ یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلِّمْ عَدَدَ مَا عَلِمْتَ وَزِنَۃَ مَا عَلِمْتَ وَمِلْاَءَ مَا عَلِمْتَ

اور جب یہ واقعہ حضرت محمد حنفی رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا گیا تو فرمایا اللہ کے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے سچ فرمایا اور پھر پگڑی لی، اس کو سر پر باندھا اور اس کا شملہ چھوڑا۔ پھر سب نے اپنی اپنی پگڑیاں اتاریں اور دوبارہ باندھیں اور ان کے شملے چھوڑے۔ (سعادۃ الدارین صہ ۱۳۳)

۴۵۔۔۔مولوی فیض الحسن سہارنپوری درود پاک کثرت سے پڑھا کرتے تھے خصوصاً جمعہ کی رات کو جاگ کر درود پاک زیادہ پڑھتے تھے۔ جب ان کا انتقال ہوا تو ان کے مکان سے ایک مہینہ تک خوشبو کی مہک آتی رہی۔

(کتاب درود شریف صہ ۹۶)

۴۶۔۔۔لکھنؤ میں ایک کاتب تھا اس نے ایک بیاض (کاپی) رکھی ہوئی تھی اور اس کی عادت تھی کہ صبح کے وقت جب وہ کتابت شروع کرتا تو سب سے پہلے اس کاپی پر درود پاک لکھ لیتا۔ جب اس کا آخری وقت آیا تو گھبرا کر کہنے لگا دیکھئے وہاں جا کر کیا ہوتا ہے؟ اتنے میں ایک مست مجذوب آ پہنچے اور فرمانے لگے بابا کیوں گھبراتا ہے، وہ بیاض سرکار کے دربار پیش ہے

اور اس پر صاد بن رہے ہیں۔ (زاد السعید ص۱۳)

۷۴۔۔۔ایک دن آقائے دو جہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم اسلامی لشکر کے ساتھ جہاد کے لیے تشریف لے جا رہے تھے، راستے میں ایک جگہ پڑاؤ کیا اور حکم دیا کہ یہیں پر جو کچھ کھانا ہے کھالو!

جب کھانا کھانے لگے تو صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کی یا رسول اللہ! (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم) روٹی کے ساتھ نان خورش (سالن) نہیں ہے پھر صحابہ کرام نے دیکھا کہ ایک شہد کی مکھی ہے اور بڑے زور زور سے بھنبھناتی ہے عرض کیا یا رسول اللہ! (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم) یہ مکھی کیوں شور مچاتی ہے؟ فرمایا یہ کہہ رہی ہے کہ مکھیاں بے قرار ہیں اس وجہ سے کہ صحابہ کرام کے پاس سالن نہیں ہے حالانکہ یہاں قریب ہی غار میں ہم نے شہد کا چھتہ لگایا ہوا ہے وہ کون لائے گا؟ ہم اُسے اُٹھا کر لا نہیں سکتیں۔

فرمایا پیارے علی! (کرم اللہ وجہہ) اس مکھی کے پیچھے پیچھے جاؤ اور شہد لے آؤ! چنانچہ حضرت حیدرِ کرّار رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک چوبی پیالہ پکڑ کر اُس کے پیچھے ہو لیے، وہ مکھی آگے آگے اُس غار میں پہنچ گئی اور آپ نے وہاں جا کر شہد مصفّا نچوڑ لیا اور دربارِ رسالت میں حاضر ہو گئے۔ سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے وہ شہد تقسیم فرما دیا' اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کھانا کھانے لگے تو مکھی پھر آ گئی اور بھنبھنانا شروع کر دیا۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی یا رسول اللہ! صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مکھی پھر اسی طرح شور کر رہی ہے، تو فرمایا میں نے اس سے ایک سوال

کیا ہے اور یہ اُس کا جواب دے رہی ہے۔ میں نے اس سے پوچھا ہے کہ تمہاری خوراک کیا ہے؟ مکھی کہتی ہے کہ پہاڑوں اور بیابانوں میں جو پھول ہوتے ہیں وُہ ہماری خوراک ہے۔

میں نے پُوچھا پھُول تو کڑوے بھی ہوتے ھیں، پھیکے بھی اور بدمزہ بھی، تو تیرے منہ میں جاکر نہایت شیریں اور صاف شہد کیسے بن جاتا ہے؟ تو مکھی نے جواب دیا یا رسُول اللہ! (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم) ہمارا ایک امیر اور سردار ہے، ہم اُس کے تابع ھیں۔ جب ہم پھُولوں کا رس چوستی ھیں تو ہمارا امیر آپ کی ذاتِ اقدس پر دُرود پاک پڑھنا شروع کرتا ہے اور ہم بھی اُس کے ساتھ مل کر درُود پاک پڑھتی ہیں تو وُہ بدمزہ اور کڑوے پھُولوں کا رس درُود پاک کی برکت سے میٹھا ہو جاتا ہے اور اسی کی برکت و رحمت کی وجہ سے وُہ شہد شفا بن جاتا ہے۔ ؎

گفت چوں خوانیم بر احمد درُود — میشود شیریں و تلخی را ربود

اگر درُود پاک کی برکت سے کڑوے اور بدمزہ پھُولوں کا رس نہایت میٹھا شہد بن سکتا ہے، تلخی شیریں میں بدل سکتی ہے تو درُود پاک کی برکت سے گناہ بھی نیکیوں میں تبدیل ہو سکتے ھیں۔ (مقاصد السالکین ص ۹۳)

یُوں ہی درُود پاک کی برکت سے ہماری نامکمل نمازیں اور نامکمل سجدے و دیگر عبادتیں بھی قبُول ہو سکتی ہیں۔ ؎ (مرتّبِ کتاب ہٰذا)

آپ کا نام نامی اے صلِّ علیٰ
ہر جگہ ہر مصیبت میں کام آ گیا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

۴۸ــــ ابوصالح صوفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ بعض محدثین کرام کو وصال کے بعد خواب میں دیکھا گیا اور پُوچھا گیا کہ حضرت کیا حال ہے؟ تو فرمایا اللہ تعالےٰ کا فضل ہوا کہ میری بخشش ہوگئی۔

پُوچھا کس سبب سے؟ تو فرمایا کہ میں نے اپنی کتاب میں سیدِ دو عالم شفیعِ معظم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم پر درُود پاک لکھا ہے، اس لیے درُود پاک کی برکت سے بخشش ہوگی۔ ــــ (سعادۃ الدارین صـ۱۲۹)

ہر کہ باشد عامل صلوٰا مدام　　آتش دوزخ شود بروے حرام

عبداللہ بن محمد مروزی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ میں اور میرے والد ماجد رات کو آپس میں حدیثِ پاک کا تکرار کرتے تھے، تو جس جگہ بیٹھ کر تکرار کیا کرتے تھے نُور کا ایک ستون دیکھا گیا جو آسمان کی بلندیوں تک جاتا تھا۔ پُوچھا گیا یہ کیسا نُور ہے؟ تو جواب ملا کہ حدیث پاک کے تذکرہ کے دوران جو درُود پاک کی کثرت ہوتی ہے یہ اُس کا نُور ہے۔ (سعادۃ الدارین صـ۱۲۹)

۵۰ــــ حضرت ابوالعباس خیاط رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جو کہ گوشہ نشین تھے، مجلسوں میں نہیں آتے جاتے تھے۔ ایک دن وُہ علامہ محمد ابنِ رشیق کی مجلس میں آئے شیخ ابوالعباس رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا تم پڑھو! اپنا کام کرو! میں تو اس لیے حاضر ہوا ہُوں کہ میں خواب میں سید دو عالم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کے دیدار سے مشرف ہوا ہوں، مجھے آقائے دوجہاں، سیدِ انس وجاں صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا کہ ابنِ رشیق کی مجلس میں جایا کرو! کہ وُہ مجھ پر درُود پاک کثرت سے پڑھتا ہے۔ (سعادۃ الدارین صـ۱۳۰)

صلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہٖ سیدنا محمد ؐ و آلہٖ وسلم۔

۱۵۔۔۔۔حضرت شیخ عبدالواحد بن زید رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا ہمارا ایک ہمسایہ تھا جو کہ بادشاہ کا ملازم تھا، اور فسق وفجور اور غفلت میں مشہور تھا۔ میں نے خواب میں دیکھا کہ سیدِ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے دستِ مبارک میں ہاتھ دیا ہوا ہے۔

یہ دیکھ کر میں نے عرض کی یا رسول اللہ! (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم) یہ بدکردار بندہ ہے یہ اللہ تعالیٰ سے منہ پھیرے ہوئے ہے۔ تو اس نے اپنا ہاتھ سرکار کے دستِ مبارک میں کیسے رکھ دیا ہے؟ تو میرے آقا رحمتِ دوعالم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا میں اِس کی حالت کو جانتا ہوں اور میں اسے دربارِ الٰہی میں لے جا رہا ہوں اور اِس کے لیے دربارِ الٰہی میں شفاعت کروں گا۔

میں نے یہ ارشاد سُن کر عرض کیا یا رسول اللہ! صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کِس سبب سے اِس کو یہ مقام حاصل ہوا اور کِس وجہ سے اِس پر سرکار کی نظرِ عنایت ہے؟ فرمایا اِس کے دُرود پاک کے کثرت کرنے کی وجہ سے، کیوں کہ یہ روزانہ رات کو سونے سے پہلے مجھ پر ہزار مرتبہ درُود پاک پڑھتا ہے اور میں اللہ تعالیٰ کی رحمت سے اُمید رکھتا ہوں کہ وُہ غفور ورحیم میری شفاعت کو قبول فرمائے گا۔ پھر میں بیدار ہوا، اور جب صبح ہوئی تو دیکھا وہی شخص مسجد میں داخل ہوا وُہ رو رہا تھا اور میں اُس وقت رات والا واقعہ دوستوں اور نمازیوں کو سُنا رہا تھا وُہ آیا اور سلام کر کے میرے سامنے بیٹھ گیا اور مجھ سے کہا آپ اپنا ہاتھ بڑھائیں کہ میں آپ کے ہاتھ پر توبہ کروں، کیوں کہ مجھے رسول صلی اللہ علیہ وسلم

نے بھیجا ہے کہ عبدالواحد کے ہاتھ پر جاکر توبہ کرلے پھر میں نے اُس سے رات والے خواب کے متعلق پُوچھا تو اُس نے بتایا رات سرکارِ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم تشریف لائے اور میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا میں تیرے لیے اپنے ربِ کریم کے دربار شفاعت کرتا ہوں، کیونکہ تو مجھ پر درود پاک پڑھا کرتا ہے اور مجھے دربارِ الٰہی میں لے جاکر شفاعت کردی اور فرمایا پچھلے گناہ میں نے معاف کرادیے ہیں، اور آئندہ کے لیے صبح جاکر شیخ عبدالواحد کے ہاتھ پر توبہ کرلے اور اُس توبہ پر قائم رہ۔ (سعادۃ الدارین ص۱۳۵)

بر محمدّی رسانم صد سلام آں شفیع مجرماں یوم القیام

۵۲۔۔۔حضرت محمدؐ کردی قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی کتاب "باقیاتِ صالحات" میں لکھا ہے کہ مجھ پر جو اللہ تعالیٰ کے احسانات ہیں اُن میں سے ایک یہ ہے کہ میں مدینہ منورہ میں مقیم تھا۔ تو میں خواب میں سیدالکونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوا اور مجھے میرے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے گود میں اٹھا لیا، اور یوں کہ میرا سینہ سرکار کے سینۂ انور اور میرا منہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے منہ مبارک اور میری پیشانی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی پیشانی مبارک کے برابر تھی۔ اور فرمایا مجھ پر درود پاک کی کثرت کیا کرو اور مجھے سرکار نے اپنی رضا کی بشارت دی، جو کہ رضائے الٰہی کی جامع ہے۔ تو میں آبدیدہ ہوگیا کہ سرکارِ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کا مجھ پر اتنا کرمِ عظیم ہے۔

اور میں نے دیکھا کہ میری اس حالت کو دیکھ کر اُمت کے والی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی پیشانِ مبارکہ سے بھی آنسو جاری ہیں اور میں بیدار ہوا تو میری

آنکھیں اشک بار تھیں۔ میں اُٹھا اور مواجہہ شریف کے سامنے حاضر ہو گیا اور میں نے روضۂ مقدسہ کے اندر سے سُنا کہ حبیبِ خُدا شاہِ انبیاء صلوات اللّٰہ و سلامہٗ علیہ وعلیہم اجمعین نے مجھے ایسی ایسی بشارتیں دیں کہ میں عوام کے سامنے بیان نہیں کر سکتا۔

اور میں بڑا خوش ہو کر سلام عرض کر کے واپس ہوا تو میں نے سلام کا جواب سیدِ دو عالم صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کی زبانِ مُبارک سے سُنا۔ حالانکہ میں جاگ رہا تھا اور مجھے حق یقین حاصل ہوا کہ سید العٰلمین صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم روضۂ انور میں حیات ہیں اور مسلمانوں کے سلام کا جواب بھی عنایت فرماتے ہیں۔ (سعادۃ الدارین صـ ۱۳۵)

ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِيْم

۵۳ــــ سیدی عبدالجلیل مغربی نے "تنبیہ الانام" کے مقدمہ میں لکھا ہے کہ جب میں درُود پاک کے متعلق کتاب لکھ رہا تھا اُس دوران میں نے دیکھا کہ میں خچر پر سوار ہُوں اور میں اس قوم کے ساتھ ملنا چاہتا ہُوں جو کسی امر کی تلاش میں مجھ سے آگے جا چکے ہیں جبکہ میرا خچر پیچھے رہ گیا، میں نے اسے ڈانٹا تو وُہ تیز چلنے لگا اور اُسے ایک آدمی نے لگام سے پکڑ کر روک لیا اور میں اُس کی اِس حرکت سے پریشان ہو گیا۔ اچانک ایک صاحب تشریف لائے جو نہایت پاکیزہ صُورت، پاکیزہ سیرت تھے۔

اُنھوں نے اس شخص کو ڈانٹا اور میرے خچر کو اُس کے ہاتھ سے یہ کہہ کر چھڑایا کہ چھوڑ اس کو! کیونکہ اللّٰہ تعالیٰ نے اِس کی مغفرت کر دی ہے اور اِس کو

اس کے گھر والوں کے لیے شفاعت کنندہ بنایا ہے اور اس سے غل (بوجھ) اُتار دیا ہے۔
میں بیدار ہوا تو نہایت خوش تھا اور میرے دل میں آیا کہ جس شخص نے مجھے مذکور کے ہاتھ سے چھڑایا اور مندرجہ بالا کلمات فرمائے ہیں یہ سیّدی مولیٰ علی شیرِ خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔ اور مجھے معلوم ہوا کہ یہ ساری عنایت سیّد الانام صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم پر درودِ پاک پڑھنے کی برکت سے ہے۔ (سعادۃ الدارین ص۱۳۶)

۵۴ــــ صاحبِ تنبیہ الانام قدس سرہٗ نے فرمایا مذکورہ بالا زیارت کے کچھ عرصہ بعد پھر مجھے خواب میں دیدار نصیب ہوا۔ دیکھا کہ آقائے دوجہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم میرے گھر میں تشریف لائے ہیں اور میرا گھر سرکارِ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے چہرۂ انور کے نور سے جگمگا رہا ہے۔ اور میں نے تین مرتبہ کہا الصّلوٰۃ والسّلام علیك یا رسول اللہ۔ حضور! میں آپ کے جوار میں ہوں اور حضور کی شفاعت کا اُمیدوار ہوں۔ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم)

جب یہ عرض کیا تو رحمتِ دوعالم، شفیعِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑ کر مسکراتے ہوئے بوسہ دیا اور فرمایا ــــ "اِیْ وَاللہِ اِیْ وَاللہِ" نیز میں نے دیکھا کہ ہمارا ہمسایہ جو کہ فوت ہو چکا تھا مجھ سے کہہ رہا ہے کہ تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے خدام سے ہے، جو سرکار کی مدح سرائی کرتے ہیں۔ میں نے اُس سے کہا کہ تجھے کیسے معلوم ہوا؟ تو اُس نے کہا ہاں! اللہ کی قسم! تیرا ذکر تو آسمانوں میں ہو رہا تھا۔ اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم مسکرا رہے تھے۔

میں بیدار ہو گیا اور میں نہایت ہی ہشاش بشاس تھا۔ (سعادۃ الدارین ص۱۳۶)

۵۵ــــ نیز صاحبِ تنبیہ الانام رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا اس کے کچھ عرصہ بعد میں نے خواب میں اپنے والد ماجد کو دیکھا کہ بڑے ہی خوش ہیں۔ تو میں نے عرض کیا اباجی! کیا میری وجہ سے آپ کو کچھ فائدہ پہنچا ہے؟ فرمایا اللہ کی قسم! مجھے بہت فائدہ پہنچا ہے۔

میں نے پوچھا کس وجہ سے؟ تو والد صاحب نے فرمایا تیرے درود پاک کے موضوع پر کتاب لکھنے سے۔ میں نے پوچھا آپ کو کیسے معلوم کہ میں نے کتاب لکھی ہے؟ فرمایا تیرا چرچہ تو ملاء الاعلیٰ میں ہو رہا ہے۔ (سعادۃ الدارین ص۱۳۶)

۵۶ــــ سیّد محمّد کروی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے "باقیات صلحات" میں لکھا ہے میری والدہ ماجدہ نے خبر دی کہ میرے والد ماجد جن کا نام محمّد تھا (مصنّف کے ناناجان) نے مجھے وصیّت کی تھی کہ جب میں فوت ہو جاؤں اور جب مجھے غسل دے لیا جائے تو چھت سے میرے کفن پر ایک سبز رنگ کا کاغذ گرے گا۔ اُس میں لکھا ہوگا کہ یہ آگ سے محمّد کے لیے برات نامہ ہے۔ اور اُس کاغذ کو میرے کفن میں رکھ دینا!۔

چنانچہ غسل کے بعد وُہ کاغذ گرا، اُس پر لکھا ہوا تھا ھٰذِہٖ بَرَاْۃُ مُحَمَّدٍ الْعَامِلِ بِعِلْمِہٖ مِنَ النَّارِ۔ اور اُس کاغذ کی یہ نشانی تھی کہ جس طرف سے پڑھو سیدھا ہی لکھا نظر آتا تھا۔ پھر میں نے اپنی والدہ ماجدہ سے پوچھا کہ میرے ناناجان کا عمل کیا تھا؟ تو امّی جان نے فرمایا اُن کا عمل، ہمیشہ ذکر اور درود پاک کی کثرت تھا۔

(سعادۃ الدارین ص۱۳۷)

صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَی النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْن

۵۷ــــ شیخ مسعود وراری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جو کہ بلاد فارس کے علماء میں سے تھے۔ اُن کا طرۂ امتیاز یہ تھا کہ وُہ عاشقِ رسول تھے، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اُن کا شغل یہ تھا کہ اُس جگہ پر جہاں مزدور لوگ آکر بیٹھتے ہیں تاکہ ضرورتمند لوگ اُن کو مزدوری کے لیے لے جائیں، جاتے اُن کو اپنے مکان میں لے آتے اور اُن مزدوروں کو گمان ہوتا کہ شاید کوئی تعمیر وغیرہ کا کام ہوگا جس کیلئے ہم بلائے گئے ہیں۔

مگر حضرت موصوف اُن کو بٹھا کر فرماتے کہ درود پاک پڑھو! اور خود بھی ساتھ بیٹھ کر پڑھتے۔ جب عصر کے وقت چھٹی ہونے لگتی تو جیسے کام لینے والے لوگ مزدوروں سے کہا کرتے ہیں تھوڑا سا کام اور کر لو! ایسے ہی حضرت موصوف اُن سے فرماتے زِیۡدُوۡا مَا تَیَسَّرَ بَارَكَ اللّٰہُ فِیۡکُمۡ۔

پھر اُن کو پوری پوری مزدوری دے کر رُخصت کرتے اور شیخ مسعود رحمۃ اللہ اپنے عشق و محبت کی بنا پر بیداری میں سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے دیدار سے مشرّف ہوتے تھے۔ (سعادۃ الدارین ص۱۳۷)

۵۸ــــ ابنِ ہبیرہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا میں شفیعِ اعظم رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود پاک پڑھا کرتا تھا۔ ایک دن میں درود پاک پڑھ رہا تھا اور میری آنکھیں بند تھیں تو میں نے دیکھا کہ ایک لکھنے والا سیاہی کے ساتھ میرا درود پاک لکھ رہا ہے اور میں کاغذ پر حروف دیکھ رہا تھا۔ میں نے آنکھ کھولی تاکہ اُس کو آنکھ کے ساتھ دیکھوں تو وُہ مجھ سے چھپ گیا اور میں نے اُس کے کپڑوں کی سفیدی دیکھی۔ (سعادۃ الدارین ص۱۳۸)

۵۹۔۔۔ امام شعرانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا مجھے شیخ احمد سروی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بتایا کہ انھوں نے ملائکہ کرام کو قلم کے ساتھ لکھتے دیکھا ہے کہ درود پاک پڑھنے والے جو کلمہ منہ سے نکالتے ہیں اس کو فرشتے صحیفوں میں لکھ لیتے ہیں۔ (سعادۃ الدارین ص۱۳۸)

۶۰۔۔۔ سلیمان بن سحیم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا بیان ہے کہ میں خواب میں سیدِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے دیدار سے مشرف ہوا تو میں نے دربارِ رسالت میں عرض کی یا رسول اللہ! (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم) جو لوگ حاضر ہوتے ہیں اور سلام عرض کرتے ہیں آپ اُن کا سلام سمجھ لیتے ہیں؟ فرمایا ہاں! اور میں اُن کے سلام کا جواب بھی دیتا ہوں۔ (سعادۃ الدارین ص۱۴۱)

۶۱۔۔۔ ابراہیم بن شیبان فرماتے ہیں میں نے حج کیا اور مدینہ منورہ حاضر ہوا اور پھر جب میں روضۂ مقدسہ پر حاضر ہوا تو میں نے سلام عرض کیا میں نے روضۂ انور کے اندر سے آواز سُنی۔

وَعَلَيْكَ السَّلَامُ يَا وَلَدِىْ (سعادۃ الدارین ص۱۴۱)

؎ تُو زندہ ہے واللہ! تُو زندہ ہے واللہ!

مرے چشمِ عالم سے چھپ جانے والے

۶۲۔۔۔ عارف باللہ علی بن علوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو جب کوئی مشکل درپیش ہوتی تو اُن کو شفیعِ معظم نبیِ محترم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی زیارت نصیب ہو جاتی اور وہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم سے پوچھ لیتے اور نبیِ محترم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم جواب سے سرفراز فرما دیتے اور جب شیخ موصوف تشہد یا

صلی اللہ علیٰ حبیبہٖ سیدنا محمد وآلہٖ وسلم

غیر تشہد میں عرض کرتے اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ تو سُن لیتے کہ رسُول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں وَعَلَیْكَ السَّلَامُ یَا شَیْخ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ

اور کبھی کبھی اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ کو بار بار پڑھتے جب اُن سے پُوچھا گیا کہ آپ بار بار کیوں پڑھتے ھیں تو فرماتے میں جب تک آقائے دوجہاں سے جواب نہ سُن لُوں آگے نہیں پڑھتا۔ نیز امام شعرانی قدس سرہٗ سے منقول ہے فرمایا کہ کچھ حضرات ایسے بھی ہیں جو پانچوں نمازیں سرورِ دوعالم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے پڑھتے ھیں۔

اور حضرت سیدی علی الخواص رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ کسی کا ولایتِ محمدیہ میں قدم راسخ نہیں ہو سکتا جب تک کہ سیدالوجود رحمتِ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اور خضر والیاس علیہما السلام کی زیارت سے مشرف نہ ہو۔ پھر فرمایا کہ بعض لوگ جو اِس دولت سے محروم ھیں اُن کے انکار کا کوئی اعتبار نہیں ہے۔

(سعادۃ الدارین ص۱۴۱)

نیز فرمایا کہ شیخ ابوالعباس مرسی قدس سرہٗ نے فرمایا رات دن میں سے اگر ایک گھڑی بھی میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے دیدار سے محروم ہو جاؤں تو میں اپنے کو فقرا سے شمار نہ کروں۔ (سعادۃ الدارین ص۱۴۲)

۹۳ــــ حضرت سید محمد بن سلیمان جزولی صاحبِ دلائل الخیرات رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ ایک جگہ تشریف لے گئے اور وہاں پر نماز کا وقت ہو گیا، آپ نے وضو کا ارادہ کیا دیکھا تو ایک کنواں ہے جس میں پانی موجود ہے لیکن اس پر کوئی پانی نکالنے

کا سامان (رسی، ڈول) وغیرہ نہیں ہے۔

فرمایا میں اِسی فکر میں تھا کہ ایک بچی نے مکان کے اُوپر سے جھانکا اور پُوچھا آپ کیا تلاش کر رہے ہیں؟ فرمایا بیٹی میں نے وضو کرنا ہے مگر پانی نکالنے کا کوئی ذریعہ نہیں ہے۔

اُس نے پُوچھا آپ کا نام کیا ہے؟

فرمایا مجھے مُحمّد بن سلیمان جزولی کہتے ہیں۔ یہ سُن کر اُس بچی نے کہا اچھا آپ ہی ہیں کہ جن کی مدح و ثنا کے ڈنکے بج رہے ہیں، مگر کنوئیں سے پانی نہیں نکال سکتے!۔

یہ کہہ کر اُس بچی نے کنوئیں میں اپنا آبِ دہن ڈال دیا، تو آناً فاناً پانی کناروں تک آ گیا بلکہ زمین پر بہنے لگا۔ آپ نے وضو کیا اور نماز سے فارغ ہو کر اُس بچی سے پُوچھا بیٹی میں تجھے قسم دے کر پُوچھتا ہوں کہ بتا! تُو نے یہ کمال کیسے حاصل کیا؟ بچی نے کہا یہ جو کچھ آپ نے دیکھا ہے یہ اُس ذاتِ گرامی پر درُود پاک کی برکت سے ہوا ہے، اور اگر جنگل میں تشریف لے جائیں تو درندے چرندے آپ کے دامن میں پناہ لیں۔ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم)۔

تو حضرت شیخ جزولی قدس سرہٗ نے وہاں قسم کھائی کہ درُودِ پاک کے متعلق کتاب لکھوں گا اور پھر آپ نے ایک کتاب لکھی جس کا نام "دلائل الخیرات" ہے۔

(سعادۃ الدارین صـ ۱۴۴)

۶۴ــــ یہی وُہ شیخ جزولی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ہیں کہ جن کے متعلق یہ بات پایۂ ثبوت تک پہنچی ہوئی ہے کہ آپ کی قبر مُبارک سے کستوری کی خوشبو مہکتی تھی۔ کیونکہ

آپ اپنی زندگی میں درُود پاک بہت زیادہ پڑھا کرتے تھے۔ (مطالع المسرات ص۴)

۶۵۔۔۔نیز حضرت شیخ جزولی صاحبِ "دلائل الخیرات" قدس سرّہٗ کے وصال کے ستتّر سال بعد آپ کو قبرِ مُبارک سے نکالا گیا اور سوس سے مراکش منتقل کیا گیا۔ جب آپ کا جسدِ مُبارک کھولا گیا تو دیکھا کہ آپ کا کفن بھی بوسیدہ نہیں ہوا تھا اور آپ بالکل صحیح و سالم ہیں جیسے آج ہی لیٹے ہیں۔

نہ تو زمین نے آپ کو چھیڑا، نہ آپ کی کوئی حالت بدلی ہے بلکہ جب آپ نے تازہ تازہ خط بنوایا تھا اور ستتّر سال کے بعد جب آپ کا جسدِ مُبارک نکالا گیا تو ایسے تھا جیسے آج ہی خط بنوایا ہے، یہاں تک کہ کسی نے براہِ آزمائش آپ کے رُخسارِ مُبارک پر اُنگلی رکھ کر دبایا اور اُنگلی اُٹھائی تو اُس جگہ سے خُون ہٹ گیا اور وُہ جگہ سفید نظر آرہی تھی، پھر تھوڑی دیر بعد وُہ جگہ سُرخ ہوگئی جیسے زندوں کے جسم میں خُون رواں ہوتا ہے۔ اور یہ ساری بہاریں درُود پاک کی کثرت کی برکت سے ہیں۔ (مطالع المسرات ص۴)

۶۶۔۔۔ابو علی قطان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بیان کرتے ہیں کہ میں ان لوگوں کا ساتھی تھا جو صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی شان میں سَبّ و شتم کرتے ہیں (معاذ اللہ)۔ فرمایا میں نے خواب میں دیکھا کہ میں کرخ کی جامع مسجد میں داخل ہوا ہوں اور میں نے مسجد میں رسُول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کو دیکھا نیز دیکھا کہ آپ کے ساتھ دو آدمی ہیں جن کو میں نہیں پہچانتا تھا۔

میں نے رسالتِ مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کی خدمتِ اقدس میں سلام عرض کیا تو سرکار نے میرے سلام کا جواب نہ دیا، میں نے عرض کیا

یارسُول اللہ! (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم) میں تو حضور کی ذاتِ گرامی پر دن رات اِتنا اِتنا درُود پاک پڑھتا ہُوں لیکن حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم نے میرے سلام کا جواب بھی نہیں دیا۔

یہ سُن کر رسُول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا تُو مجھ پر درُود پاک پڑھتا ہے، اور میرے صحابہ کرام کی شان میں گستاخی بھی کرتا ہے۔ میں نے یہ سُن کر عرض کیا میرے آقا! (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم) میں حُضور کے دستِ مُبارک پر توبہ کرتا ہُوں، آئندہ ایسا نہیں کروں گا۔ میرے اِس عرض کرنے پر (توبہ کر لینے کے بعد) حُضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا وَعَلَیْكَ السَّلام ورحمة اللّٰه وَبَرَكَاتُهٗ۔ (سعادۃ الدارین صفحہ ۱۴۹)

تنبیہ: اِس واقعہ سے یہ بات روزِ روشن کی طرح واضح ہوئی کہ جو شخص نبیِ اکرم شفیعِ معظّم نُورِ مجسّم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی شان میں بے ادبی، گستاخی کرے اُس سے حبیبِ خُدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کبھی راضی نہ ہوں گے، خواہ وُہ کیسے ہی اچھے عمل کرے۔ دُوسرے یہ بھی واضح ہوا کہ درُود پاک کی برکت سے عقائد بھی درست ہو جاتے ہیں سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم درُود پاک پڑھنے والوں کی خود اِصلاح فرما دیتے ہیں۔ ؎

مولای صلِّ وسلّم دائمًا ابدًا ۔۔۔ علیٰ حبیبک خیر الخلق کلھم
ہر کہ باشد عاملِ صلّوا مدام ۔۔۔ آتشِ دوزخ بود بروے حرام

۶۷ــــ ایک مولوی صاحب لوگوں کے سامنے عظمت و

محبّتِ مصطفےٰ صلّی اللہ علیہ وسلّم اور فضائلِ درُود پاک عموماً بیان کیا کرتے تھے۔ اُن کے شاگرد نے خواب دیکھا کہ ایک وسیع میدان ہے جس میں مخلوقِ خدا جمع ہے۔

حشر کا دن ہے سب لوگ مارے ڈر کے کانپ رہے ہیں ایک طرف دیکھا کہ رسُولِ اکرم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کھڑے ہیں اور دیکھ رہے ہیں کہ کیا ہو رہا ہے۔ اچانک ہمارے قریب سے ہمارے اُستاد گزرے اور اُس طرف جا رہے ہیں جس طرف سرکارِ دو عالم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم جلوہ افروز تھے میں نے اپنے ساتھ والے طالب علموں سے کہا دیکھو! استاد صاحب جا رہے ہیں، اور ہم بھی پیچھے ہو لیے، جب استاد صاحب حبیبِ خُدا صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کے قریب پہنچے تو سرکار نے ہاتھ مُبارک سے لوگوں کو اشارہ کیا کہ راستہ چھوڑ دو!

لوگوں نے راستہ چھوڑ دیا، اور استاد صاحب حضور صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے تو آپ نے اپنی ردا (چادر) مُبارکہ اٹھائی اور اُس میں اُستاد صاحب کو چھُپا لیا۔ اُستاد صاحب کی چادر کا صرف ایک کونہ باہر رہ گیا تو ہم نے وُہ کونہ تھام لیا کہ کہیں وُہ غائب نہ ہو جائیں۔

تھوڑی دیر بعد رسُولِ اکرم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم نے چادر مُبارک اُٹھائی اور فرمایا اب جاؤ! اب کوئی فکر نہیں ہے! یہ سُن کر استاد صاحب چلے تو ہم بھی اُن کے پیچھے چل دیے، کچھ آگے گئے تو دیکھا کہ پُل صراط ہے وہاں پہرہ لگا ہوا ہے دونوں طرف فرشتے کھڑے ہوئے تھے، جب ہم پُل سے گزرنے لگے تو ایک پہریدار نے پُکارا تم کون ہو؟ اور کہاں جا رہے ہو؟

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

لیکن ہمارے اُستادِ محترم نے پکارنے والے کی کوئی پروانہ کی اور چلتے رہے پہریدار نے دو تین مرتبہ آوازیں دیں اور خاموش ہو گیا، اور ہم چلتے رہے جب ہم پُل صراط سے پار ہوئے تو دیکھا کہ رحمتِ دو عالم نورِ مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم وہاں تشریف فرما ہیں اور اُستاد صاحب سے پُوچھا کہ خیریت سے پہنچ گئے؟ عرض کی جی حضور! خیریت سے پہنچ گئے ہیں؟

پھر سرکار نے فرمایا یہ سامنے جنّت کا دروازہ ہے داخل ہو جاؤ! ۔ اور آنکھ کھل گئی۔

دامنِ مصطفےٰ سے جو لپٹا یگانہ ہو گیا جس کے حضور ہو گئے اُس کا زمانہ ہو گیا

وَصَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلٰی حَبِیْبِہٖ اطیب الطیّبین اطھر الطاھرین وَعَلٰی آلِہٖ واصحابہٖ وازواجہٖ الطاھرات المطھرات امھات المؤمنین وذرّیتہٖ الٰی یوم الدّین وَالحمدُ لِلّٰہِ رَبّ العٰلمین۔

۶۸— ایک مولوی صاحب جو کہ لوگوں کو درُود پاک کی عموماً ترغیب دیتے رہتے تھے اور خود بھی لوگوں میں بیٹھ کر درُود پاک پڑھا کرتے تھے۔ اُن کا ایک شاگرد حج کرنے گیا۔ جب وُہ مدینہ منوّرہ حاضر ہوا تو اُس کا بیان ہے کہ مَیں روضۂ انور کے سامنے کھڑا نعت شریف پڑھ رہا تھا اُسی حالت میں نیند آگئی۔ دیکھا کہ سیّدِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم جلوہ افروز ہیں اور ایک طرف سیّدنا صدّیقِ اکبر اور دوسری طرف سیّدنا فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیٹھے ہیں اور پیچھے کافی لوگ بیٹھے ہیں، مَیں اس حالت میں بھی نعت پاک

پڑھ رہا ہوں۔ جب نعت شریف ختم ہوئی تو سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم نے میری جھولی میں کچھ ڈال دیا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم! میں تو صدیقِ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا حج کرنے آیا ہوں اور اُنھوں نے مجھے کچھ نہیں دیا۔

یہ سُن کر صدیقِ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی کچھ میری جھولی میں ڈال دیا۔ اِس کے بعد میں نے عرض کیا حضور! (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم) کوئی اور بھی فرمان ہے؟ تو فرمایا اپنے اُستاد صاحب کو ہمارا سلام کہہ دینا۔

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔

۶۹ــــ حضرت شاہ ولی اللہ محدّث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے والد ماجد شاہ عبدالرحیم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ایک بار مجھے بخار کا عارضہ لاحق ہوا اور بیماری طول پکڑ گئی حتّٰی کہ زندگی سے نااُمیدی ہوگئی، اِس دوران مجھے غنودگی ہوئی تو میں نے دیکھا کہ شیخ عبدالعزیز تشریف لائے ہیں اور فرماتے ہیں بیٹا! رسول اکرم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہٖ وسلّم تیری عیادت کے لیے تشریف لا رہے ہیں اور غالباً اِس طرف سے تشریف لائیں گے جس طرف تیری چارپائی کی پائنتی ہے، لہٰذا اپنی چارپائی کو پھیر لو! تاکہ تمہارے پاؤں اُس طرف نہ ہوں۔

یہ سُن کر مجھے کچھ افاقہ ہوا، اور چونکہ مجھے گفتگو کرنے کی طاقت نہ تھی، میں نے حاضرین کو اشارہ سے سمجھایا کہ میری چارپائی پھیر دو! اُنھوں نے چارپائی کا رُخ بدلا ہی تھا کہ شاہِ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم لے آئے اور فرمایا کَيْفَ حَالُكَ يَا بُنَيَّ "اے میرے بیٹے! کیا حال ہے؟
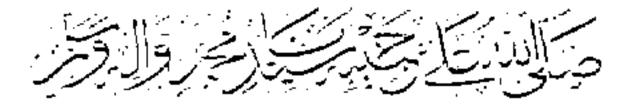
اس ارشادِ گرامی کی لذت مجھ پر ایسی غالب ہوئی کہ مجھے وجد آگیا اور زاری وبے قراری کی عجیب حالت مجھ پر طاری ہوئی۔ پھر مجھے میرے آقا، اُمّت کے والی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے اِس طرح گودِ مبارک میں لے لیا کہ آپ کی ریش مبارک میرے سر پر تھی اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کا پیراہن مبارک میرے آنسوؤں سے تر ہو گیا۔ پھر آہستہ آہستہ یہ حالت سکون سے بدل گئی،

پھر میرے دِل میں خیال آیا کہ مدّت گزر گئی اس شوق سے کہ کہیں سے سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے بال مبارک دستیاب ہوں کتنا کرم ہوگا اگر آقا مجھے یہ دولت عنایت فرمائیں۔ بس یہ خیال آنا ھی تھا کہ حضورِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم میرے اس خطرہ پر مطلع ہوئے اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنی ریشِ مبارک پر ہاتھ مبارک پھیرا اور دو بال مبارک مجھے عطا فرمائے۔

پھر یہ خیال آیا کہ بیدار ہونے کے بعد یہ نعمت (بال مبارک) میرے پاس رہے گی یا نہیں، تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فوراً فرمایا بیٹا! یہ دونوں بال مبارک تیرے پاس رہیں گے۔ زاں بعد سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے صحتِ کُلی اور درازیٔ عُمر کی بشارت دی تو مجھے اُسی وقت آرام ہو گیا۔

میں نے چراغ منگایا اور دیکھا تو میرے ہاتھ میں وُہ موئے مبارک نہ تھے میں غمگین ہو کر پھر دربارِ رسالت کی طرف متوجہ ہوا تو غیبت واقع ہوئی اور دیکھا کہ آقائے دوجہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم جلوہ افروز ہیں اور فرما رہے ہیں

صلی اللہ علیہ وسلم

بیٹا ہوش کر! میں نے دونوں بال تیرے تکیے کے نیچے احتیاط سے رکھ دیے ہیں
وہاں سے لے لو! ۔

میں نے بیدار ہوتے ہی تکیے کے نیچے سے لے لیے اور ایک پاکیزہ جگہ میں نہایت تعظیم و تکریم کے ساتھ محفوظ کر لیے ۔ چونکہ بخار کے بعد کمزوری غالب آ گئی تھی، لہٰذا حاضرین نے سمجھا شاید موت کا وقت آ گیا ہے، اور وہ رونے لگے ۔ نقاہت کے سبب مجھ میں بات کرنے کی سکت نہ تھی اس لیے میں اشارہ کرتا رہا، پھر کچھ عرصہ بعد مجھے قوت حاصل ہو گئی اور میں بالکل تندرست ہو گیا ۔

نیز حضرت موصوف فرماتے ہیں کہ ان دونوں موئے مبارک کا خاصہ تھا کہ آپس میں لپٹے رہتے تھے لیکن جب درود پاک پڑھا جاتا ہے دونوں علیحدہ علیحدہ ہو کر کھڑے ہو جاتے تھے ۔

دوسرے یہ دیکھا کہ ایک مرتبہ تین آدمی جو اس معجزے کے منکر تھے آئے اور آزمائش چاہی ۔ میں بے ادبی کے خوف سے آزمانے پر رضا مند نہ ہوا، لیکن جب مناظرہ طول پکڑ گیا تو عزیزوں نے وہ بال مبارک مؤدب ہو کر ہاتھوں میں اُٹھائے اور دھوپ میں لے گئے، اُسی وقت بادل آیا اور اُس نے سایہ کر دیا حالانکہ سخت دھوپ تھی اور بادل کا موسم بھی نہ تھا ۔

یہ دیکھ کر اُن میں سے ایک نے توبہ کر لی اور مان گیا جبکہ دوسرے دونوں نے کہا یہ اتفاقی امر تھا ۔ دوسری بار پھر وہ موئے مبارک دھوپ میں لے گئے تو پھر بادل نے آ کر سایہ کر دیا، دوسرا بھی تائب ہوا ۔ تیسرے نے کہا اب بھی اتفاقی امر ہے ۔ تیسری مرتبہ پھر دھوپ میں لے گئے تو بادل نے سایہ کر دیا

تو تیسرا بھی تائب ہو کر مان گیا۔

سوم یہ کہ ایک بار کچھ لوگ موئے مبارکہ کی زیارت کے لیے آئے تو میں موئے مبارکہ والے صندوق کو باہر لایا، کافی لوگ جمع تھے۔ میں نے تالا کھولنے کے لیے چابی لگائی تو تالا نہ کھلا۔ بڑی کوشش کی مگر میں تالا کھولنے میں کامیاب نہ ہو سکا۔ پھر میں اپنے دل کی طرف متوجہ ہوا تو معلوم ہوا کہ اُن لوگوں میں فلاں آدمی جنبی ہے اس کی شامت ہے کہ تالا نہیں کھل رہا میں نے پردہ پوشی کرتے ہوئے سب کو کہا جاؤ! دوبارہ طہارت کر کے آؤ! جب وہ جنبی مجمع سے باہر ہوا تو تالا کھل گیا اور ہم سب نے زیارت کی۔

حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ جب میرے والد ماجد نے آخر عمر میں تبرکات تقسیم فرمائے تو ایک بال مبارک مجھے بھی عنایت ہوا۔

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۔ (انفاس العارفین صہ ۳۹)

۷۔۔۔حضرت عبداللہ شاہ صاحب اپنے پیر و مرشد کے خلیفہ عالم شاہ صاحب کے ساتھ جا رہے تھے۔ راستہ میں ایک پزادہ (آوہ) آیا جس میں آگ بھڑک رہی تھی، خلیفہ صاحب نے فرمایا عبداللہ شاہ تم ہماری بات مانو گے؟ انھوں نے کہا ہاں! خلیفہ صاحب نے فرمایا اچھا اس پزاوے (آوے) میں جا کر کھڑے ہو جاؤ!

یہ حکم سنتے ہی عبداللہ شاہ اس بھڑکتی ہوئی آگ میں جا کھڑے ہوئے، اور خلیفہ صاحب باہر جنگل کو چلے گئے۔ جب جنگل سے فارغ ہو کر تھوڑی دیر بعد واپس آئے تو دیکھا عبداللہ شاہ اسی آوے میں کھڑے ہیں اور آگ

خُوب جل رہی ہے مگر ان کا کپڑا تک نہیں جلا۔

آخر اُن کو بلایا گیا تو وُہ خاموش کھڑے رہے، بہت آوازیں دیں تو وُہ کسی قدر باہر آئے تو لوگوں نے اُن کا ہاتھ پکڑ کر باہر نکالا، بدن پر پسینہ تھا خلیفہ صاحب نے پُوچھا کیا حال ہے؟ عرض کیا جب میں اس دہکتے ہوئے آوہ میں داخل ہوا تو مدینہ منورہ کی طرف خیال کر کے دُرود شریف پڑھنے لگا اچانک مدینہ منورہ کی طرف سے ایک نُور آیا جسے میں نے چادر کی طرح اپنے تمام جسم پر لپیٹ لیا اور آگ کی گرمی مجھے بالکل محسوس نہیں ہوئی اور یہ جو میرے بدن پر پسینہ ہے یہ آگ کی گرمی سے نہیں بلکہ اُس نُور کی گرمی سے آیا ہے۔

(ذکرِ خیر صفحہ ۱۴۹)

۱۷ــــ میرے پاس محلہ دھوبی گھاٹ فیصل آباد سے ایک صاحب بنام خلیل الرحمان صاحب آئے اور کہا کہ میں آپ کو ایک واقعہ سُنانے آیا ہوں لہٰذا آپ بیٹھیں اور توجہ کے ساتھ سُن لیں۔ ہم مسجد گلزارِ مدینہ میں بیٹھ گئے۔ خلیل الرحمان صاحب نے بتایا کہ میرا ایک دوست ہے جس کا نام شاہد محمود ہے اس کی شادی کو کئی سال گزر گئے لیکن وہ اولاد کی نعمت سے محروم رہا بسیار کوشش کے باوجود وہ کامیاب نہ ہوا۔ مجھے پتہ چلا تو میں نے اُٹھائی کتاب آبِ کوثر اور اس دوست کے ہاں چلا گیا ملاقات ہوئی تو میں نے اسے کتاب آبِ کوثر دی اور کہا کہ اس کو پڑھو اور دُرود پاک کی کثرت کرو پھر دیکھو اللّٰہ تعالیٰ کا کرم اور اس کی عنایت اور یہ تقریباً دس گیارہ ماہ کی بات ہے اِس

نے کتاب پڑھ کر دُرود شریف پڑھنا شروع کر دیا تو اللہ تعالیٰ نے کرم کر دیا۔ اب جس کا دل چاہے جا کر دیکھ لے اللہ تعالیٰ نے چاند سا لڑکا عطا کر دیا ہے۔

خلیل الرحمان از دھوبی گھاٹ، فیصل آباد

تیرا نام لیاں ٹل جاندیاں بلاواں نے　　تیرے ناں وچ مولیٰ رکھیاں شفاواں نے

دُرود پاک کی برکت سے جان کنی میں آسانی کے واقعات

۲۷۔۔۔ بنی اسرائیل میں ایک شخص جو کہ نہایت گنہگار اور مجرم تھا۔ اُس نے سو سال یا دو سو سال فسق و فجور میں گزار دیے۔ جب وُہ مرگیا تو لوگوں نے اسے گھسیٹ کر کوڑا کرکٹ کی جگہ ڈال دیا۔ تو اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام پر وحی بھیجی اے پیارے کلیم! ہمارا ایک بندہ فوت ہوگیا ہے، اور بنی اسرائیل نے اسے گندگی میں پھینک دیا ہے آپ اپنی قوم کو حکم دیں کہ وُہ اُسے وہاں سے اُٹھائیں، تجہیز و تکفین کر کے آپ اُس کا جنازہ پڑھائیں اور لوگوں کو بھی جنازہ پڑھنے کی رغبت دلائیں۔

جب کلیم اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام وہاں پہنچے تو اُس میت کو دیکھ کر پہچان لیا۔ تعمیلِ حکم کے بعد عرض کی یا اللہ! یہ شخص مشہور ترین مجرم تھا تو بجائے سزا کے یہ اِس عنایت کا حقدار کیسے ہوا؟ فرمان آیا کہ بیشک یہ بہت بڑی سزا و عذاب کا مستحق تھا لیکن اِس نے ایک دن توراتِ مبارکہ کھولی اور اُس میں میرے حبیب محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کا نام پاک لکھا ہوا دیکھا، محبت سے اُسے بوسہ دیا اور دُرود پاک پڑھا تو اُس نام پاک کی تعظیم کرنے کی وجہ سے

میں نے اس کے سارے گناہ معاف کر دیے۔ (مقاصد السالکین ص۵، القول البدیع ص۱۱۸)

تعظیم جس نے کی ہے محمد کے نام کی　　خدا نے اس پر آتشِ دوزخ حرام کی

۷۳ـــ ایک مریض نزع کی حالت میں تھا، اُس کا دوست تیمارداری کے لیے آیا اور دیکھ کر پوچھا اے دوست! جان کنی کی تلخی کا کیا حال ہے؟ جواب دیا مجھے کوئی تکلیف نہیں محسوس ہو رہی کیونکہ میں نے علماء کرام سے سن رکھا ہے کہ جو شخص حبیبِ خدا محمد مصطفےٰ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم پر درود پاک کی کثرت کرے اُسے اللہ تعالیٰ موت کی تلخی سے امن دیتا ہے۔

۷۴ـــ خلاد بن کثیر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پر جب جانکنی کی حالت طاری ہوئی تو اس کے سر کے نیچے سے ایک ٹکڑا کاغذ کا ملا جس پر لکھا ہوا تھا ھٰذِهٖ بَرَاۗءَةٌ مِّنَ النَّارِ لِخَلَّادِ بْنِ كَثِيْرٍ۔ یہ خلاد بن کثیر کے لیے جہنّم سے آزادی کی سند ہے لوگوں نے اُس کے گھر والوں سے پوچھا کہ اُس کا عمل کیا تھا؟ جواب ملا کہ یہ ہر جمعہ کو ہزار بار درود پاک پڑھا کرتے تھے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلَی النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَاٰلِہٖ وَسَلِّمْ

۷۵ـــ حضرت احمد بن ثابت مغربی قدس سرہ نے فرمایا میں نے جو درود پاک کی برکتیں دیکھی ہیں اُن میں سے ایک یہ ہے کہ میں ایک رات تہجد کے لیے اُٹھا تہجد کے بعد بیٹھ کر درود پاک پڑھنا شروع کر دیا اور اسی حالت میں مجھے اونگھ آگئی تو میں نے دیکھا کہ ایک شخص کو پکڑے ہوئے گھسیٹتے لے جا رہے ہیں جس کے گلے میں طوق تھا۔

گندھک کا لباس جو کہ ٹخنوں تک تھا پہنا ہوا ہے اور وہ بڑے جسم والا

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

بڑے سر والا آدمی تھا۔ اُس کا چہرہ سیاہ، ناک بڑی اور منہ پر چیچک کے داغ تھے۔ میں نے اُن گھسیٹنے والوں سے کہا میں تمھیں اللہ تعالیٰ اور اُس کے پیارے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں کہ بتاؤ! یہ کون ہے؟ اُنھوں نے جواب دیا یہ ابوجہل ملعون ہے، تو میں نے اُس سے کہا اے خُدا تعالیٰ کے دُشمن! تیری یہی سزا ہے اور یہ سزا اُس کی ہے جو اللہ تعالے اور اُس کے رسول مکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ کفر کرے۔ پھر میں نے دُعا کی یا اللہ! اب مجھے اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے دیدار سے مشرف فرما! یا اللہ! مجھے یہ انعام عطا کر! تو ارحم الرحمین ہے۔ پھر میں نے دیکھا کہ میں ایک ایسی جگہ میں ہوں جس کو پہچانتا نہیں اچانک ایک جاننے والا دوست ملا جو حاجی اور نیک بزرگ تھا، میں نے اُسے سلام کہا اُس نے جواباً سلام دیا۔ میں نے پُوچھا آپ کہاں جارہے ہیں؟

فرمایا میں رسُول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی مسجد شریف کو جا رہا ہُوں، میں بھی اُس کے ساتھ چل پڑا، ایک گھڑی گزری تھی کہ ہم مسجدِ نبوی شریف میں پہنچ گئے تو ساتھی نے فرمایا یہ ہے ہمارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی مسجد مُبارک۔

میں نے کہا یہ تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی مسجد ہے لیکن مسجد والے آقا کہاں ہیں؟ اُس نے کہا ذرا صبر کرو! ابھی آپ تشریف لانے والے ہیں، تو شاہِ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم تشریف لے آئے اور اُن کے ساتھ ایک اور کامل بزرگ بھی تھے جن کے چہرۂ انور میں نُور تھا۔ میں نے آقائے نامدار

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے حضور سلام عرض کیا تو آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے پیارے خلیل ابراہیم علیہ السلام کو بھی سلام عرض کرو! تب میں نے اُن کی خدمتِ بابرکت میں بھی سلام عرض کیا اور دونوں سرکاروں سے دُعا کی درخواست کی تو دونوں اعلیٰ وارفع شان والوں نے دُعا فرمائی۔

نیز میں نے دونوں کے حضور عرض کی کہ آپ دونوں میرے ضامن ہوجائیں تو آقائے دوجہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا میں تیرے لئے اس بات کا ضامن ہوں کہ تیرا خاتمہ ایمان پر ہوگا۔ پھر میں نے عرض کی کہ مجھے کوئی نصیحت فرمائیں جس سے اللہ تعالیٰ مجھے نفع عطا کرے۔ یہ سُن کر فرمایا زِدْ فِی الصَّلٰوۃِ عَلَیَّ۔ مجھ پر درُود پاک کی کثرت کرو!

میں نے عرض کیا یارسُول اللہ! (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم) جب میں درُود پاک پڑھتا ہوں تو کیا آپ میرا درُود پاک سُنتے ھیں تو فرمایا ہاں! سُنتا ہوں، اور تیری مجلس میں ملائکہ مقربین بھی آتے ھیں۔ پھر میں نے عرض کیا یارسُول اللہ! (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم) آپ میرے ضامن ہوجائیں! تو فرمایا تو میری ضمانت میں ہے۔ میں نے التجا کی حضور! میرے متوسلین کے بھی ضامن ہوجائیں! فرمایا میں ان کا بھی ضامن ہوا۔

میں نے مزید عرض کی حضور! (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم) میرے متوسلین میں سے فلاں بھی ہے۔ فرمایا وُہ نیکوکاروں سے ہے۔ پھر اپنے شیخ کے متعلق میں نے عرض کیا تو فرمایا وُہ اولیاء اللہ میں سے ہے پھر عرض کیا یا رسُول اللہ! صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم) میں چاہتا ہوں کہ آپ اُن سب کے ضامن ہوجائیں جو

میری اس کتاب کو پڑھیں جو میں نے درُود پاک کے متعلق لکھی ہے فرمایا میں اِس کتاب کے پڑھنے والوں کا اور جو اس میں مندرجہ درُود پاک پڑھنے والے ہیں سب کا ضامن ہوا اور تجھ پر لازم ہے کہ تُو اس درُود پاک کو پڑھے اور کثرت کرے اور تیرے لیے ہر وُہ نعمت ہے جو تُو نے سوال کیا۔

اور میں بیدار ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ سے اُمید رکھتا ہوں کہ وُہ مجھے درُود پاک کی کثرت کی توفیق عطا فرمائے گا اور یہ کہ وُہ ہمیں اپنے حبیب پاک صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کی زیارت سے دونوں جہان میں محرُوم نہیں رکھے گا۔ (سعادۃ الدارین)

۷۶ــــ امیرالمومنین سیّدنا فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت کے زمانہ میں ایک مالدار آدمی تھا جس کا کردار اچھا نہیں تھا، لیکن اُسے درُود پاک پڑھنے کا بڑا شوق تھا۔ کسی وقت وُہ درُود پاک سے غافل نہیں رہتا تھا۔ جب اُس کا آخری وقت آیا اور جانکنی کی حالت طاری ہوئی تو اُس کا چہرہ سیاہ ہو گیا اور بہت زیادہ تنگی لاحق ہوئی، یہاں تک کہ جو کوئی اُس کو دیکھتا ڈر جاتا۔ اُس نے اسی حالت میں ندا دی اے اللہ تعالیٰ کے محبُوب! میں آپ سے محبّت رکھتا ہُوں اور درُود پاک کی کثرت کرتا ہُوں۔ (صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم)

ابھی اُس نے یہ ندا پُوری بھی نہ کی تھی کہ اچانک ایک پرندہ آسمان سے نازل ہوا اور اُس نے اپنا پَر اُس قریب المرگ آدمی کے چہرہ پر پھیر دیا، فوراً اس کا چہرہ چمک اُٹھا اور کستوری کی سی خوشبو مہک گئی اور وُہ کلمہ طیبہ پڑھتا ہوا دُنیا سے رخصت ہو گیا۔ اور پھر جب تجہیز و تکفین ہو جانے کے بعد اُسے لحد میں رکھا گیا تو ہاتف سے آواز سُنی، ہم نے اس بندے کو قبر میں رکھنے سے

پہلے ہی کفایت کی اور اُس درُود پاک نے جو یہ میرے حبیب پڑھا کرتا تھا اسے قبر سے اُٹھا کر جنت پہنچا دیا ہے۔

یہ سُن کر لوگ بہت متعجب ہوئے اور پھر جب رات ہوئی تو کسی نے دیکھا زمین و آسمان کے درمیان وُہ چل رہا ہے اور پڑھ رہا ہے :

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۝ (روزۃ الناصحین)

؎ آپ کا نامِ نامی اے صلِّ علیٰ ہر جگہ ہر مصیبت میں کام آگیا

۷۷۔۔۔ حضرت سیدی المکرم سیدا امام علی شاہ قدس سرہٗ مکان شریف والوں کی مسجد میں روزانہ نمازِ عصر کے بعد ایک لاکھ پچیس ہزار بار درُود پاک (خضری) پڑھا جاتا تھا۔ کسی صاحبِ کشف نے دیکھا کہ آپ کی مسجد کثرتِ ذکر اور کثرتِ درُود پاک سے روشن اور منور رہتی ہے گویا نُور سے جگمگا رہی ہے۔

(ماہنامہ سلسبیل شوال ۱۳۸۴ھ صہ۴۸)

درُود پاک کی برکت سے قبر میں انعام

۷۸۔۔۔ شیخ احمد بن منصُور رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فوت ہوئے تو اہلِ شیراز میں سے کسی نے اُن کو خواب میں دیکھا کہ وُہ جامع شیراز کے محراب میں کھڑے ہیں اور اُنھوں نے بہترین حُلّہ زیب تن کیا ہوا ہے اور اُن کے سر پر تاج ہے جو موتیوں سے مزیّن ہے۔

خواب دیکھنے والے نے پُوچھا حضرت! کیا حال ہے؟ فرمایا اللہ تعالےٰ

نے مجھے بخش دیا، میرا اکرام فرمایا اور مجھے تاج پہنا کر جنّت میں داخل کیا۔ پوچھا کس سبب سے؟ تو جواب دیا کہ میں نبی اکرم رسُولِ محترم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہٖ وسلّم پر درُود پاک کی کثرت کیا کرتا تھا، یہی عمل کام آیا۔ (القول البدیع ص۱۱۱)

۷۹ــــ شیخ حسین بن احمد بسطامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا میں نے اللہ تعالیٰ سے دُعا کی یا اللہ! میں خواب میں ابُوصالح مؤذن کو دیکھنا چاہتا ہوں چنانچہ میری دُعا قبول ہوئی اور مَیں نے خواب میں مؤذن کو دیکھا کہ بہت شاندار حالت میں ہے۔ میں نے پُوچھا اے ابُوصالح! مجھے اپنے یہاں کے حالات سے خبر دو! تو فرمایا اگر محمّد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کی ذاتِ گرامی پر درُود پاک کی کثرت نہ کی ہوتی تو میں تباہ ہو گیا ہوتا۔ (سعادۃ الدارین ص۱۳۰)

۸۰ ــــ ابُوالحفص کاغذی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو اُن کے فوت ہو جانے کے بعد کسی نے خواب میں دیکھا اور پُوچھا کیا حال ہے؟ اور اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا کیا؟ فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھ پر رحم فرمایا، مجھے بخش دیا اور جنّت میں بھیج دیا۔ دیکھنے والے نے دوبارہ سوال کیا، کس عمل کی وجہ سے آپ کو یہ انعامات حاصل ہوئے؟ تو فرمایا جب میں دربارِ الٰہی میں حاضر کیا گیا تو اللہ تعالیٰ نے فرشتوں سے فرمایا اس کے گناہ شمار کرو! چنانچہ فرشتوں نے میرے نامۂ اعمال سے میری صغیرہ کبیرہ غلطیاں، لغزشیں سب گن کر دربارِ الٰہی میں پیش کر دیں۔

تب فرمانِ الٰہی ہوا کہ اس بندے نے اپنی زندگی میں میرے حبیب پر جتنا درُود پاک پڑھا ہے وُہ بھی شمار کرو! جب فرشتوں نے درُود پاک شمار کیا تو وہ گناہوں کی نسبت زیادہ نکلا تو مولا کریم جلّ مجدہٗ نے فرمایا اے فرشتو! میں نے

اِس کا حساب معاف کر دیا ہے۔ لہٰذا اسے بغیر حساب و کتاب کے جنّت میں لے جاؤ۔ (القول البدیع ص۱۱۵، سعادۃ الدارین ص۱۴۲)

۸۱ ــــ ایک نیک صالح آدمی نے خواب میں ایک مہیب (ڈراؤنی) اور قبیح صُورت دیکھی اور گھبرا کر پُوچھا تُو کون ہے؟ اُس نے جواب دیا میں تیرے اعمال ہوں۔

میں نے پُوچھا تُجھ سے نجات کی کیا صُورت ہو سکتی ہے؟ اس نے جواب دیا اللّٰہ تعالیٰ کے حبیب محمّد مصطفےٰ صلّی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم پر دُرود پاک کی کثرت کرنے سے ہو سکتی ہے۔ (سعادۃ الدارین ص۱۴۲)

۸۲ ــــ حضرت شیخ شبلی رحمۃ اللّٰہ تعالیٰ علیہ نے بیان فرمایا کہ میرا ہمسایہ فوت ہو گیا تھا، میں نے اسے خواب میں دیکھا اور اُس سے پُوچھا تیرے ساتھ اللّٰہ تعالیٰ نے کیا معاملہ کیا؟ اُس نے جواب دیا حضرت! آپ کیا پُوچھتے ھیں، بڑے بڑے خوفناک مناظر میرے سامنے آئے۔ منکر نکیر کے سوال وجواب کا وقت تو مُجھ پر بڑا ھی خطرناک اور دشوار تھا حتّٰی کہ میں سوچ میں پڑ گیا کہ میرا خاتمہ ایمان پر ہوا ہے یا نہیں؟!

اچانک مُجھ سے کہا گیا کہ تیری زبان بیکار رھی اِس وجہ سے تجھ پر یہ مصیبت آئی ہے۔ تب عذاب کے فرشتوں نے مُجھے سزا دینے کا قصد کیا تو کیا دیکھتا ہُوں کہ میرے اور اُن فرشتوں کے درمیان ایک نُوری انسان حائل ہو گیا جو کہ نہایت حسین وجمیل تھا، اس کے جسم سے خوشبو مہکتی تھی۔

منکر نکیر کے سوالوں کے جوابات وُہ مُجھے پڑھاتا گیا اور میں اُسے دہراتا

گیا اور کامیاب ہو گیا۔ پھر میں نے اُس نُوری انسان سے پُوچھا کہ آپ کون ہیں؟ اُس نے جواب دیا میں تیرا دُرود پاک ہُوں جو تُو دُنیا میں اللّٰہ تعالیٰ کے پیارے حبیب صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر پڑھا کرتا تھا۔ اب تُو فکر نہ کر میں تیرے ساتھ ہی رہوں گا، قبر میں، حشر میں، پُل صراط پر، ہر مشکل مقام پر تیرے ساتھ رہوں گا اور مددگار رہوں گا۔ (القول البدیع ص۱۲۱، سعادۃ الدارین ص۱۲، جذب القلوب ص۲۶۶)

۸۳ — بلخ میں ایک امیر کبیر سوداگر تھا، اُس کے دو لڑکے تھے اور اُس خوش نصیب کے پاس دُنیاوی دولت کے علاوہ ایک نعمت عظمیٰ یہ تھی کہ اُس کے پاس سیدِ دوعالم صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے تین بال مُبارک تھے۔ جب وُہ خوش بخت فوت ہوا تو اس کے دونوں بیٹوں نے باپ کی جائیداد آپس میں تقسیم کر لی اور جب موئے مُبارک کی باری آئی تو بڑے لڑکے نے ایک بال مُبارک خود لے لیا اور ایک اپنے چھوٹے بھائی کو دے دیا اور تیسرے بال مُبارک کے متعلق بڑے نے کہا ہم اس کو آدھا آدھا کر لیں۔ چھوٹے نے کہا اللّٰہ کی قسم! میں ایسا نہیں ہونے دوں گا۔ کون ہے جو رسُول اکرم صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے بال مُبارک کو توڑے۔

بڑے نے جب چھوٹے بھائی کی عقیدت اور ایمانی تقاضا دیکھا تو بولا کہ اگر تُجھے اس بال کے ساتھ اتنی ہی محبت ہے تو یوں کر کہ یہ تینوں بال تُو لے لے اور باپ کی جائیداد کا اپنا حصّہ مجھے دے دے۔ چھوٹے نے یہ سُن کر کہا واہ رے قسمت مُجھے اور کیا چاہیے۔ (ایمان والا ہی اس نعمت عظمیٰ کی قدر جانتا ہے۔ دُنیا دار کمینہ کیا جانے)[1]

[1] قدر نبی دا ایہہ کی جانن دُنیا دار کمینے — قدر نبی دا جانن والے سر لگے دو چہ مدینے (صلی اللہ علیہ وسلم)

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

چنانچہ بڑے نے دُنیا کی دولت لے لی اور چھوٹے نے تینوں موئے مُبارکہ لے لیے اور اُنھیں بڑے ادب و احترام سے رکھ لیا، جب شوق غالب ہوتا تو زیارت کر لیتا اور دُرُود پاک پڑھتا۔

اور اُس ذاتِ جلّ جلالہٗ کی بے نیازی دیکھو کہ اُس کے بڑے بھائی کا مال چند دنوں میں ختم ہو گیا اور وُہ کنگال ہو گیا۔ بقولِ شاعر ؎

دُنیا پیچھے دین وَنجایا تے دُنی نہ چلّی ساتھ
پَیر کوہاڑا ماریا، مُورکھ اپنے ہاتھ! [2]

اللہ تعالیٰ نے چھوٹے کے مال میں برکت دی اور وُہ خوشحال ہو گیا۔
پھر جب وُہ حبیبِ خُدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم کا جاں نثار وفات پا گیا، تو کسی نے خواب میں رحمۃ للعالمین شفیع المذنبین حضرت محمّد مصطفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم کی زیارت کی اور ساتھ اُسے بھی دیکھا۔

سیّدِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا اے میرے اُمتی! تُو لوگوں میں اعلان کر دے کہ جس کسی کو کوئی حاجت، کوئی مشکل درپیش ہو تو وُہ اِس کی قبر پہ حاضر ہو کر اللہ تعالیٰ سے سوال کرے! اُس نے بیدار ہو کر اعلان کر دیا تو اُس عاشقِ رسول (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم) کی قبرِ مُبارک کو ایسی مقبولیت نصیب ہوئی کہ لوگ دھڑا دھڑ اُس قبرِ مُبارک پر حاضر ہونے لگے۔

اور پھر یہاں تک نوبت پہنچی کہ اگر کوئی سوار ہو کر اُسکے پاس سے گزرتا تو براہِ ادب [1] سواری

نوٹ [1]: اس واقعہ سے یہ بھی عیاں ہوا کہ رسُول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم کو بھی یہ پسند ہے کہ عشق و محبت والوں کے مزاراتِ مُبارکہ پر لوگ اپنی حاجات و مشکلات میں حاضری دیں اور وہاں جا کر دعا کریں، بلکہ خود سرورِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم اولیائے اُمّت کے مزاراتِ مُبارکہ پر لوگوں کو بھیجتے ہیں —
(بقیہ اگلے صفحہ پر)

[2] بے دلی ہائے تماشا کہ نہ عبرت ہے نہ ذوق بیکسی ہائے تمنّا کہ نہ دُنیا ہے نہ دیں

سے اُتر جاتا اور پیدل چلتا۔ (القول البدیع ص۱۲۵، سعادۃ الدارین ص۱۲۲)

اور نزہۃ المجالس میں ہے کہ بڑے بھائی کا مال جب ختم ہو گیا اور وہ بالکل فقیر ہوا تو اُس نے خواب میں رسول اکرم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کو دیکھا اور اپنی حالت کی شکایت کی۔

نبی اکرم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا اے بدنصیب تُو نے بال مُبارک پر دُنیا کو ترجیح دی اور تیرے بھائی نے وہ موئے مُبارک لے لیے اور جب وہ ان مُبارک بالوں کو دیکھتا ہے تو مجھ پر درُود پاک پڑھتا ہے، اللہ تعالیٰ نے اس کو دونوں جہاں میں نیک بخت اور سعید کر دیا ہے۔

تب وہ بیدار ہوا تو چھوٹے بھائی کی خدمت میں حاضر ہو کر اُس کے خادموں میں شامل ہو گیا۔ (نزہۃ المجالس ص۱۱۱)

۸۴ — ایک عورت نے حضرت خواجہ حسن بصری قدس سرّہٗ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ میری بیٹی فوت ہو گئی ہے، میں چاہتی ہوں کہ خواب میں میری اُس کے ساتھ ملاقات ہو جائے۔

حضرت خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا نمازِ عشاء کے بعد

بقیہ: چنانچہ مولوی اشرف علی تھانوی نے "جمال الاولیاء" میں لکھا ہے کہ فقیہ کبیر احمد بن موسیٰ بن عجیل سے روایت ہے کہ اُنھوں نے حضور اکرم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کی خواب میں زیارت کی، حضور صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم اُن کو فرماتے ہیں اگر تم یہ چاہتے ہو کہ اللہ تعالیٰ تم پر علم کھول دے تو میری قبر کی مٹی میں سے کچھ لو اور اُس کو نہار منہ نگل جاؤ! اُن فقیہ نے ایسا ہی کیا اور اُس کی برکتیں ظاہر ہو گئیں۔

——(جمال الاولیاء ص۱۰۵)——

چار رکعت نفل پڑھ! اور ہر رکعت میں فاتحہ شریف کے بعد سُورۃ الھٰکم التکاثر ایک مرتبہ پڑھ کر لیٹ جا اور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم پر دُرود پاک پڑھتی پڑھتی سو جا!

اس عورت نے ایسا ہی کیا جب سوگئی تو اُس نے خواب میں اپنی لڑکی کو دیکھا کہ وُہ عذاب میں مبتلا ہے، اُسے گندھک کا لباس پہنا کر ہاتھوں میں آگ کی ہتھکڑیاں اور پاؤں میں بیڑیاں پہنا دی گئی ہیں۔

وُہ گھبرا کر بیدار ہوئی اور خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں حاضر ہو کر واقعہ بیان کیا۔آپ نے سُن کر فرمایا کچھ صدقہ کر! شاید اللہ تعالیٰ اُس کو معاف کر دے۔ زاں بعد حضرت خواجہ قدس سرہٗ نے خواب میں دیکھا کہ ایک باغ ہے جس میں ایک تخت بچھا ہوا ہے، اُس پر ایک لڑکی بیٹھی ہوئی ہے اور اُس کے سر پر نُورانی تاج ہے۔اُس نے دیکھ کر عرض کی حضرت! آپ مجھے پہچانتے ہیں؟ حضرت خواجہ نے فرمایا نہیں!

عرض کیا حضرت! میں وہی ہوں جس کی والدہ نے آپ سے میری ملاقات کے لیے پُوچھا تھا اور آپ نے پڑھنے کو بتایا تھا۔اس پر حضرت خواجہ نے فرمایا اے بیٹی! تیری والدہ نے تو تیری حالت کچھ اور بتائی تھی مگر میں اس کے برعکس دیکھ رہا ہُوں۔

یہ سُن کر لڑکی نے عرض کی حضرت! جیسے میری والدہ نے بیان کیا تھا اس طرح صرف میری حالت ہی نہیں بلکہ اُس قبرستان میں ستر ہزار مُردہ تھا جن کو عذاب ہو رہا تھا۔ ہماری خوش نصیبی یہ کہ ہمارے قبرستان کے پاس سے ایک
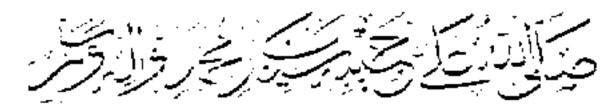
ایک عاشقِ رسُول گزرا اور اُس نے درُود پاک پڑھ کر ثواب ہمیں بخش دیا تو اللّٰہ نے اُس درُود پاک کو قبول فرما کر ہم سب پر رحمت فرمائی اور عذاب سے نجات مل گئی، اور سب کو یہ انعام و اکرام عطا فرمایا جو آپ مجھ پر دیکھ رہے ہیں۔

(القول البدیع صفحہ ۱۳۱، نزہۃ المجالس صفحہ ۳۲، سعادۃ الدارین صفحہ ۱۲۳)

۸۵ ـــ ایک بزرگ فرماتے ہیں میرا ایک ہمسایہ تھا جو اوباش اور فسق و فجور میں مبتلا تھا۔ میں اُسے توبہ کی تلقین کیا کرتا تھا لیکن وُہ اِس طرف نہیں آتا تھا۔ جب وُہ مرگیا تو میں نے خواب میں دیکھا کہ وُہ جنّت میں ہے۔ میں نے اُس سے پُوچھا تجھے جنّت کیسے نصیب ہوئی؟ اُس نے کہا میں ایک محدث کی مجلس میں حاضر ہوا تو اُن کو یہ بیان کرتے سُنا کہ جو کوئی رسُولِ اعظم محمّد مصطفےٰ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم پر بلند آواز سے درُود پاک پڑھے اُس کیلئے جنّت واجب ہوجاتی ہے۔ یہ سُن کر میں نے اور تمام حاضرین نے بلند آواز سے درُود پاک پڑھا تو اللّٰہ تعالیٰ نے ہم سب کو بخش دیا اور جنّت عطا کردی۔ (نزہۃ المجالس صفحہ ۱۱۲ ج ۲)

یہ لکھ کر علاّمہ صفوری رحمۃ اللّٰہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں مَیں نے "المورد العذب" میں حدیث پاک دیکھی ہے کہ نبی اکرم صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا جو دُنیا میں مجھ پر درُود پاک پڑھتے وقت آواز بلند کرتا ہے آسمانوں میں فرشتے اُس پر صلوٰۃ کے لیے آواز بلند کرتے ہیں۔

۸۶ ـــ ابُو زرعہ کو بعد موت جعفر بن عبداللّٰہ نے خواب میں دیکھا کہ آسمان پر فرشتوں کی امامت کرتا ہے۔ (نماز پڑھاتا ہے) میں نے پُوچھا اے ابُو زرعہ یہ درجہ تُو نے کیسے حاصل کرلیا؟ جواب دیا کہ میں نے اپنے ہاتھ سے دس لاکھ احادیث

لکھی ہیں، اور یوں لکھا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ یعنی ہر بار سیّدِ دو عالم صلّی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کے نام نامی کے ساتھ درُود پاک لکھا ہے اور سَرورِ کونین صلّی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کا ارشادِ گرامی ہے جس نے مجھ پر ایک بار درُود پاک پڑھا اللّٰہ تعالیٰ اُس پر دس بار درُود بھیجتا ہے۔

(شرح الصدور صفحہ ۱۲۳، سعادۃ الدارین صفحہ ۱۲۸)

۸۷ — علّامہ ابنِ نعمان رحمۃ اللّٰہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا بہت سارے علماء کرام کو جن کا شمار نہیں ہوسکتا اُن کو بعد از وصال اچھی حالت میں دیکھا گیا۔

جب اُن سے سبب پُوچھا گیا تو بتایا یہ انعام نبی کریم صلّی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کی ذاتِ مقدّسہ پر درُود پاک بھیجنے کی وجہ سے ہے۔ (سعادۃ الدارین صفحہ ۱۱۵)

۸۸ — منصُور ابنِ عمار کو موت کے بعد کسی نے خواب میں دیکھا اور پُوچھا اللّٰہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا؟ جواب دیا مجھے میرے مولیٰ نے کھڑا کیا اور فرمایا تو منصُور بن عمار ہے؟ میں نے عرض کی اے ربّ العٰلمین! میں ہی منصُور بن عمار ہوں! پھر فرمایا تُو ہی ہے جو لوگوں کو دُنیا سے نفرت دلاتا تھا۔ اور خود دُنیا میں راغب تھا۔ میں نے عرض کی یا اللّٰہ! یُوں ہی ہے لیکن جب بھی میں نے کسی مجلس میں وعظ شروع کیا، تو پہلے تیری حمد وثنا کی، اس کے بعد تیرے حبیب صلّی اللّٰہ تعالےٰ علیہ وآلہٖ وسلّم پر درُود پاک پڑھا، اس کے بعد لوگوں کو وعظ ونصیحت کی۔

اس عرض پر اللّٰہ تعالیٰ نے فرمایا تُو نے سچ کہا ہے، اور حکم دیا اے فرشتو! اس کے لیے آسمانوں میں منبر رکھو! تاکہ جیسے دُنیا میں بندوں کے سامنے میری بزرگی بیان کرتا تھا آسمانوں میں فرشتوں کے سامنے میری بزرگی اور عظمت بیان کرے۔

(سعادۃ الدارین صفحہ ۱۲۶)

۸۹ ــــ ہناد بن ابراہیم نسفی نے بیان کیا کہ میں خواب میں سیدالکونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کی زیارت سے مشرف ہوا اور دیکھا کہ رسُول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم میری طرف سے منقبض ہیں ۔ میں نے اپنا ہاتھ آگے بڑھا کر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کے دستِ مُبارک کو بوسہ دیا اور عرض کی یارسُول اللہ! (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم) میں اصحابِ حدیث سے ہُوں اور اہلِ سُنّت سے ہُوں اور غریب ہُوں !

یہ سُن کر آقائے دوجہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم نے تبسم فرمایا اور فرمایا کہ جب تُو مجھ پر درُود پاک پڑھتا ہے تو سلام کیوں چھوڑ دیتا ہے ؟

اس کے بعد جب بھی میں درُود پاک لکھتا ہُوں تو صرف صلی اللہ علیہ نہیں بلکہ پُورا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم لکھتا ہُوں ۔ (سعادۃ الدارین صـ۱۲۸)

درُودِ پاک کی برکت سے آخرت میں انعامات

۹۰ ــــ سیدنا عبداللہ بن عُمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے فرمایا کہ روزِ قیامت اللہ تعالیٰ کے حکم سے حضرت ابوالبشر آدم علیہ السلام عرشِ الٰہی کے پاس سبز حلہ پہن کر تشریف فرما ہوں گے اور یہ دیکھتے ہوں گے کہ میری اولاد میں کس کس کو جنت میں لے جاتے ہیں اور کس کس کو دوزخ لے جاتے ہیں ۔

اچانک آدم علیہ السلام دیکھیں گے کہ سیدا انبیاء والمرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کے ایک اُمتی کو فرشتے دوزخ لے جارہے ہیں ۔ حضرت آدم علیہ السلام یہ دیکھ کر ندا دیں گے لے اللہ تعالیٰ کے حبیب! (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم) آپ

کے ایک اُمتی کو ملائکہ کرام دوزخ لے جا رہے ہیں۔ سیدِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں یہ سُن کر میں اپنا تہبند مضبوط پکڑ کر اُن فرشتوں کے پیچھے دوڑوں گا اور کہوں گا اے رب تعالیٰ کے فرشتو! ٹھہر جاؤ!

فرشتے یہ سُن کر عرض کریں گے یا حبیب اللہ! ہم فرشتے ہیں اور فرشتے اللہ کی حکم عدولی نہیں کر سکتے۔ اور ہم وُہ کام کرتے ہیں جس کا ہمیں دربارِ الٰہی سے حکم ملتا ہے۔ یہ سُن کر نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اپنی ریش مُبارک پکڑ کر دربارِ الٰہی میں عرض کریں گے اے میرے ربِّ کریم! کیا تیرا میرے ساتھ یہ وعدہ نہیں ہے کہ تجھے تیری اُمت کے بارے میں رُسوا نہیں کروں گا۔

تو عرشِ الٰہی سے حکم آئے گا اے فرشتو! میرے حبیب کی اطاعت کرو! اور اس بندے کو واپس میزان پر لے چلو! فرشتے اُس کو فوراً میزان کے پاس لے جائیں گے اور جب اُس کے اعمال کا وزن کریں گے تو میں اپنی جیب سے ایک نُور کا سفید کاغذ نکالوں گا اور بسم اللہ شریف پڑھ کر نیکیوں کے پلڑے میں رکھ دونگا تو اُس کا نیکیوں والا پلڑا وزنی ہو جائے گا۔

اچانک ایک شور برپا ہوگا کہ کامیاب ہوگیا، کامیاب ہوگیا، اس کو جنت میں لے جاؤ! جب فرشتے اُسے جنّت کو لے جاتے ہوں گے تو وُہ کہے گا اے میرے رب کے فرشتو! ٹھہرو! اِس بزرگ سے کچھ عرض کر لوں!

تب وُہ عرض کرے گا میرے ماں باپ آپ پر قُربان ہوں آپ کا کیسا نُورانی چہرہ ہے اور آپ کا خلق کتنا عظیم ہے، آپ نے میرے آنسوؤں پر رحم کھایا اور میری لغزشوں کو معاف کرایا۔ آپ کون ہیں؟ فرمائیں گے میں

تیرا نبی محمد مصطفٰے (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم) ہوں اور یہ تیرا درود پاک تھا جو تُو نے مجھ پڑھا ہوا تھا وہ میں نے تیرے آج کے دن کے لیے محفوظ رکھا ہوا تھا۔ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَی النَّبِیِّ الاُمِّیِّ الکَرِیْم وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْن۔ (القول البدیع صـ۱۲۳، مدارج النبوۃ صـ۳)

۹۱ — حضرت احمد بن ثابت مغربی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ میں نے جو برکتیں درود پاک کی دیکھی ہیں اُن میں سے ایک یہ ہے کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک چٹیل میدان ہے اُس میں ایک منبر ہے، میں نے اُس پر چڑھنا شروع کر دیا۔

جب میں کچھ درجے چڑھ گیا، زمین کی طرف دیکھا تو معلوم ہوا کہ منبر ہوا میں ہے اور اُوپر کو جا رہا ہے اور زمین سے کافی اُونچا جا چکا ہے۔ میں نے دل میں خیال کیا کہ میں اُوپر کے درجے تک چڑھتا ہوں۔ جہاں تک مجھے اللہ تعالیٰ لے جائے جاؤں گا حالانکہ واپس آنے کی کوئی سبیل نظر نہیں آتی۔

جب میں اور بلندی تک پہنچا اور نیچے کو دیکھا تو نیچے والے درجے غائب ہیں، تب میں نے دائیں بائیں دیکھا تو ہوا ہی ہوا ہے۔ میں نے دربارِ الٰہی میں دُعا کی یا اللہ! مجھے درود پاک کی برکت سے سلامتی کے راستہ پر لے چل!

اس کے بعد میں نے ایک باریک سا دھاگہ دیکھا جو کہ اندھیرے میں کھنچا ہوا ہے، گویا وہ پُل صراط ہے۔ میں نے یہ منظر دیکھا تو اپنے آپ کو کہا تجھ پر افسوس! کہ تُو پُل صراط پر پہنچ گیا ہے لیکن تیرے پاس کوئی عمل نہیں سوائے اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور درود پاک کے۔ اچانک میں نے ہاتف کی آواز سنی

اے احمد! اگر تو پُل صراط کو عبور کر گیا تو تو رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی زیارت سے مشرّف ہوگا۔ میں یہ سُن کر بہت خوش ہوا، اور میں نے درُود پاک کا وسیلہ پیش کر کے دُعا کی۔

کیا دیکھتا ہوں کہ ایک نُور کا بادل نمودار ہوا اور اُس نے مجھے پُل صراط کے پار اُتار کر سیّدِ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم کی خدمتِ اقدس میں حاضر کر دیا۔ آقائے دوجہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم جلوہ افروز ہیں اور دائیں طرف سیّدنا صدیقِ اکبر، بائیں جانب سیّدنا فاروقِ اعظم، پیچھے سیّدنا عثمانِ غنی ذوالنّورین آگے سیّدنا مولیٰ علی شیرِ خُدا رضی اللہ تعالیٰ عنہم بیٹھے ہیں۔ میں نے عرض کیا یا رسُول اللہ! (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم) حضُور آپ میرے ضامن ہو جائیں! فرمایا میں تیرا ضامن ہوں اور تیرا خاتمہ ایمان پر ہوگا۔ میں نے دُعا کی درخواست کی، تو فرمایا تجھ پر درُود پاک کی کثرت لازم ہے اور تو لہو (کھیل) سے پرہیز کر پھر میں سیّدنا حیدرِ کرّار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف متوجہ ہوا اور عرض کی ماموں جان آپ میرے لیے دُعا کریں۔

یہ سُن کر سیّدنا مولیٰ علی شیرِ خُدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے میرا کندھا پکڑ کر جھٹکا دیا اور فرمایا میں تیرا ماموں کیسے ہوا؟ میں تو تیرا دادا ہوں اور سیّدِ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم بھی تیرے جدِّ مکرّم (نانا جان) ہیں۔ اور اسی جھٹکے سے مرعوب ہو کر میں بیدار ہوگیا، اور کافی دیر تک میرا کندھا درد کرتا رہا، ایک عرصہ تک شرمسار رہا کہ یہ میری جہالت اور غفلت تھی کہ میں نے حضرت علی شیرِ خُدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ماموں کہا۔
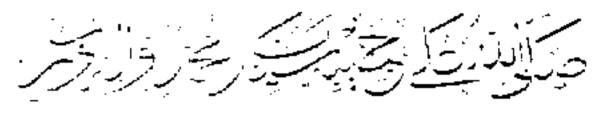
میں نے غور کیا کہ وُہ "لہو" کیا ہے ؟ اس کے بعد معلوم ہوا وُہ رشتہ داری کا جھگڑا تھا جس میں ملوث ہو گیا اور ایک سال تک زیارتِ مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم سے محروم رہا۔ اِس کوتاہی سے میں نے توبہ کی اور درُودِ پاک کا وسیلہ پیش کر کے دربارِ الٰہی میں عرض کی یا اللہ ! مجھے اپنے حبیبِ مکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کی زیارت سے مشرف فرما !

میں نے دُوسری بار عالمِ رویا میں دیکھا کہ میں دربارِ الٰہی میں حاضر ہُوں اور اللہ تعالیٰ مجھے ڈانٹ رہے ہیں اور تنبیہ فرما رہے ہیں کہ میں لہو ولعب اور دُنیا کے جھگڑے میں ملوث کیوں ہوا ! اور میں عرض کیے جا رہا ہُوں یا اللہ تیری رحمت ! یا اللہ تیرا فضل ! یا اللہ تیرا کرم ! لیکن مجھ پر مسلسل ڈانٹ پڑ رہی ہے تو میں نے خیال کیا شاید میں دوزخی ہُوں ۔

مگر فوراً یاد آیا کہ میں کیسے دوزخ والوں سے ہو سکتا ہُوں میرے تو ضامن مصطفےٰ ہیں، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم۔ تو میں نے دربارِ الٰہی میں عرض کی یا اللہ ! میں تیرے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم پر درُود پاک پڑھتا ہُوں اور وُہ میرے ضامن ہیں ! اتنا عرض کرنا تھا دیکھا کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہٖ وسلّم موجود ہیں اور فرما رہے ہیں میں صاحبِ شفاعت ہُوں میں صاحبِ عنایت ہُوں، میں صاحبِ وسیلہ ہُوں۔

تب میں نے سُنا کوئی کہہ رہا ہے یا اللہ ! کیا یہ دوزخ والوں سے ہے ؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا نہیں ! یہ دوزخ سے امن میں ہے ۔ اور میں بیدار ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ کی کریم بارگاہ سے اُمید رکھتا ہُوں کہ وُہ ہم پر اپنی رحمت سے

احسان فرمائے گا اور ہمیں قیامت کے دن رسوا نہیں کرے گا۔ (سعادۃ الدارین ص)

۹۲۔۔۔ ایک شخص مسطح نامی جو کہ آزاد طبع نفسانی خواہشات کا پیروکار تھا، وہ فوت ہو گیا تو کسی صوفی بزرگ نے خواب میں دیکھا پوچھا کیا حال ہے؟ اُس نے جواب دیا کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے بخش دیا ہے۔ پوچھا کس سبب سے بخشش ہوئی؟ کہا میں نے ایک محدث صاحب کے ہاں حدیث پاک با سند پڑھی حضرت شیخ محدث نے سیدِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود پاک پڑھا اور میں نے بھی بلند آواز سے درود پاک پڑھا اور جب اہلِ مجلس نے سنا تو انہوں نے بھی درود پاک پڑھا تو اللہ تعالیٰ نے اس کی برکت سے ہم سب کو بخش دیا ہے۔

(القول البدیع ص ۱۱۱)

۹۳۔۔۔ حضرت شیخ احمد بن ثابت مغربی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا میں ایک دن درود پاک کے متعلق کتاب لکھتے ہوئے دیوار کے ساتھ پشت لگا کر قبلہ رو بیٹھا تھا قلم میرے ہاتھ میں اور تختی گود میں تھی۔

مجھے نیند آگئی، میں نے عالمِ رویا میں دیکھا کہ خالی زمین میں ہوں کوئی عمارت وغیرہ نہیں ہے جبکہ کچھ لوگ جامع مسجد کے دروازے میں موجود ہیں اور باقی مسجد کے اندر ہیں، میں اندر گیا اور دیکھا کہ بیٹھنے کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔

ایک آدمی نے اشارہ کیا میں اِس کے پاس گیا اور میں نے اپنے دائیں طرف ایک نوجوان کو جو نہایت حسین و جمیل تھا دیکھا۔ اُس کا نورانی چہرہ دیکھ کر میں بجد متاثر ہوا اور مجھے شوق دامنگیر ہوا کہ میں اُس کا نام و نسب پوچھوں۔ میں نے اُس سے کہا تجھے اللہ تعالیٰ اور اُس کے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کا نام دے کر پوچھتا ہوں کہ آپ کا نام کیا ہے؟ اور آپ کا نسب کیا ہے؟
اُس نے کہا آپ کو میرا نام و نسب معلوم کر کے کیا حاصل ہو گا! میں نے
کہا میری نظر میں آپ نیک آدمی ہیں اور میں آپ کے ساتھ رہنا چاہتا ہوں
اُس نے کہا میرا نام رومان ہے اور میرا نسب یہ ہے کہ میں فرشتہ ہوں۔
میں نے کہا تجھے ایک لاکھ چوبیس ہزار نبیوں کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں
کہ آپ کا نام و نسب کیا ہے؟ یہ سُن کر کہا لے اللّٰہ کے بندے میرا نام رُمان
ہے اور میں ملائکہ کرام سے ہوں۔ پھر میں نے تیسری بار پوچھا تو اُس نے تیسری
بار بھی یہی بتایا۔
میں نے پوچھا کہ آپ آدمیوں میں کیوں آئے ہیں؟ فرمایا یہ جو آپ کو
نظر آرہے ہیں یہ سب فرشتے ہیں۔
میں نے کہا میں آپ کی صحبت میں رہنا چاہتا ہوں! اُس نے کہا کیا آپ
ہمیشہ صحبت میں رہنا چاہتے ہیں؟ میں نے اثبات میں جواب دیا۔ اُس نے
کہا نہیں! آپ ایک گھڑی بھی میرے ساتھ نہیں رہ سکتے۔ لیکن میں آپ کو
ایک ایماندار جِنّ اور جِنّیہ کے ساتھ کر دیتا ہوں جو آپ کے ساتھ رہیں گے۔
میں نے کہا ہاں! اور میں نے دل میں خیال کیا کہ جِنّ کے ساتھ رہیں گے
تو میری حفاظت کریں گے اور میرے دُشمنوں پر قہر کریں گے۔ تب فرشتہ نے دو
جِنّوں کو آواز دی، وُہ جِنّ اور جِنّیہ فوراً حاضر ہو گئے۔ اُس نے حُکم دیا کہ ہمیشہ اِس
کے ساتھ رہو! تو جِنّوں نے عرض کی یہ شخص چاہتا ہے کہ ہماری وجہ سے لوگوں
پر قہر اور زیادتی کرے! ہمیں اس پر قدرت نہیں ہے یہ تو قضا کے سامنے حائل

ہونے والی بات ہے جو ناممکن ہے۔ مجھے یہ سُن کر نفرت سی پیدا ہو گئی اور میں نے کہہ دیا مجھے آپ کی صحبت کی ضرورت نہیں ہے!

اور اُس فرشتہ سے عرض کی حضور! یہ تو فرمائیں کہ ان فرشتوں میں کون کون ہے؟ فرمایا ان میں جبرائیل علیہ السلام، میکائیل علیہ السلام، اسرافیل علیہ السلام، عزرائیل علیہ السلام ہیں۔

میں نے اللہ تعالیٰ اور رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا واسطہ دے کر کہا آپ مجھے جبرائیل علیہ السلام دکھائیں، جو ہمارے آقا حبیبِ خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ محبت کرنے والے ہیں۔

اچانک محراب کے پاس سے آواز آئی اے اللہ تعالیٰ کے بندے! میں جبریل یہاں ہوں! میں نے دیکھا کہ وُہ حد درجہ حسین وجمیل ہیں۔ میں نے سلام عرض کیا اور اُن پر لوٹ پوٹ ہو گیا اور میں نے دُعائے خیر کی طلب کی۔ آپ نے دُعا فرمائی، تب میں نے قسم دے کر عرض کی کہ آپ مجھے کوئی نصیحت فرمائیں جس سے مجھے فائدہ ہو! فرمایا تیرے سامنے ایک بیہودہ اَمر آئے گا، اس سے بچے رہنا اور امانت کو ادا کرو!

پھر میں نے واسطہ دے کر عرض کی میں میکائیل علیہ السلام کی زیارت کرنا چاہتا ہوں! یک لخت اُن بیٹھے ہوئے حضرات میں سے ایک بولے میں ہُوں میکائیل! میں اُن کے پاس حاضر ہوا اور دست بوسی کرنے بعد دُعا کی درخواست کی، اُنھوں نے دُعا فرمائی۔ میں نے عرض کی کہ مجھے کوئی مفید نصیحت کیجیے! فرمایا عدل کرو اور عہد پُورا کرو!

میں نے سوال کیا کہ میں سیدنا اسرافیل علیہ السّلام کی زیارت کرنا چاہتا ہُوں تو دیکھا کہ اُن میں سے ایک صاحب کھڑے ہوئے اور کہا میں ہُوں اللہ تعالیٰ کا بندہ اسرافیل۔ ان کا چہرہ پُر نُور تھا۔ میں نے آگے جا کر دست بوسی کی اور دُعائے خیر طلب کی، اُنھوں نے دُعا فرمائی۔

پھر مجھے خیال آیا کہ واقعی یہ فرشتے ہیں یا میں غلطی پر ہُوں؟ یہ اسرافیل کیسے ہو سکتے ہیں؟ کیونکہ حدیث پاک ہے کہ اسرافیل علیہ السّلام کا سَر عرش تک ہے اور پاؤں ساتوں زمینوں کے نیچے تک ہیں۔ یہ خیال آتے ہی دیکھا کہ اسرافیل علیہ السّلام اُٹھ کھڑے ہوئے سر آسمانوں تک اور پاؤں زمین کے نیچے دھنس گئے تو میں اُن سے لپٹ گیا اور عرض کی ایک لاکھ چوبیس ہزار نبیوں کا واسطہ دیتا ہُوں ـــــ کہ آپ اُس پہلی صُورت میں آجائیں! میں مانتا ہُوں کہ آپ واقعی اسرافیل ہیں۔ (علیہ السّلام)

میں نے عرض کی مجھے کوئی مفید نصیحت فرمائیں، تو فرمایا دُنیا کو چھوڑ دے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل ہو گی۔ میں نے واسطہ دے کر عرض کی میں عزرائیل علیہ السّلام کی زیارت کرنا چاہتا ہُوں۔ فوراً ایک بہت ہی حسین و جمیل صاحب اُٹھے اور فرمایا میں ہُوں اللہ تعالیٰ کا بندہ عزرائیل۔ میں حاضر ہوا اور دست بوسی کر کے دُعا خیر کی درخواست کی، آپ نے دُعا فرمائی۔

آخر میں میں نے ایک التجا پیش کی کہ حُضور! جان تو آپ ہی نے نکالنی ہے لہٰذا میں اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم کا واسطہ دے کر عرض کرتا ہُوں کہ آپ میری جان نکالتے وقت مجھ پر نرمی کریں!

فرمایا ہاں! لیکن شرط یہ ہے کہ آپ رسُول اکرم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم پر کثرت سے دُرود پاک پڑھا کریں! میں نے کہا حضور! آپ مجھے کوئی مفید نصیحت کریں فرمایا لذّتوں کو توڑنے والی، بچّوں کو یتیم کرنے والی، بھائیوں، بہنوں میں جُدائی ڈالنے والی (موت) کو یاد رکھا کریں! اس پر میں بیدار ہوگیا۔

اور اُمید رکھتا ہُوں کہ اللہ تعالیٰ اِن حضرات کی دُعاؤں سے مجھے نفع دے گا، اور اُن کی نصیحتوں پر عمل کرنے کی توفیق دے کر موت کے وقت آسانی عطا فرمائے گا اور اپنے حبیب صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم کی زیارت سے دونوں جہان میں انعام کرے گا۔ (سعادۃ الدارین ص۱۹۱)

۹۴ — برادرِ مکرّم مولانا احسان الحق دامت برکاتہم نے بیان کیا کہ میں مدینہ منورہ حاضر ہوا، رمضان کا مہینہ تھا، میں مسجدِ نبوی شریف میں اعتکاف بیٹھ گیا۔

ایک دن ایک دُوسرے دوست کی جائے اعتکاف میں گیا وُہ وہاں موجود نہیں تھے اور وہاں ایک اور صاحب بیٹھے تھے، وُہ روضۂ اطہر کی طرف مُنہ کرکے "دلائل الخیرات" کھولے بڑی محبّت اور توجّہ سے دُرود پاک پڑھ رہے تھے۔ میں نے سلام کیا تو وُہ ایسے محو تھے کہ گویا انھوں نے سُنا ہی نہیں میں چند منٹ وہاں بیٹھ کر واپس اپنی جگہ آگیا۔

زاں بعد جب وُہ دوست ملے جن کی جائے اعتکاف میں گیا تھا تو میں نے اُن سے پُوچھا آپ کی اعتکاف کی جگہ میں کون صاحب بیٹھے ہوئے تھے، فرمایا وُہ بڑے عجیب آدمی ہیں۔ اس دوست نے اُن صاحب کی بات سُنائی

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم

فرمایا وُہ ہیں جن کو سیدِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے یہاں رکھا ہوا ہے تفصیل یوں ہے کہ سندھ سے ایک پیر صاحب یہاں آتے تھے وُہ طبیب بھی تھے۔ اُنھوں نے کسی وزیر کے ایک مریض کا علاج کیا وُہ تندرست ہوگیا۔ اس کے سبب پیر صاحب کا وقار بن گیا اور اُن کو اختیار مل گیا کہ اتنے اتنے اقامے (سعودی عرب میں رہنے کے اجازت نامے) حاصل کر سکتے ہیں پیر صاحب موصُوف نے اپنے مُلک کے اُن لوگوں کی فہرست بنانا شروع کی جن کے پاس اقامہ نہیں تھا اور اس دُرود پاک پڑھنے والے سے بھی پُوچھا کہ آپ اقامہ بنوانا چاہتے ہیں! اُنھوں نے کہا ہاں! اگر اقامہ مل جائے تو غنیمت ہے۔

پیر صاحب نے اُس کا نام لکھ لیا۔ لیکن اگلے دن یہ شخص پیر صاحب کو تلاش کر رہا تھا، جب وُہ مل گئے تو کہنے لگا پیر صاحب! میرا نام فہرست سے خارج کر دیجیے!

پیر صاحب نے پُوچھا کیوں؟ تو خاموش رہے، اور پیر صاحب نے اصرار کیا تو بتایا کہ رات مجھے سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی اور سرکار نے فرمایا میرے عزیز! تجھے اقامہ وغیرہ کی ضرورت نہیں! تجھے میں نے رکھا ہوا ہے، تجھے کوئی نہیں نکال سکتا۔ لہٰذا پیر صاحب میرا نام فہرست سے حذف کر دیجیے!

دامنِ مصطفےٰ سے جو لپٹا یگانہ ہوگیا
جس کے حضور ہوگئے اُسکا زمانہ ہوگیا

وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی حَبِیْبِہٖ الْمُصْطَفٰی وَرَسُوْلِہٖ
الْمُرْتَضٰی وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَزْوَاجِہٖ وَذُرِّیّٰتِہٖ
اَجْمَعِیْنَ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ ۔

۹۵۔۔۔ حضرت شیخ احمد بن ثابت مغربی قدس سرہٗ نے فرمایا میں نے جو دُرود پاک کی برکتیں دیکھی ہیں اُن میں سے ایک یہ ہے کہ میں نے خواب میں دیکھا میں دوزخ میں ہوں (اللّٰہ تعالیٰ ہمیں دوزخ سے محفوظ رکھے) اور دُرود پاک پڑھ رہا ہوں، اور دوزخ کی آگ نے مجھ پر کسی قسم کا اثر نہیں کیا اور میں نے وہاں ایک عورت دیکھی جس کا خاوند میرا دوست تھا۔

مجھے دیکھ کر وُہ کہنے لگی اے شیخ احمد! کیا آپ کو معلوم نہیں کہ آپ کا دوست اور اُس کی بیوی دوزخ میں ہیں۔ یہ سُن کر مجھے بڑا صدمہ ہوا کہ میرا دوست دوزخ میں ہے۔ مَیں اُس کے گھر میں (دوزخ والے ٹھکانہ میں) داخل ہوا، اور دیکھا کہ ہنڈیا ہے جس میں کھولتا ہوا گندھک ہے۔ اور اُس عورت نے کہا یہ آپ کے دوست کے لیے پینے کی چیز ہے (معاذ اللّٰہ) مَیں نے پُوچھا کہ اسے یہ سزا کیونکر ملی؟ حالانکہ وُہ ظاہر میں نیک آدمی تھا۔ تو اُس کی بیوی نے جواب دیا اِس نے مال جمع کیا تھا خواہ وُہ حلال تھا یا حرام۔

اس کے علاوہ میں نے دوزخ میں بڑی بڑی آگ کی خندقیں اور وادیاں دیکھیں، (اللّٰہ تعالیٰ ہمیں پناہ بخشے) تب میں نے آسمان کی طرف پرواز کی حتیٰ کہ میں آسمان کے قریب پہنچ گیا، اور میں نے فرشتوں کو سُنا کہ وُہ اللّٰہ تعالیٰ کی

تسبیح و تقدیس اور توحید بیان کر رہے ہیں۔ اس وقت میں نے کسی کہنے والے کو کہتے سُنا اے شیخ احمد! تجھے خیر کی بشارت ہو کہ تُو اہلِ خیر سے ہے۔

میں نیچے اُتر آیا جہاں سے اُوپر گیا تھا۔ دیکھا کہ وہی عورت کھڑی ہے اور دروازہ کھلا تو اُس کا خاوند نکلا، اُس نے کہا ہمیں اللہ تعالیٰ نے تیری وجہ سے اور درُود پاک کی برکت سے نجات عطا فرمادی ہے۔ اس کے بعد میں وہاں سے چلا تو ایسی جگہ پہنچ گیا جس سے اچھی جگہ شاید ہی کسی نے دیکھی ہو اس میں ایک بالاخانہ دیکھا جو نہایت عالیشان اور بلند ہے، اور اُس میں ایک عورت کہ اس جیسی حسین عورت نہیں دیکھی بیٹھی آٹا گوندھ رہی ہے۔

میں نے اُس آٹے میں ایک بال دیکھا۔ تو عورت سے کہا اللہ تجھ پر رحم کرے، اُس بال کو آٹے میں سے نکال دے کہ اس نے سارا آٹا خراب کر رکھا ہے۔ وُہ بولی یہ بال میں نہیں نکال سکتی، یہ تُو ہی نکال سکتا ہے اور یہ بال تیرے دل میں دُنیا کی محبت کا بال ہے لہٰذا اگر تُو چاہے تو اِس کو نکال دے چاہے تو رہنے دے، اور یہ سُن کر میں بیدار ہو گیا۔ (سعادۃ الدارین ص۱۱۸)

۹۶—ابن نبان اصفہانی فرماتے ہیں کہ میں نے خواب میں رسُول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کا شرف حاصل کیا، اور عرض کیا یا رسُول اللہ! صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم آپ نے امام شافعی کو نفع عطا کیا ہے۔

فرمایا ہاں! میں نے اللہ تعالیٰ سے عرض کر دیا ہے کہ شافعی کا حساب نہ لیا جائے۔ میں نے عرض کی یا رسُول اللہ! صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم یہ کس عمل کی وجہ سے ہے؟ فرمایا وُہ مجھ پر ایسا درُود پاک پڑھتے ہیں جیسا کسی اور نے

نہیں پڑھا۔ میں نے عرض کی حضور! وہ کیسا دُرود پاک ہے؟ فرمایا امام شافعی یوں پڑھا کرتے ہیں۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کُلَّمَا ذَکَرَہُ الذَّاکِرُوْنَ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کُلَّمَا غَفَلَ عَنْ ذِکْرِہِ الْغٰفِلُوْنَ

(سعادۃ الدارین ص ۱۲۹)

۹۷۔۔۔ سیّدنا امام شافعی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کو اُن کے وصال کے بعد کسی نے خواب میں دیکھا اور پُوچھا آپ کے ساتھ کیا معاملہ پیش آیا؟ فرمایا اللہ تعالٰی نے مجھے بخش دیا ہے۔

پُوچھا کس عمل کے سبب؟ فرمایا پانچ کلموں کے سبب، جن کے ساتھ نبیِ اکرم صلّی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلّم پر دُرود پاک پڑھا کرتا تھا۔ وہ پانچ کلمات کونسے ہیں؟ فرمایا وُہ یہ ہیں:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَنْ صَلّٰی عَلَیْہِ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَنْ لَّمْ یُصَلِّ عَلَیْہِ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا اَمَرْتَ اَنْ یُّصَلّٰی عَلَیْہِ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ اَنْ یُّصَلّٰی عَلَیْہِ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تَنْبَغِیْ اَنْ یُّصَلّٰی عَلَیْہِ۔

(سعادۃ الدارین ص ۱۲۹)

۹۸۔۔۔ عبداللہ بن حکم فرماتے ہیں میں نے خواب میں امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھا اور پُوچھا اللہ تعالٰی نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا؟

فرمایا مجھ پر رحم فرمایا اور بخش دیا اور میرے لیے جنّت یوں سجائی گئی
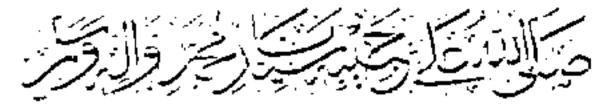
جیسے کہ دُلہن کو سجایا جاتا ہے اور مجھ پر نعمتیں یُوں نچھاور کی گئیں جیسے دُولہا پر نچھاور کرتے ہیں۔ میں نے پُوچھا کس عمل کے سبب؟ فرمایا رسالہ میں جو درُود پاک لکھا ہے اُس کے سبب۔ میں نے پُوچھا وُہ کیا ہے؟ فرمایا وُہ یوں ہے:

صَلَّى اللهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا ذَكَرَهُ الذَّاكِرُوْنَ
وَعَدَدَ مَا غَفَلَ عَنْ ذِكْرِهِ الْغٰفِلُوْنَ

میں بیدار ہوا، صبح کو میں نے رسالہ دیکھا تو وہی لکھا ہوا دیکھا جو اُنھوں نے خواب میں فرمایا تھا۔ (سعادۃ الدارین ص۱۱۸)

۹۹۔ شیخ اکبر محیّ الدین ابنِ عربی قدس سرّہٗ نے فرمایا میں نے درُود پاک پر کماحقہٗ ہمیشگی کرنے والا سوائے ایک عظیم فرد کے اور کوئی نہیں دیکھا۔ وُہ ہسپانیہ کا ایک لوہار تھا اور وُہ "اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ" کے نام سے ہی مشہور ہو گیا تھا۔

جب میں نے اس سے ملاقات کی تو میری درخواست پر اُس نے دُعا کی جس کا مجھے بہت فائدہ ہوا۔ اس کے پاس جو مرد، عورت یا بچہ آکر کھڑا ہوتا اس کی زبان پر بھی درُود پاک جاری ہو جاتا۔[1]

---

[1] "نُورِ بصیرت" از میاں عبدالرشید، روزنامہ نوائے وقت

متفرق واقعات

۱۰۰ــــ ایک بزرگ نے فرمایا میں نے یمن میں ایک شخص دیکھا جو کہ اندھا، گونگا اور کوڑھی تھا۔ میں نے اس کے متعلق کسی سے پوچھا تو بتایا گیا یہ بالکل صحیح و سالم تھا اس کی آواز بہت اچھی تھی اور بہت اچھے طریقے سے قرآن پاک پڑھا کرتا تھا۔ ایک دن اس نے آیتِ مبارکہ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ پڑھی اور عَلَى النَّبِيِّ کی جگہ اس نے پڑھ دیا يُصَلُّوْنَ عَلٰى عَلِيٍّ ۔ اس دن سے اس کی یہ حالت ہو گئی ہے۔ (نزہۃ المجالس ص۱۰۲ ج۲)

۱۰۱ــــ ایک اور بزرگ نماز پڑھ رہے تھے، جب تشہد میں بیٹھے تو نبیٔ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود پاک پڑھنا بھول گئے۔ رات جب آنکھ لگی تو خواب میں زیارتِ مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے مشرف ہوئے سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے میرے اُمتی! تُو نے مجھ پر درود پاک کیوں نہیں پڑھا! عرض کی یا رسول اللہ! (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) میں اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا میں ایسا محو ہوا کہ درودِ پاک پڑھنا یاد نہیں رہا۔ یہ سن کر آقائے دو جہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کیا تُو نے میری یہ حدیث نہیں سنی کہ ساری نیکیاں، عبادتیں اور دعائیں روک دی جاتی ہیں،

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا محمد وآلہٖ وسلم

جب تک مجھ پر درُود پاک نہ پڑھا جائے۔

سُن لے! اگر کوئی بندہ قیامت کے دن دربارِ الٰہی میں سارے جہانوں کی نیکیاں لے کر حاضر ہو جائے اور اُن نیکیوں میں مجھ پر درُود پاک نہ ہوا تو ساری کی ساری نیکیاں اُس کے مُنہ پر ماردی جائیں گی اور ایک بھی قبول نہ ہوگی۔

(درۃ الناصحین ص۱۷۱)

اِس واقعہ میں عبرت ہے اُن لوگوں کے لیے جو حبیبِ خُدا اشرفِ انبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے وسیلہ کے بغیر اللہ تعالیٰ سے تعلق قائم کرنے کے خواہاں ہیں۔ فاعتبروا یا اولی الابصار۔

۱۰۲ــــ ایک شخص فرماتے ہیں میں موسم ربیع (بہار) میں باہر نکلا اور یُوں گویا ہوا یا اللہ! درُود بھیج اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم پر درختوں کے پتّوں کے برابر۔ یا اللہ! درُود بھیج اپنے نبی پر پھُولوں اور پھلوں کی گنتی برابر۔ یا اللہ! درُود بھیج اپنے رسُول پر! سمندر کے قطروں کے برابر۔ یا اللہ! درُود بھیج اپنے محبُوب پر ریگستان کی ریت کے ذرّوں کے برابر۔ یا اللہ درُود بھیج اپنے حبیب پر اُن چیزوں کی گنتی کے برابر جو سمندروں اور خشکی میں ہیں۔

(صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم)

تو ہاتف سے آواز آئی اے بندے! تُو نے نیکیاں لکھنے والے فرشتوں کو قیامت تک تھکا دیا ہے۔ اور تُو ربِّ کریم کی بارگاہ سے جنّتِ عدن کا حقدار ہوا اور وُہ بہت اچھّا گھر ہے۔ (نزہۃ المجالس ص۹۲)

۱۰۳ــــ حضرت شیخ احمد بن ثابت مغربی قدس سرہٗ فرماتے ہیں میں نے

جو دُرود پاک کی برکتیں دیکھی ہیں اُن میں سے ایک یہ کہ جب میری شادی ہو گئی تو میرے دل میں یہ شوق پیدا ہوا کہ کچھ طلبہ ہونے چاہئیں تاکہ نماز با جماعت پڑھی جا سکے اور دیگر دینی فوائد حاصل ہوں اور خیر خواہی کے طور پر ارادہ کر لیا کہ قرآن مجید پڑھنے والے طلبہ رکھ لیں تاکہ اُن کی خدمت کرنے سے نفع حاصل ہو اور اِس اُمید پر کہ اللّٰہ تعالیٰ ہمیں بھی اُن طالب علموں کے ساتھ حشر کے دن اٹھائے گا۔

اور جب طالب علم زیادہ ہو گئے تو اُن کی کثرت کی وجہ سے ہمیں زیادہ اہتمام وانتظام کرنا پڑا اور اُن کے کھانے پینے کی ضروریات کے لیے ہمیں حیلہ کرنا پڑا اور اِس وجہ سے میں دُنیا کے دروازے میں داخل ہو گیا اور دُنیا نے مجھے ایسا شکار کیا کہ دن رات اِسی دُھن میں گزرتے گئے، اور اباحت کی حُدود میں رہتے ہوئے ہمیں کچھ کمانا پڑا اور اِس کو ہم شریعتِ مطہرہ کی رو سے مستحسن جانتے تھے۔

میرے بعض مخلص دوست مجھے اِس سے منع کرتے رہے لیکن میں نے اُن کی نصیحت اَن سُنی کر کے اپنے اِس شغل کو جاری رکھا، حتیٰ کہ میں نے ایک دن خواب میں دیکھا کہ کچھ حوروں جیسی لڑکیاں ہیں جو اپنے حسن وجمال میں بے مثال ہیں، اُنھوں نے سبز حلّے پہن رکھے ہیں۔ وُہ مجھے دیکھ کر میری طرف آئیں جب وُہ میرے قریب آگئیں تو میں نے اُن میں سے اپنی نانی صاحبہ کو پہچان لیا، وُہ شریفۃ الطرفین سیدزادی اور بڑی ہی نیک و پارسا خاتون تھیں۔ میں نے اُنھیں سلام کیا اور پُوچھا کیا آپ فوت نہیں ہو چکی تھیں؟

فرمایا ہاں! میں نے پُوچھا اللّٰہ تعالیٰ کے دربار میں کیا معاملہ پیش آیا؟ فرمایا اللّٰہ تعالیٰ نے مجھے اپنے فضل ورحم سے نوازا ہے عزت واکرام عطا کیا۔ اور میں

خاتونِ جنّت حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پڑوس میں رہتی ہوں اور وُہ تشریف لا رہی ہیں۔

جب سیّدۃ نساء الجنۃ تشریف لائیں تو ایک نُور کا ہالہ سا بَن گیا، فرمایا کیا یہ ہے احمد بن ثابت؟ جو کہ رسُولِ اکرم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم پر دُرود پاک کثرت سے پڑھتا ہے۔ میں نے عرض کیا یہی ہے جِسے اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے اِس کام کی توفیق عطا کی ہے۔ یہ سُن کر فرمایا تجھے کیا ہوگیا ہے کہ دُنیا میں مشغول ہوکر ہم سے پیچھے ہٹ گیا ہے۔ دُنیاوی شغل ترک کر دے اور یہ اہتمام چھوڑ دے!

میں نے عرض کی بہت اچھا۔ فرمایا ہم تجھے ایسے نہیں چھوڑیں گی، تاوقتیکہ تُو ہمارے ساتھ رسُول اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کے دربار حاضر ہو! اور حُضور صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم تجھ سے عہد و میثاق لیں کہ تو آئندہ ایسا نہیں کریگا

ہم چلتے رہے حتّٰی کہ ایک شہر آگیا جِسے میں نہیں پہچانتا تھا۔ وہاں بہت سارے لوگ تھے جو بلند آواز سے دُرود پاک پڑھ رہے تھے۔

میں نے بھی دُرود پاک پڑھنا شروع کر دیا اور اُن کے درمیان چلتا جاتا تھا، یہاں تک کہ ہم رسُول اکرم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کے دربار حاضر ہو گئے اور سیّدۃ النساء خاتونِ جنّت رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے مجھے سیّد کونین صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کے حُضور کھڑا کر دیا۔ حُضور صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم حضرات عشرہ مبشرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے ساتھ کھانا تناول فرما رہے تھے اور میں نے آپ کے دستِ مُبارک میں بکری کے بازو کا ٹکڑا دیکھا جس سے آپ گوشت تناول فرما

رہے تھے، اور ساتھ ساتھ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم صحابہ کرام سے گفتگو فرما رہے تھے تو اس لمحے براہ ادب میں سلام عرض کرنے سے رُک گیا، اور دل میں کہا کھانے سے فارغ ہولیں تو سلام عرض کروں گا۔ میرے ساتھ آنے والے لوگ درُود پاک پڑھتے رہے اور اُن کے ساتھ میں سرکارِ دوعالم صلّی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلّم کی زیارت کرتا رہا اور اُنھیں ساتھیوں کے بآوازِ بلند درُود پاک پڑھنے سے میں بیدار ہوگیا۔

اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وُہ ہمیں بار بار اپنے حبیب پاک صلّی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلّم کی زیارت سے ہم پر احسان فرمائے۔

والحمدُ للہِ ربِّ العٰلمین (سعادۃ الدارین ص۱۱)

۱۰۴ـــــ نیز فرمایا میں نے خواب میں سیدی علی الحاج رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو بعد وصال دیکھا اور پُوچھا حضرت آپ کے ساتھ دربارِ الٰہی میں کیا معاملہ پیش آیا؟ فرمایا اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و رحمت سے مجھے اکرام عطا فرمایا ہے اور میں نے رَب تعالیٰ جلّ شانہٗ کو بڑا ہی رحیم وکریم پایا ہے۔

اور میں نے اُن دوستوں کے متعلق پُوچھا جو کہ پاس ہی مدفون تھے۔ فرمایا وُہ سب خیریت سے ہیں۔ میں نے عرض کی آپ مجھے کچھ وصیت کریں ا فرمایا تجھ پر اپنی والدہ کی خدمت لازم ہے، کیونکہ وُہ بڑی نیک ہے۔ تب میں نے التجا کی میں آپ سے اللہ تعالیٰ اور اُس کے پیارے رسُول صلّی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلّم کے نام سے پُوچھتا ہُوں کہ آپ کو ہمارے حال سے کچھ پتہ چلا ہے یا نہیں؟۔

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ محمد وآلہ وسلم

فرمایا تجھے بڑی تاکید سے نصیحت کرتا ہوں کہ رسول اکرم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم پر درودِ پاک کی کثرت رکھو، اور جو آپ نے درود پاک کے متعلق لکھا اُس کو پڑھو اور زیادہ پڑھو! میں نے پوچھا آپ کو کیسے معلوم ہوا کہ میں نے درود پاک کے متعلق کتاب لکھی ہے، حالانکہ میں نے آپ کے انتقال کے بعد لکھی ہے۔ فرمایا اللہ کی قسم! اِس کا نور ساتوں آسمانوں اور ساتوں زمینوں میں چمک رہا ہے۔ (سعادۃ الدارین ص۱۱۱)

۱۰۵ــــ نیز فرمایا میں نے ایک رات خواب میں منادی سُنی کہ جو شخص رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کرنا چاہتا ہے وُہ ہمارے ساتھ چلے، تو میں اُس کے ساتھ چل دیا۔ کچھ لوگ دوڑے آرہے تھے۔

جب ہم پہنچے تو دیکھا کہ سرورِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ایک بالاخانہ میں جلوہ افروز ہیں۔ میں بائیں کو پھرا تاکہ دروازہ مل جائے تو لوگوں نے بلند آواز سے کہا دروازہ دائیں جانب ہے۔ میں دائیں مڑا تو دروازہ مل گیا میں داخل ہو گیا، دیکھا کہ شاہِ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کے ساتھ تشریف فرما ہیں۔ اور جب میں قریب ہوا تو میرے اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے درمیان ایک بادل حائل ہو گیا جس کی وجہ سے میں کسی کا چہرہ نہ دیکھ سکا۔ میں نے پڑھنا شروع کیا اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللهِ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ وَاَھْلِ بَیْتِكَ یَا حَبِیْبَ اللهِ۔

اور عرض کیا یا رسول اللہ! (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) کیا یہی میری عادت نہیں ہے؟

فرمایا میرے اور تیرے درمیان دُنیا کے حجاب (پردے) حائل ہو گئے ہیں اور مجھے سرکار زجر فرماتے رہے کہ ہم تجھے منع کرتے ہیں کہ دُنیا اور دُنیا کے اہتمام سے باز آجا اور تو باز نہیں آتا۔ اور رحمۃ للعلمین سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم مجھے دیر تک نصیحت فرماتے رہے۔ میں نے دل میں کہا یہ میری بدبختی ہے ساتھ ہی رونے لگا اور عرض کیا یا رسول اللہ! (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم) کیا آپ میرے ضامن نہیں ہیں؟

فرمایا ہاں تو جنتی ہے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! (صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہٖ وسلّم) میں اللہ تعالیٰ کے نام پر اور اُس کے دربار جو آپ کی عزّت و آبرو ہے اُس کے نام پر سوال کرتا ہوں کہ آپ دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اُس حجاب کو دُور فرما دے!

اِتنا عرض کرنا تھا کہ وہ بادل آہستہ آہستہ اُٹھنا شروع ہوا حتّٰی کہ میں نے سیّدِ دو جہاں صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالےٰ عنہم کی زیارت کی اور میں آپ کے قدموں پر لوٹ پوٹ ہو گیا اور عرض کرتا رہا کیا حُضور میرے ضامن نہیں ہیں؟ تو فرمایا بیشک تو جنّتی ہے۔ یہ بھی فرمایا ہم تجھے دُنیا کا اہتمام ترک کر دینے کو کہتے ہیں اور تو چھوڑتا نہیں ہے۔ اور میں بیدار ہو گیا۔

۱۰۶ــــ حضرت ابراہیم بن علی بن عطیہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا میں خواب میں سیّدِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کے دیدار سے مشرف ہوا اور میں نے دربارِ رسالت میں عرض کی یا رسول اللہ! (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم) میں آپ

سے شفاعت کا سوالی ہوں تو فرمایا اَکْثِرْ مِنَ الصَّلٰوۃِ عَلَیَّ مجھ پر کثرت سے درود پاک پڑھا کر!
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم۔ (سعادۃ الدارین ص۱۴۲)

۱۰۷۔ حضرت ابوالمواہب شاذلی قدس سرہٗ فرماتے ہیں ایک دن میں نے درود پاک جلدی جلدی پڑھنا شروع کر دیا تاکہ میرا ورد جو کہ ایک ہزار بار روزانہ کا تھا جلدی پورا ہو جائے تو شاہِ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے شاذلی تجھے معلوم نہیں کہ جلد بازی شیطان کی طرف سے ہے۔ فرمایا یوں پڑھ! اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ۔ آہستہ آہستہ اور ترتیب کے ساتھ پڑھ! ہاں اگر وقت تھوڑا ہو تو پھر جلدی پڑھنے میں حرج نہیں ہے۔ نیز فرمایا کہ یہ جو میں نے تجھے ہدایت کی یہ افضلیت کے طور پر ہے ورنہ جیسے بھی درود پاک پڑھو وہ درود ہی ہے۔ اور بہتر یہ ہے کہ جب تو درود پاک پڑھنا شروع کرے تو اوّل اور آخر درودِ تام پڑھ لیا کرے اگرچہ ایک ایک بار ہی پڑھے اور وہ یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ سَیِّدِنَا
مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی سَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ وَ
عَلٰی آلِ سَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا
مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی
سَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی آلِ سَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ فِی
الْعٰلَمِیْنَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ○ اَلسَّلَامُ

صَلَّى اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمْ

عَلَیْكَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

(سعادۃ الدارین صہ۱۳۱)

تنبیہ : اس مبارک واقعہ سے یہ روزِ روشن کی طرح واضح ہوا کہ درُود پاک میں سیدِ دوعالم صلّی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کے نام نامی اسمِ گرامی کے ساتھ لفظ سَیِّدنا کا اضافہ کرنا سرکارِ دوعالم صلّی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کو پسند ہے نیز یہ کہ بصیغہ خطاب درُود پاک پڑھنا جیسے کہ السَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّھَا النَّبِیُّ ہے بلا ریب جائز ہے۔ وَاللّٰہ الھادی الی مایحب ویرضیٰ

(از مرتب و مصنفِ کتاب ہٰذا)

۱۰۸ ـــ حضرت شیخ شاذلی رحمۃ اللّٰہ تعالیٰ نے مزید فرمایا میں خواب میں حضور صلّی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کی زیارت سے مشرف ہوا تو آقائے دوجہاں صلّی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا آپ کے شیخ ابُوسعید صفروی مجھ پر درُود نامہ بہت پڑھتے ہیں، آپ اُن سے کہیں کہ جب درُود پاک وِرد ختم ہو تو اللّٰہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں۔ (سعادۃ الدارین صہ۱۳۲)

۱۰۹ ـــ نیز فرمایا ایک مرتبہ جب میں زیارت سے نوازا گیا تو میں نے حضور صلّی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کو دیکھ کر پڑھا اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

شاہِ کونین صلّی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا میں اپنے رب کا بندہ ہُوں اور تُو میرا بندہ ہے۔ میں نے عرض کی یا رسُول اللّٰہ! (صلّی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم) ہاں میں اس پر راضی ہُوں۔ فرمایا اگر تو راضی ہے تو تُو مجھ پر

درودِ تامہ کیوں نہیں پڑھتا! عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم یہ لمبا ہے اس لیے میں کوئی چھوٹا درود پاک پڑھ لیتا ہوں۔

فرمایا درودِ تامہ پڑھا کر! خواہ ایک ہی مرتبہ، اوّل وآخر پڑھ لیا کر! میں نے عرض کی وُہ درودِ تامہ کیا ہے؟ تو سرکار نے فرمایا درودِ تامہ یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی سَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی سَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ فِی الْعٰلَمِیْنَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ۝ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

(سعادۃ الدارین صـ۱۳۲)

۱۱۰ — "تحفۃ الاخیار" میں یہ حدیثِ پاک کہ جو شخص مجھ پر روزانہ پانچ سو بار درود پاک پڑھے وُہ کبھی محتاج نہ ہوگا نقل کرنے کے بعد فرمایا ایک نیک عقیدہ آدمی نے یہ حدیث پاک سُنی تو اُس نے محبت اور شوق سے مذکورہ تعداد میں درود پاک پڑھنا شروع کر دیا۔ تو اللہ تعالیٰ نے اُس کو غنی کر دیا اور ایسی جگہ سے رزق عطا کیا کہ اُسے پتہ بھی نہ چل سکا حالانکہ وُہ اُس سے پہلے حاجتمند اور مُفلس تھا۔

پھر صاحبِ "تحفۃ الاخیار" نے فرمایا اگر کوئی شخص تعدادِ مذکورہ میں

روزانہ درُود پاک پڑھے اور تب بھی اُس کا فقر دُور نہ ہو تو یہ اُس کی نیت کا فتور ہوگا یا اُس کے باطن میں خرابی کی وجہ سے ہے ورنہ جو شخص درُود پاک سے اللّٰہ تعالیٰ کا قُرب چاہے وُہ کبھی محتاج نہ ہوگا، خواہ اُس کے پاس دُنیا کی کوئی چیز نہ ہو کیونکہ قناعت غنا ہے بلکہ قناعت وُہ خزانہ ہے جو کہ ختم ہونے والا نہیں ہے اور یہ دُنیاوی مال سے افضل ہے۔ اور یہی حیاتِ طیبہ ہے جو کہ اللّٰہ ﷻ کے فرمان "مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَ هُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً" میں مذکور ہے۔ (سعادۃ الدارین صفحہ ۱۴۵)

۱۱۱۔۔۔حضرت خواجہ سفیان ثوری رحمۃ اللّٰہ تعالیٰ علیہ نے جب اس شخص کا واقعہ سُنا جو اپنے باپ کے ساتھ سفر کر رہا تھا اور بوجہ سُود خواری اُس کے باپ کا چہرہ تبدیل ہوگیا تھا، اور درُود پاک کی برکت سے سیّدِ دوعالم صلی اللّٰہ تعالےٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کی تشریف آوری ہوئی اور دستِ رحمت پھیرنے سے چہرہ منوّر اور درست ہوگیا تھا۔

تو حضرت خواجہ نے اپنے شاگردوں کو حکم دیا کہ یہ واقعہ کتابوں میں لکھو اور حضور صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کی اُمت کو سُناؤ! تاکہ درُود پاک کی برکت سے دُنیا و آخرت کے عذاب سے نجات حاصل کر سکیں۔ (معارج النبوۃ صفحہ ۳۲۸)

۱۱۲۔۔۔حضرت شاہ ولی اللّٰہ محدّث دہلوی رحمۃ اللّٰہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں شیخ یونس کو عبدالنبی کے نام سے اِس لیے پکارا جاتا ہے کہ وُہ لوگوں کو اُجرت دے کر مسجد میں بٹھاتے اور اُن سے درُود پاک پڑھایا کرتے تھے۔

(انفاس العارفین صفحہ ۳۷۶)

دُرُود پاک میں بخل کرنے والوں کے واقعات

۱۱۳ــــ ابو علی عطار رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں میرے لیے ابو طاہر نے کچھ اجزاء لکھے تو میں نے اُن اجزاء میں دیکھا جہاں کہیں نبی اکرم صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہٖ وسلّم کا نام نامی اسم گرامی لکھا ساتھ لکھا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا کَثِیْرًا ۰ تو میں نے اَبُو طاہر سے پُوچھا یہ آپ نے کس لیے لکھا ہے؟ تو فرمایا میں ابتدأً جہاں کہیں حُضُور صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہٖ وسلّم کا اسم مُبارک لکھتا تو ساتھ دُرُود پاک نہ لکھتا، ایک دن مجھے خواب میں سید الکونین صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہٖ وسلّم کی زیارت نصیب ہوئی اور میں نے سلام عرض کی۔

سیدِ دو عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہٖ وسلّم نے چہرۂ اَنور دُوسری طرف پھیر لیا۔ میں نے دُوسری طرف ہو کر سلام عرض کیا تو میرے آقا نے دُوسری طرف چہرۂ اَنور پھیر لیا۔ تب میں نے سامنے سے حاضر ہو کر عرض کیا اے میرے آقا! (صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہٖ وسلّم) آپ میری طرف سے چہرۂ اَنور کیوں پھیر لیتے ہیں؟ فرمایا اس لیے کہ تُو کتاب میں میرا ذکر لکھتا ہے تو ساتھ دُرُود پاک شامل نہیں کرتا۔ شیخ اَبُو طاہر فرماتے ہیں اُس دن سے جب بھی میں شاہِ کونین صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہٖ وسلّم کا اسم گرامی لکھتا ہوں تو ساتھ یہ لکھتا ہوں صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا کَثِیْرًا ۰

(سعادۃ الدارین صفحہ ۱۳۰)

۲۱۴۔۔۔ایک شخص باوجود نیک، پرہیزگار اور پابندِ نماز، روزہ ہونے کے درُود پاک پڑھنے میں کوتاھی اور سُستی کیا کرتا تھا۔

ایک رات خواب میں سیدِ دوعالم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم کی زیارتِ باسعادت سے مشرف ہوا مگر حضورِ انور صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم نے اُس کی طرف کوئی توجہ نہ فرمائی، وُہ بار بار کوشش کرتا اور شاہِ کونین صلّی تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم کے سامنے آتا اور ہر بار سرکار اُس سے اعراض فرماتے رہے۔

آخر اُس نے گھبرا کر عرض کی یارسُول اللہ! (صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم) کیا آپ مجھ سے ناراض ھیں؟ فرمایا نہیں۔ عرض کی اگر نہیں تو حضور (صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم) مجھ پر نظرِ عنایت نہیں فرمارہے! فرمایا میں تجھے پہچانتا ہی نہیں عرض کی یارسُول اللہ! (صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم) میں آپ کی اُمت کا ہی ایک فرد ہُوں اور میں نے علماکرام سے سُنا ہے کہ حضور (صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم) اپنی اُمّت کو بیٹوں سے بھی عزیز رکھتے ھیں۔ فرمایا ایسا ہی ہے مگر تم مجھے درُود پاک کا تحفہ نہیں بھیجتے۔ میری نظرِ عنایت اور شفقت اُس اُمتی پر ہوتی جو مجھ پر درُود پاک پڑھتا ہے۔

وُہ شخص بیدار ہوا اور اُس روز سے ہر روز بڑے شوق ومحبت سے درُود پاک پڑھتا رہا۔ ایک دن پھر وُہ خواب میں زیارتِ مصطفےٰ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم سے مشرف ہوا اور دیکھا کہ سرکار بڑے خوش ھیں اور فرماتے ہیں اب میں تمھیں خُوب پہچانتا ہُوں اور قیامت کے دن میں تمہاری شفاعت کا ضامن ہُوں لیکن درُود پاک نہ چھوڑنا! (معارج النبوۃ ص ۳۲۸)
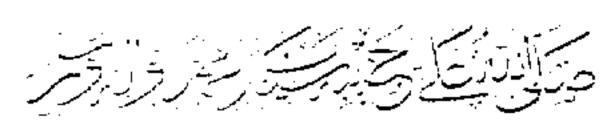
۱۱۵۔۔۔ایک شخص جب کبھی نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کا ذکر پاک سُنتا تو وُہ دُرود پاک پڑھنے میں بُخل کرتا تو اُس کی زبان گونگی ہوگئی اور آنکھوں سے اندھا ہوگیا بالآخر وُہ حمام کی نالی میں گر گیا اور پیاسا مر گیا۔

نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا۔

(سعادۃ الدارین ص۱۴۴)

۱۱۶۔۔۔ایک عالمِ دین نے کسی رئیس کے لیے جو کہ مؤطا شریف سے بڑی محبت کرتا تھا مؤطا شریف کا ایک نسخہ تحریر کیا اور خُوب اچھی طرح سے لکھا لیکن اُس نے جہاں سیدِ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کا نامِ مُبارک آیا وہاں سے دُرود پاک حذف کر دیا اور اس کی جگہ صرف "ص" لکھ دیا۔ لکھے لینے کے بعد جب اُس رئیس کے ہاں پیش کیا تو وُہ دیکھ کر بہت خوش ہوا اور اسے انعام و اکرام دینے کا ارادہ کیا، مگر اُس نے انعام دینے سے پہلے اُس کی اس خیانت کو دیکھ لیا اور بجائے انعام کے اُسے دھکے دے کر نکال دیا۔ پھر وُہ عالمِ دین کنگال ہوگیا اور ذلّت کی موت مر گیا۔

نعوذ باللہ من ذٰلک (سعادۃ الدارین ص۱۳۱)

۱۱۷۔۔۔حضرت اَبُو زکریا عابدی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا مجھے ایک دوست نے بتایا کہ بصرہ میں ایک آدمی حدیثِ پاک لکھا کرتا تھا اور قصداً حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے اسمِ گرامی کے ساتھ دُرود پاک لکھنا چھوڑ دیتا تھا، محض کاغذ کی بچت کے لیے۔ اس کے دائیں ہاتھ کو آکلہ کی بیماری لگ گئی اور وُہ اسی درد میں مر گیا۔ (سعادۃ الدارین ص۱۳۱)

۱۱۸۔۔۔"شفا الاسقام" میں ہے کہ ایک کاتب تھا، اور کتابت کرتے وقت جہاں نبی اکرم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کے نام نامی کے ساتھ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم لکھا ہوتا وُہ اِس کی جگہ صرف "صلعم" لکھتا۔ تو اِس کا مرنے سے پہلے ہاتھ کٹ گیا۔ (سعادۃ الدارین ص۱۳۱)

۱۱۹۔۔۔ایک شخص حضُورِ انور صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کے اسمِ مُبارک کے ساتھ صرف "صلعم" لکھتا تھا۔ اُس کی موت سے پہلے زبان کاٹ دی گئی۔

(سعادۃ الدارین ص۱۳۱)

۱۲۰۔۔۔ایک شخص حضور نبی اکرم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کے نام پاک کے ساتھ صرف "علیہم" لکھا کرتا تھا تو اُس کے جسم کا ایک حصّہ مارا گیا اور وُہ مفلوج ہوکر مر گیا۔ (سعادۃ الدارین ص۱۳۱)

۱۲۱۔۔۔ایک اور شخص بھی یونہی کرتا تھا تو وُہ آنکھ سے اندھا ہو گیا حتّٰی کہ وُہ بازاروں میں گھومتا اور لوگوں سے مانگتا پھرتا تھا

(معاذ اللہ) (سعادۃ الدارین ص۱۳۱)

تنبیہ: مندرجہ بالا واقعات پر غور کریں کہ جب صرف دُرود پاک سے لاپرواہی کی ایسی سزائیں ہیں تو جو لوگ شانِ رسالت و نبوّت میں گُستاخی کرتے ہیں اُن کی سزائیں کیا ہوں گی۔ یہی وجہ ہے کہ جو لوگ گستاخیاں کرتے ہیں جب وُہ مرنے لگتے ہیں تو طرح طرح کے عذاب سے دوچار ہوتے ہیں، زبانیں باہر نکل آتی ہیں، زبانیں کٹ جاتی ہیں تعفّن پھیل جاتا ہے گویا کہ سامانِ عبرت چھوڑ جاتے ہیں۔ (العیاذ باللہ)

صلی اللہ علیٰ حبیبہ سیدنا محمد وآلہ وسلم

اِس کے برعکس جو حضرات زندگی بھر محبوبِ کبریا صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کی محبت وعظمت کا درس دیتے رہتے ہیں، لوگوں کو عشقِ مصطفےٰ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کے رنگ میں رنگ جاتے ہیں جب وُہ دُنیائے فانی سے سفر کرتے ہیں تو عجیب عجیب بشارتیں دکھائی جاتی ہیں کہیں خوشبو مہک رہی ہے تو کہیں نُور کی بارش آمڈ آتی ہے اور کہیں ملائکہ کرام برکت حاصل کرنے زمین پر اُتر آتے ہیں گویا اُن پر اللہ تعالیٰ کا خاص فضل وکرم ہوتا ہے جو رنگارنگ کی بہاریں دکھاتا ہے۔

چند واقعات سپردِ قلم کیے جاتے ہیں۔

ا — جب حضرت شیخ محمّد بن سلیمان جزولی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مصنّف "دلائل الخیرات" کا وصال شریف ہوا تو اُن کی قبرِ مُبارک سے کستوری کی سی خوشبو مہکتی رہتی تھی۔ کیونکہ وُہ سیدِ دوعالم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کی ذاتِ گرامی پر درُود پاک خُوب پڑھا کرتے تھے۔

"مُطالع المسرات" میں ہے وَثَبَتَ اَنَّ رَائِحَةَ الْمِسْكِ تُوْجَدُ مِنْ قَبْرِهٖ مِنْ كَثْرَةِ صَلَاتِهٖ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [1]

(مطالع المسرات صہ ۴)

۲ — ایک شخص کا لڑکا شہید ہوگیا تھا تو جس دن سیّدنا عُمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وصال ہوا وُہ شہید لڑکا اپنے باپ کو خواب میں ملا۔ باپ نے پُوچھا بیٹا کیا تُو فوت نہیں ہوچکا؟ تو لڑکے نے کہا نہیں! ابّا جی میں تو شہید ہُوں اور میں زندہ ہُوں، مجھے اللہ تعالیٰ کی طرف سے رزق بھی ملتا ہے۔

---

[1] یعنی یہ بات پایۂ ثبوت تک پہنچ چکی ہے کہ حضرت شیخ جزولی رحمۃ اللہ علیہ کی قبر سے جو کستوری کی خوشبو آتی تھی وہ درُود پاک کی کثرت سے آتی تھی

باپ نے پوچھا بیٹا! کیسے آنا ہوا؟ جواب دیا ابّاجی! آج آسمانوں میں منادی کرائی گئی ہے کہ سارے نبی، سارے صدیق، سارے شہید عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے جنازہ پر پہنچ جائیں تو میں بھی نمازِ جنازہ میں شرکت کے لیے آیا تھا۔ پھر شوق آیا کہ ابّاجی کو سلام کرآوں اس لیے آیا ہوں۔

(روض الریاحین صہ ۲۱)

۳ــــ جب حضرت سہل تستری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وصال ہوا تو لوگ اُنکے جنازے پر ٹوٹ پڑے اور ایک شور برپا ہوگیا۔ شہر میں ایک یہودی رہتا تھا جس کی عمر ستّر سال تھی اُس نے جب یہ شور سنا تو وُہ بھی دیکھنے کے لیئے نکلا لوگ جنازہ مبارکہ اُٹھائے جارہے تھے جب اُس نے دیکھا تو اُس نے باآوازِ بلند کہا اے لوگو! جو میں دیکھ رہا ہوں کیا تم بھی دیکھ رہے ہو؟ لوگوں نے پوچھا تُو کیا دیکھ رہا ہے؟

اُس نے کہا میں دیکھ رہا ہوں کہ آسمان سے اُترنے والوں کی قطار لگی ہوئی ہے اور وُہ جنازہ کے ساتھ برکت حاصل کرتے جاتے ھیں۔ وُہ یہودی مُسلمان ہوگیا اور وُہ بہت اچھا مُسلمان ثابت ہوا۔ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ۔

(روض الریاحین صہ ۲۱۱)

۴ــــ عاشقِ رسُول (صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم) سیّدی وسندی محدّثِ اعظم پاکستان مولانا سردار احمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا جنازہ مُبارکہ جب لائلپور (فیصل آباد) اسٹیشن سے جامعہ رضویہ لایا جارہا تھا، کچہری بازار کے سرے پر پہنچا تو انوار و تجلیات کی بارش ہورہی تھی جو کہ عقیدت مندوں نے سر کی آنکھوں سے دیکھی
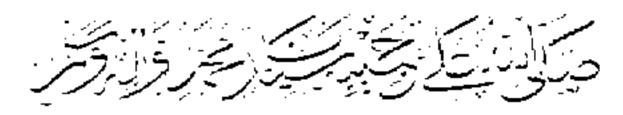
بلکہ دیکھنے والوں نے اپنے ساتھ چلنے والوں کو بھی دکھائی اور اُس نُور کی بارش کو دیکھ کر کئی غلط عقیدہ والے تائب ہوئے۔

اُس نُوری بارش کو جو کہ محدثِ اعظم پاکستان قدس سرّہٗ کے جنازہ پر ہو رہی تھی دیکھنے والے احباب اب بھی موجود ھیں اور یہ کرامت اُس وقت کے مقامی اخبارات میں بھی شائع ہوئی تھی جن میں سے کچھ اخبارات فقیر کے پاس اب بھی موجود ھیں[1]۔ رضی اللہ عنہ مولاہ الکریم

بے ادبی اور گستاخی کرنیوالوں کے چند واقعات

میرے عزیز بھائی! شانِ رسالت و نبوّت تو بڑی اعلیٰ وارفع ہے فقیر کہتا ہے کہ جو شخص حبیبِ خدا، سیدِ انبیاء نُورِ مجسّم، شفیعِ اعظم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کے دامن کے ساتھ وابستہ ہوگیا۔ اُس کی شان میں گستاخی کرنے والوں کا انجام نہایت مکروہ اور بھیانک ہوتا ہے۔ ایسے ھی کچھ واقعات پڑھیے اور ایمان محفوظ کیجیے!

ا۔۔۔ ایک دن سیّدنا سُلطان العارفین خواجہ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ پاؤں مُبارک پھیلا کر لیٹے ہوئے تھے اور ایک مرید پاس بیٹھا تھا ایک شخص آیا اور حضرت خواجہ بسطامی قدس سرّہٗ کے پاؤں پر پاؤں رکھ کر آگے گزر گیا یہ دیکھ کر اُس مرید نے کہا تجھے معلوم نہیں کہ یہ خواجہ بایزید بسطامی سے لیٹے

---

[1] مثلاً روزنامہ سعادت ۲ر شعبان ۱۳۸۲ھ مطابق ۳۱ر دسمبر ۱۹۶۲ء

ہوتے ہیں اور تُو اُوپر پاؤں رکھ کر گزر گیا ہے۔ یہ سُن کر اُس بدبخت نے کہا بایزید بسطامی ہیں تو پھر کیا ہوا۔" یہ کہہ کر چلتا بنا لیکن اس بے ادبی کا وبال اِس پر یُوں نازل ہوا کہ جب اُس کے مرنے کا وقت قریب آیا تو اُس کے دونوں پاؤں سیاہ ہو گئے۔ اور اسی پر بس نہیں بلکہ آج تک اُس بدبخت کی نسل میں بھی یہ چیز آ رہی ہے، کہ جب اُس کی اولاد میں سے کسی کا آخری وقت آتا ہے تو اُس کے پاؤں سیاہ ہو جاتے ہیں۔

نعوذ باللہ مِن ذٰلك ۔ (رونق المجالس ص۱)

۲ ـــــ سُلطان الہند حضرت خواجہ غریب نواز سرکار اجمیری قدس سرہ نے فرمایا کہ ایک آدمی تھا وُہ جب کبھی بزرگانِ دین کو دیکھتا اُن سے منہ پھیر لیتا اور براہِ حسد اُن کو دیکھنا پسند نہ کرتا۔

جب وُہ مر گیا اور اُس کو لوگوں نے قبر میں اُتارا اور اُس کا منہ قبلہ رُخ کیا تو فوراً ہی اُس کا منہ پھر کر دُوسری طرف ہو گیا اور بارہا ایسا ہی ہوا۔ لوگ بڑے ہی حیران ہوتے۔

اچانک ہاتف سے آواز آئی اے لوگو! کیوں تکلیف اُٹھاتے ہو، اِس کو یُوں ہی رہنے دو۔ کیونکہ یہ دُنیا میں میرے پیاروں سے مُنہ پھیر لیا کرتا تھا اور جو شخص میرے دوستوں سے مُنہ پھیرے اُس سے میری رحمت مُنہ پھیر لیتی ہے اور ایسا شخص راندہ درگاہ ہو جاتا ہے۔ اور کل قیامت کے دن ایسے کو گدھے کی صُورت میں اُٹھائیں گے۔

العیاذ باللہ ثم العیاذ باللہ تعالیٰ ۔ (دلیل العارفین ص۲۳)

۳ ـــ مولانا عبدالجبار کو کسی نے بتایا کہ مولوی عبدالعلی اہلحدیث جو کہ مسجد تلیانوالی امرتسر میں امام ہیں اور وُہ آپ کے مدرسہ غزنویہ میں پڑھتے بھی ہیں۔ اُس مولوی عبدالعلی نے کہا ہے کہ امام اَبُوحنیفہ (سیدنا امام اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) سے تو میں اچھا اور بڑا ہُوں کیونکہ اُنھیں صرف سترہ حدیثیں یاد تھیں اور مجھے اُن سے کہیں زیادہ یاد ہیں۔

یہ سُن کر مولانا عبدالجبار نے جو کہ بزرگوں کا نہایت ادب کیا کرتے تھے حکم دیا کہ اُس نالائق عبدالعلی کو مدرسہ سے نکال دو اور ساتھ ہی فرمایا کہ یہ عنقریب مُرتد ہو جائے گا۔ اُس کو مدرسہ سے نکال دیا گیا اور پھر ایک ہفتہ بھی نہ گزرا تھا کہ وُہ مرزائی ہوگیا اور لوگوں نے اُسے ذلیل کر کے مسجد سے بھی نکال دیا۔ بعد ازاں کسی نے مولانا عبدالجبار سے پُوچھا آپ کو کیسے علم ہوگیا تھا کہ یہ کافر ہو جائے گا۔ فرمایا کہ جس وقت مجھے اُس کی گستاخی کی خبر ملی اُسی وقت بخاری شریف کی یہ حدیث میرے سامنے آگئی مَنْ عَادٰی لِیْ وَلِیًّا فَقَدْ اٰذَنْتُهٗ بِالْحَرْبِ

یعنی جس شخص نے میرے کسی ولی سے دُشمنی کی تو میں اُس کے خلاف اعلانِ جنگ کرتا ہُوں۔ (حدیث قدسی)

اور چونکہ میری نظر میں امام اَبُوحنیفہ ولی اللہ تھے۔ جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے اعلانِ جنگ ہو گیا تو جنگ میں ہر فریق دُوسرے کی اعلیٰ چیز چھینتا ہے اللہ تعالیٰ کی نظر میں ایمان سے اعلیٰ کوئی چیز نہیں اس لیے اُس شخص کے پاس ایمان کیسے رہ سکتا تھا؟

۴ ـــ سنجار میں ایک شخص تھا جو کہ اولیائے کرام پر بلاوجہ طعن و تشنیع کیا کرتا

تھا جب وہ شخص بیمار ہو کر قریب المرگ ہوا تو اُس وقت وہ ہر قسم کی باتیں کر سکتا تھا مگر کلمہ شہادت نہیں پڑھ سکتا تھا۔ بارہا لوگوں نے اُسے کلمہ سُنایا لیکن کسی طرح کلمہ نہیں پڑھ سکا۔

لوگ پریشان ہوتے اور دوڑ کر حضرت شیخ سوید سنجاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو بُلا لائے۔ آپ تشریف لا کر اُس شخص کے پاس بیٹھے اور مراقبہ کیا۔ جب آپ نے سرِ مُبارک اُٹھایا تو اُس نے کلمہ شہادت پڑھا اور کئی بار پڑھا۔ پھر اللہ تعالیٰ کے پیارے ولی سوید سنجاری رحمۃ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ چونکہ یہ شخص اللہ تعالیٰ کے ولیوں پر طعن کیا کرتا تھا، اِس وجہ سے اِس کی زبان کو کلمہ شہادت پڑھنے سے روک دیا گیا تھا۔ جب یہ معلوم کیا تو میں نے اللہ تعالیٰ کی جناب میں اُس کی سفارش کی۔

مجھ سے فرمایا گیا اے پیارے! ہم نے تیری سفارش قبول کی لیکن شرط یہ ہے کہ یہ میرے جن ولیوں کی شان میں بے ادبی کیا کرتا تھا وہ بھی راضی ہو جائیں یہ ارشاد سُن کر میں مقامِ حضرت الشریفہ میں داخل ہوا اور حضرت معروف کرخی حضرت سری سقطی، حضرت جنید بغدادی، حضرت خواجہ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم سے میں نے اِس شخص کی طرف سے معافی چاہی اور انھوں نے معاف کر دیا۔

اس کے بعد اس شخص نے بیان کیا کہ جب میں کلمہ شہادت پڑھنا چاہتا تو ایک سیاہ چیز میری زبان کو پکڑ لیتی تھی اور کہتی تھی کہ میں تیری بدزبانی ہوں پھر ایک چمکتا ہوا نُور آیا اور اُس نے اِس بلا کو دفع کر دیا اور اُس نُور نے

صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

کہا میں اللہ تعالیٰ کے ولیوں کی رضامندی ہوں۔ پھر اُس شخص نے کہا مجھے اِس وقت آسمان و زمین کے درمیان نُورانی گھوڑے نظر آ رہے ہیں جن کے سوار بھی نُورانی ہیں اور یہ سب سوار ہیبت زدہ ہو کر سرنگوں ہیں، اور پڑھ رہے ہیں سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّنَا وَرَبُّ الْمَلٰٓئِكَةِ وَالرُّوْحِ ○ پھر وُہ شخص آخر دم تک کلمہ شہادت پڑھتا رہا اور اِسی پر اُس کا خاتمہ ہوا۔

وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِكَ ۔ (قلائد الجواہر مترجم ص۲۵۵)

مندرجہ بالا واقعات سپردِ قلم کیے ہیں تاکہ احباب عبرت حاصل کریں اور اس جماعت کے ساتھ رہیں جو کہ با ادب ہے۔ کیونکہ ادب سے ہی سب کچھ ملتا ہے بلکہ بعض ائمہ کرام کا ارشاد ہے کہ دین سارے کا سارا ادب ہے اللہ تعالیٰ کے ولیوں کا ادب و احترام کرنے کا انجام بھی واقعات کی روشنی میں دیکھ لیجیے!

۱۔ ایک شخص جو کہ بدکردار اور فاسق و فاجر تھا۔ ایک دن وُہ دریائے دجلہ پر ہاتھ پاؤں دھونے گیا اِتفاق سے حضرت سیدنا امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ دریا پر وضو کر رہے تھے اور وُہ شخص اُوپر بیٹھا تھا جس طرف سے پانی آ رہا تھا اُس کو خیال آیا یہ بڑی بے ادبی کی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ کا مقبول امام وقت وضو کر رہا ہو اور میرے جیسا ایک نالائق انسان اُن سے اُوپر بیٹھ کر ہاتھ پاؤں دھوئے۔

یہ خیال آتے ہی وُہ اپنی جگہ سے اُٹھا اور سیدنا امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے نیچے بہاؤ کی طرف آ بیٹھا اور ہاتھ پاؤں دھو کر چلا گیا۔ جب وُہ

شخص مرگیا تو ایک بزرگ کو خیال آیا کہ فلاں آدمی بڑا ہی فاسق و فاجر تھا دیکھیں توسہی کہ اُس کے ساتھ کیا معاملہ پیش آیا؟ اُنھوں نے اُس کی قبر پر جاکر مراقبہ کیا اور اُس سے پُوچھا بتا! تیرے ساتھ کیا معاملہ ہوا؟

اُس نے کہا اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ میری بخشش صرف ایک گھڑی امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ساتھ ادب کرنے کی وجہ سے ہوئی اور سارا قصّہ سُنا دیا۔ (ذکر خیر صـ۲۳، تذکرۃ اولیاء)

شیخ الاسلام حضرت فریدُالدین گنج شکر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا ایک دفعہ ایک نوجوان جو کہ بڑا فاسق و گنہگار تھا۔ وُہ ملتان شریف میں فوت ہوا تو کسی نے اُسے خواب میں دیکھا تو پُوچھا کہ تیرے ساتھ کیا معاملہ پیش آیا؟

اُس نے جواب دیا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے بخش دیا ہے۔ پُوچھا گیا کہ کس طرح بخشش ہوئی؟ اُس نے بتایا ایک دن حضرت خواجہ بہاءالحق زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جا رہے تھے تو میں نے آپ کے دستِ مُبارک کو محبّت سے بوسہ دیا اور اسی دست بوسی کی وجہ سے مجھے بخش دیا گیا ہے۔ (خلاصۃ العارفین صـ۲)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو ادب کی توفیق عطا فرمائے اور بے ادبی سے بچائے۔

بجاہ حبیبہ الکریم سیّد الاوّلین والآخرین
صَلَّى اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَزْوَاجِہ
الطاہرات الطیبات امہات المؤمنین
وذریّتہ اجمعین

صلی اللہ علی حبیبہ سیدنا محمد وآلہٖ وسلم

خاتمہ

درود پاک کے آداب اور صیغوں (کیفیات) کا بیان

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی حَبِیْبِہٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ ؕ اما بعد!

درود پاک پڑھنے والے کو چاہیے کہ باادب ہو کر درود پاک پڑھے تاکہ دونوں جہان کی کامیابی اور سعادت حاصل ہو!

ذیل میں چند آداب تحریر کیے جاتے ہیں:-

۱۔ جسم پاک ہو، ظاہری نجاست اور بدبودار چیز سے جسم ملوث نہ ہو۔

۲۔ لباس صاف ستھرا اور پاک ہو۔

۳۔ مکان یا جس جگہ پر درود پاک پڑھا جائے وہ پاک ہو۔

۴۔ باوضو درود پاک پڑھا جائے۔

۵۔ درود پاک پڑھنے والا خوشبو لگائے یا اگربتی وغیرہ سلگائے۔

۶۔ قبلہ رُو ہو کر درود پاک پڑھے۔

۷۔ درود پاک کے معانی سمجھ کر پڑھے۔

۸۔ اخلاص یعنی اللہ تعالیٰ کے حکم کی تعمیل اور رسولِ اکرم شفیعِ اعظم باعثِ ایجادِ عالم

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی محبت اور عظمت کی نیت سے پڑھے، باقی دین و دُنیا کے سارے کام اللہ تعالیٰ کے سپرد کرے۔

۹ــــ درُود پاک پڑھتے وقت دُنیا کی باتیں نہ کرے۔ سُنّتِ مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی اور شریعتِ مطہرہ کی پابندی رکھے منہیات سے بچے۔ حرام اور مشتبہ کھانے سے پرہیز کرے۔

۱۰ــــ درُود شریف پڑھتے وقت یہ تصور کرے کہ شاہِ کونین اُمّت کے والی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میرا درُود شریف سُن رہے ہیں اس لیے بعض بزرگانِ دین نے فرمایا کہ سرورِ دو عالم شفیعِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو (اللہ تعالیٰ کی عطا سے) حاضر و ناظر جان کر درُود پاک پڑھے۔

(مقاصد السالکین ص۹۶)

۱۱ــــ جب کبھی سیّد المرسلین، رحمۃ للعٰلمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا نام پاک سُنے تو درُود پاک پڑھے، کم از کم اتنا کہہ لے"صلی اللہ علیہ وسلم"۔ اور محبّت سے انگوٹھوں کے ناخنوں کو بوسہ دے کر آنکھوں پر لگاتے اگرچہ یہ فرض و واجب نہیں لیکن باعث صد برکات ہے۔ اصل میں یہ محبت کا سودا ہے، جس کے دل میں رسُولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی محبت ہوگی وہ اس مُبارک فعل سے انکار نہیں کریگا اور اگر کسی کا دل محبتِ مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے

لے اس مسئلہ کی تحقیق و تفصیل درکار ہو تو فقیر کی کتاب "الیواقیت الجواہر" پڑھیں، انشاء اللہ تعالیٰ شکوک و شبہات دُور ہو جائیں گے۔ یہ کتاب مکتبہ سُلطانیہ سے مل سکتی ہے۔

خالی ہو تو اُس کا کیا علاج ؟ ایسا شخص اِس بابرکت فعل سے جس پر نوید بخشش ہے انکار کرے تو یہ اُس کے باطن کی آواز ہے۔ ؎

ہر کسے بر طینتِ خود مے تند

تقبیل الابہامین اگرچہ ثبوت کے لحاظ سے درجہ استحباب میں ہے۔ یعنی فعلِ مستحب ہے لیکن برکتیں بے شمار ہیں۔ سیدِ دو عالم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا جس نے اذان میں میرا نام سُنا اور انگوٹھوں کے ناخنوں کو بوسہ دیا میں اُس کا قائد ہوں گا اور اُسے جنّت لے جاؤں گا۔

لیکن بعض حضرات ساری زندگی اسی چکر میں گزار دیتے ہیں کہ محدثین نے فرمایا ہے" لم یصح من المرفوع فی ھٰذا شئیٌ " فقیر کہتا ہے کہ اگر بالفرض حدیث پاک میں اس باعث مغفرت فعل کا ذکر نہ بھی ہوتا تو بھی محبّت والوں کے لیے جائز تھا، کیونکہ اِس میں نامِ مصطفےٰ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کی تعظیم و توقیر ہے۔

؎ تعظیم جس نے کی ہے محمّد کے نام کی
خُدا نے اُس پہ آتشِ دوزخ حرام کی

اللہ تعالیٰ ہی ہادی اور نیکی کی توفیق دینے والا ہے۔

۱۲ــــ جب درُود پاک کا وظیفہ پڑھ کر فارغ ہو تو اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرے کم از کم اتنا کہہ لے : وَسَلَامٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ وَالْحَمْدُ

لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۔

۱۳ــــ جہاں کہیں رحمتِ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کا نامِ نامی اسمِ گرامی آئے تو لفظ "سیّدنا" کا اضافہ کرے اگرچہ کتاب میں لکھا ہوا نہ ہو!

ایک مرتبہ ایک تُرکی نوجوان حضرت شیخ الدلائل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور "دلائل الخیرات" پڑھنے لگا۔ جہاں کہیں نبیِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کا نامِ پاک آتا وُہ سیّدنا نہیں کہتا تھا۔

حضرت شیخ قدّس سرّہٗ نے فرمایا حُضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کے نامِ مُبارک کے ساتھ سیّدنا بھی کہہ! اُس نے کہا کہ جب کتاب میں سیّدنا نہیں لکھا تو مَیں کیوں کہوں۔ حضرت شیخ قدّس سرّہ نے ہر طرح سے سمجھایا مگر وُہ نہ مانا۔ رات جب وُہ تُرکی مرد سو گیا تو دیکھا کہ عالمِ رویاء میں سیّدنا فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لائے اور اُس کے پیٹ پر خنجر رکھ دیا اور پُوچھا بتا! تُو حُضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کے اسمِ پاک کے ساتھ "سیّدنا" کہے گا یا نہیں؟ وُہ تو سیّدالعٰلمین ھیں تُو کس گنتی میں ہے (وُہ تو جِنّوں کے بھی سردار ہیں، انسانوں کے بھی، وُہ خاکیوں کے بھی سردار ہیں تو نُوریوں کے بھی)

صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم

دُرود پاک کے صیغے (کیفیات)

دُرود پاک کے صیغوں کے لیے متعلقہ کتابوں کا مطالعہ کیا گیا، دُرود پاک کے صیغے اِتنے زیادہ ھیں کہ اُن کا شمار کرنا مشکل ترین کام ہے۔ البتہ "افضل الصلوات"
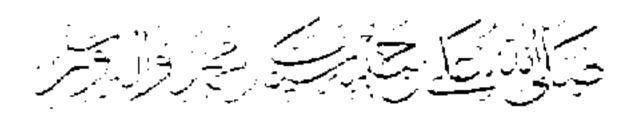
اور "دلائل الخیرات" شریف میں اکثر صیغے مذکور و منقول ہیں۔
لہٰذا دلائل الخیرات شریف پڑھ لینا ہزار ہا برکتیں اور سعادتیں حاصل کرنے کا ذریعہ ہے۔ لیکن فقیر کے نزدیک بطورِ وظیفہ وُہ درُود پاک پڑھنا چاہیے جو اپنے شیخ (پیرو مرشد) کا فرمودہ ہو، سالک کے لیے وہی سب سے افضل ہوگا۔ لیکن چونکہ بعض لوگ عوام میں تاثر پھیلاتے ہیں کہ درُودِ ابراہیمی کے سوا کوئی درُود نہیں پڑھنا چاہیے لہٰذا اس غلط تاثر کو دُور کرنے کے لیے چند صیغے درُود پاک کے لکھے جاتے ہیں:۔

۱۔ سیّدِ دو عالم، شفیعِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کا درُود پاک

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ○ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ○

۲۔ نبیِ اکرم نورِ مجسّم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کا درُود پاک

سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہم نے دربارِ رسالت میں عرض کی یارسُول اللہ! (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم) ہم نے آپ پر سلام عرض کرنے کا طریقہ جان لیا لیکن حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم) یہ فرمایئے کہ

ہم آپ پر درود پاک کیسے پڑھیں؟

تو سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یوں پڑھو!

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ صَلَوٰتِكَ وَرَحْمَتَكَ وَبَرَكَاتِكَ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ وَاِمَامِ الْمُتَّقِيْنَ وَخَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ اِمَامِ الْخَيْرِ وَرَسُوْلِ الرَّحْمَةِ۔

اَللّٰهُمَّ ابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا يَغْبِطُ بِهِ الْاَوَّلُوْنَ وَالْاٰخِرُوْنَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اَبْلِغْهُ الْوَسِيْلَةَ وَالدَّرَجَةَ الرَّفِيْعَةَ مِنَ الْجَنَّةِ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِي الْمُصْطَفَيْنَ مَحَبَّتَهٗ وَفِي الْمُقَرَّبِيْنَ مَوَدَّتَهٗ وَفِي الْاَعْلِيْنَ ذِكْرَهٗ وَالسَّلَامُ عَلَيْهِ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۝ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۝

(سعادۃ الدارین ص ۵)

۳۔ حبیبِ خدا شاہِ انبیا صلوٰۃ اللہ وسلام علیہ وعلیہم اجمعین کا درود پاک

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ النَّبِیِّ وَاَزْوَاجِہٖ
اُمَّھَاتِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَذُرِّیَّتِہٖ وَاَھْلِبَیْتِہٖ

(سعادۃ الدارین ص۲۳۱)

۴۔ رسول اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کا درود پاک

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا اَمَرْتَنَا اَنْ
نُّصَلِّیَ عَلَیْہِ وَصَلِّ عَلَیْہِ کَمَا یَنْبَغِیْ
اَنْ یُّصَلّٰی عَلَیْہِ ○ (سعادۃ الدارین ۲۳۲)

۵۔ سیّد المرسلین صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کا درود پاک

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً
تَکُوْنُ لَکَ رِضًا وَّلِحَقِّہٖ اَدَاءً وَّاَعْطِہِ
الْوَسِیْلَۃَ وَالْمَقَامَ الْمَحْمُوْدَ الَّذِیْ وَعَدْتَّہٗ
وَاجْزِہٖ عَنَّا مَا ھُوَ اَھْلُہٗ وَاجْزِہٖ عَنَّا مِنْ
اَفْضَلِ مَاجَزَیْتَ نَبِیًّا مِّنْ اُمَّتِہٖ وَصَلِّ
عَلٰی جَمِیْعِ اِخْوَانِہٖ مِنَ النَّبِیّٖنَ وَالصّٰلِحِیْنَ
یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ ○ (سعادۃ الدارین ص۲۳۲)

صلی اللہ علی حبیبہ سیدنا محمد و آلہ وسلم

۶ - صاحبِ لولاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا درود پاک

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ۔

(سعادۃ الدارین صفحہ ۲۳۲)

۷ - حبیبِ ربّ العٰلمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا درود پاک

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی رُوْحِ مُحَمَّدٍ فِی الْاَرْوَاحِ وَعَلٰی جَسَدِہٖ فِی الْاَجْسَادِ وَعَلٰی قَبْرِہٖ فِی الْقُبُوْرِ۔

(سعادۃ الدارین صفحہ ۲۳۱)

۸ - سیدنا موسیٰ کلیم اللہ علیٰ نبیّنا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کا درود پاک

حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جب حبیبِ خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی اُمّت کی شان کو ملاحظہ کیا تو دربارِ الٰہی میں درخواست پیش کی یا اللہ! مجھے بھی اس اُمّت میں سے کر دے!

ارشادِ باری تعالیٰ ہوا "اے پیارے کلیم! تُو میرے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود پاک پڑھ تو اُس وقت موسیٰ کلیم اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ درود پاک پڑھا:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ خَاتَمِ الْاَنْبِیَاءِ

صَلَّى اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی حَبِیْبِہٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

وَمَعْدَنِ الْاَسْرَارِ وَمَنْبَعِ الْاَنْوَارِ وَجَمَالِ الْکَوْنَیْنِ وَشَرَفِ الدَّارَیْنِ وَسَیِّدِ الثَّقَلَیْنِ الْمَخْصُوْصِ بِقَابَ قَوْسَیْنِ ○

(سعادۃ الدارین صـ۲۳۲)

۹ - باب مدینۂ علم حیدر کرار مولیٰ علی رضی اللہ عنہ کا درود پاک

صَلٰوۃُ اللّٰہِ وَمَلٰٓئِکَتِہٖ وَاَنْبِیَآئِہٖ وَرُسُلِہٖ وَجَمِیْعِ خَلْقِہٖ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّعَلَیْہِ وَعَلَیْہِمُ السَّلَامُ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

۱۰ - سیدۃ النسا فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا درود پاک

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مَنْ رُوْحُہٗ مِحْرَابُ الْاَرْوَاحِ وَالْمَلٰٓئِکَۃِ وَالْکَوْنِ ○ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مَنْ ھُوَ اِمَامُ الْاَنْبِیَآءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ ○ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مَنْ ھُوَ اِمَامُ اَھْلِ الْجَنَّۃِ عِبَادِ اللّٰہِ الْمُؤْمِنِیْنَ ○ (سعادۃ الدارین صـ۲۴۵)

۱۱ - سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا درود پاک

اَللّٰھُمَّ یَا دَآئِمَ الْفَضْلِ عَلَی الْبَرِیَّۃِ ○ یَا بَاسِطَ

الْيَدَيْنِ بِالْعَطِيَّةِ ۝ يَا صَاحِبَ الْمَوَاهِبِ السَّنِيَّةِ
صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ خَيْرِ الْوَرٰى سَجِيَّةً ۝ وَاغْفِرْ لَنَا
يَا ذَا الْعُلَا فِيْ هٰذِهِ الْعَشِيَّةِ ۝ (سعادۃ الدارین ۲۳۲)

۱۲ - قطب الاقطاب فرد الافراد غوث الاغواث سیّدنا غوثِ اعظم جیلانی قدّس سرّہٗ کا دُرود پاک

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ
بَحْرِ اَنْوَارِكَ وَمَعْدَنِ اَسْرَارِكَ وَلِسَانِ
حُجَّتِكَ وَعَرُوْسِ مَمْلَكَتِكَ وَاِمَامِ
حَضْرَتِكَ وَطِرَازِ مُلْكِكَ وَخَزَائِنِ
رَحْمَتِكَ وَطَرِيْقِ شَرِيْعَتِكَ الْمُتَلَذِّذِ
بِمُشَاهَدَتِكَ اِنْسَانِ عَيْنِ الْوُجُوْدِ وَالسَّبَبِ
فِيْ كُلِّ مَوْجُوْدٍ ۝ عَيْنِ اَعْيَانِ خَلْقِكَ
الْمُتَقَدِّمِ مِنْ نُوْرِ ضِيَائِكَ صَلٰوةً تُحِلُّ
بِهَا عُقْدَتِيْ وَتُفَرِّجُ بِهَا كُرْبَتِيْ صَلٰوةً
تُرْضِيْكَ وَتُرْضِيْهِ وَتَرْضٰى بِهَا عَنَّا
يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ عَدَدَ مَا اَحَاطَ بِهٖ
عِلْمُكَ وَاَحْصَاهُ كِتَابُكَ وَجَرٰى
بِهٖ قَلَمُكَ وَعَدَدَ الْاَمْطَارِ وَالْاَحْجَارِ

وَالْاَشْجَارِ وَمَلٰٓئِكَةِ الْبِحَارِ وَجَمِيْعِ مَا خَلَقْتَ مَوْلَانَا مِنْ اَوَّلِ الزَّمَانِ اِلٰى اٰخِرِهٖ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَحْدَهٗ ۝ لہ (سعادۃ الدارین صـ۲۵۵)

مناجات الحبیب من البعید والقریب

۱۳ - للشیخ برہان الدین ابراہیم شاذلی رحمۃ اللّٰہ تعالیٰ علیہ

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ۝ اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صَفْوَةَ اللّٰهِ ۝ اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حَبِيْبَ الْاِلٰهِ الْمَعْبُوْدِ ۝ اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنْ جَاءَ بِالْاَحْكَامِ وَالْحُدُوْدِ ۝ اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا دَاعِيًا اِلَى الْحَقِّ الْمَشْهُوْدِ ۝ اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُفِيْضَ الشُّهُوْدِ ۝ اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عَيْنَ الْوُجُوْدِ ۝ اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سِرَّ كُلِّ مَوْجُوْدٍ ۝ اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلٰى ضَجِيْعَيْكَ وَاٰلِكَ وَجَمِيْعِ صَحْبِكَ مَادَامَ التَّعَرُّفُ ۝

لہ حضرت غوثِ اعظم محبوبِ سبحانی قطبِ ربانی رحمۃ اللّٰہ تعالیٰ علیہ کا درود پاک " کبریت احمد " کے نام سے مشہور ہے جو کہ عام کتب خانوں سے کتابی صورت میں مل جاتا ہے ۔

وَاَنْتَحَالُ التَّعْطِيْلِ وَالتَّوَقُّفُ ○ (سعادۃ الدارین ص۲۶۰)

نیز حضرت شاذلی نے فرمایا کہ جو شخص گنبدِ خضراء سے دُور اپنے وطن یا علاقے میں یہ درُود پاک پڑھے وُہ یُوں تصور کرے کہ میں سیدِ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کے سامنے حاضر ہُوں اور اپنے آقا (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم) کو خطاب کر رہا ہُوں۔ (سعادۃ الدارین ص۲۶۱)

تنبیہ: بعض لوگ درُود شریف بصیغۂ خطاب میں کبیدہ خاطر ہوتے ہیں لیکن حاجی امداد اللہ مہاجر مکی فرماتے ہیں کہ عالمِ امر جہت و زمان کے ساتھ مقید نہیں ہوتا لہٰذا اس صیغہ الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم) کے پڑھنے میں کوئی شک نہیں ہے۔

اے عزیز! اے میرے مُسلمان بھائی!

اصل چیز محمّد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کی محبّت ہے، جتنی کسی دل میں اللہ تعالیٰ کے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کی محبت زیادہ ہوگی اتنا اُس کا ایمان قوی اور مضبُوط ہوگا اور جب ایمان پختہ ہوگا تو سارے شکوک شبہات ختم ہو جائیں گے۔

تفسیر "رُوح البیان" میں ہے:

اَلْاِیْمَانُ یَقْطَعُ الْاِنْکَارَ وَالْاِعْتِرَاضَ ظَاهِرًا وَبَاطِنًا۔

ایمان ظاہری اور باطنی اعتراضات کی جڑ کاٹ دیتا ہے۔

اللہ تعالیٰ مجھ فقیر کو اور سب مُسلمان بھائیوں کو اپنے حبیب پاک

صلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ محمد وآلہٖ وسلم

صاحبِ لولاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی محبت سے وافر حصہ عطا فرماتے یہی سرمایۂ حیات ہے اور یہی ذریعۂ نجات، یہی معرفتِ الٰہی کا باب ہے اور یہی مدارِ حسنات ہے۔

وَاللہ تَعَالیٰ الموفق و نعم الوکیل وَصَلَّی اللہُ تَعَالیٰ علیٰ حَبِیْبِہٖ سَیِّد الانبیاء سند الاصفیا وَعلیٰ آلِہٖ وَاصحابِہٖ وازواجِہٖ الطاھرات الطیبات اُمّھات المؤمنین وذرّیّتہٖ وَ اَولیاء اُمّتہٖ وعلماء ملّتہ الیٰ یوم الدِّین وَ سَلامٌ عَلَی المرسلین وَالحمدُ لِلّٰہِ رَبّ العٰلمین ۝

فقیر ابوسعید محمد امین غفرلہٗ والوالدیہ ——————

۱۵ ر جمادی الاوّل ۱۴۲۰ھ

فہرست مضامین

نام مضامین	صفحہ نمبر
ابتدائیہ	۵
درود پاک کے ۲۷ فائدے	۱۰
محبّتِ رسُول (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم) ایمان ہے	۱۹
حضور کے وسیلہ کے بغیر قربِ خُدا چاہنے والا مردُود ہے	۲۱
مقامِ مصطفےٰ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم از خواجہ بسطامی قدس سرہٗ	۲۳
سیدنا امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کا قول مُبارک	۲۴
ساری خدائی کے مہتمم اعلےٰ حبیبِ خُدا ہیں صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم	۲۴
قاسم جنت حضُور ہیں (صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم)	۲۵
بیگانگی کی چند مثالیں	۲۷
پہلا باب : درودِ پاک کی فضیلت احادیث مبارکہ سے	۳۰
آبِ کوثر صحیح العقیدہ کو ہی نصیب ہوگا	۴۲
دوسرا باب : درُود پاک کی فضیلت اقوال مبارکہ سے	۱۱۶
تیسرا باب : درُودِ پاک کے متعلق واقعات	۱۳۸
دُنیاوی پریشانیوں اور مصیبتوں کا مداوا	۱۳۸
انحصار بول کا علاج	۱۶۵
درُودِ پاک کی برکت سے رہائی مل گئی	۱۶۹
درُودِ پاک کی برکت سے عید ہوگئی	۱۷۳
درُودِ پاک کی برکت سے دُنیاوی انعامات	۱۷۴

نام مضامین	صفحہ نمبر
درود پاک کی برکت سے مسخ شدہ صورت منور ہوگئی	۱۷۶
درود پاک کی برکت سے لاکھ کی شفاعت	۱۹۷
شیخ محمد بن سلیمان جزولی کا ۷۵ سال بعد جسم تروتازہ	۲۱۲
گستاخ صحابہ کی توبہ	۲۱۳
شاہ عبدالرحیم کو موئے مبارک عطا ہوئے	۲۱۷
درود پاک کی برکت سے جان کنی میں آسانی	۲۲۲
سو سالہ گنہگار بخشا گیا	۲۲۲
خلاد بن کثیر کو بخشش کی نوید	۲۲۳
درود پاک کی برکت سے مسجد منور ہے	۲۲۷
قبر میں انعامات	۲۲۷
معذب لڑکی کو نورانی تاج	۲۳۲
باآواز بلند درود پاک پڑھنے سے سارے بخشے گئے	۲۴۱-۲۳۴
علمائے کرام کو انعامات	۲۳۵
درود پاک کی برکت سے آخرت میں انعامات	۲۳۶
سید العالمین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ایمان کے ضامن بن گئے	۲۳۹
حصول شفاعت کے لیے درود پاک کی کثرت	۲۵۸
درود پاک میں بخل کرنے والوں کا انجام	۲۶۲
محدث اعظم پاکستان رحمۃ اللہ علیہ کے جنازہ پر نور کی بارش	۲۶۷
گستاخی کرنے والوں کا انجام	۲۶۸
ادب کرنے والوں کو انعام	۲۷۲
درود پاک پڑھنے کے آداب	۲۷۴
درود پاک کے صیغے	۲۷۷
آب کوثر کے متعلق بشارات	۲۸۷

يا صاحب الجمال ويا سيد البشر

من وجهك المنير لقد نور القمر

لا يمكن الثناء كما كان حقه

بعد از خدا بزرگ توئی قصه مختصر

بسم اللہ الرحمن الرحیم
وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ
إِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُولُهٗ
أَمْرًا أَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ أَمْرِهِمْ
وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُولَهٗ فَقَدْ ضَلَّ
ضَلٰلًا مُّبِيْنًا ﴿٣٦﴾
سُوْرَةُ الْاَحْزَاب
اور نہ کسی مسلمان مرد نہ مسلمان عورت کو پہنچتا ہے کہ جب اللہ و رسول کچھ حکم فرما دیں تو
انہیں اپنے معاملہ کا کچھ اختیار رہے اور جو حکم نہ مانے اللہ اور اس کے رسول کا وہ بیشک صریح گمراہی بہکا

نام کتاب: آبِ کوثر

مصنف: حضرت علامہ الحاج مفتی محمد امین صاحب دامت برکاتہم العالیہ

کتابت: احمد علی بھٹہ

پرنٹنگ سروسز: عثمان عمر باسط پرنٹرز لاہور 0300-9400583

ٹائٹل ڈیزائن و آرٹ ورک: الباسط گرافکس لاہور

ناشر: مکتبہ سلطانیہ

محمد پورہ، مین بازار فیصل آباد۔ پاکستان

فون: 0092 41 2637239

سال اشاعت: یکم ربیع الاول ۱۴۲۹ھ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ